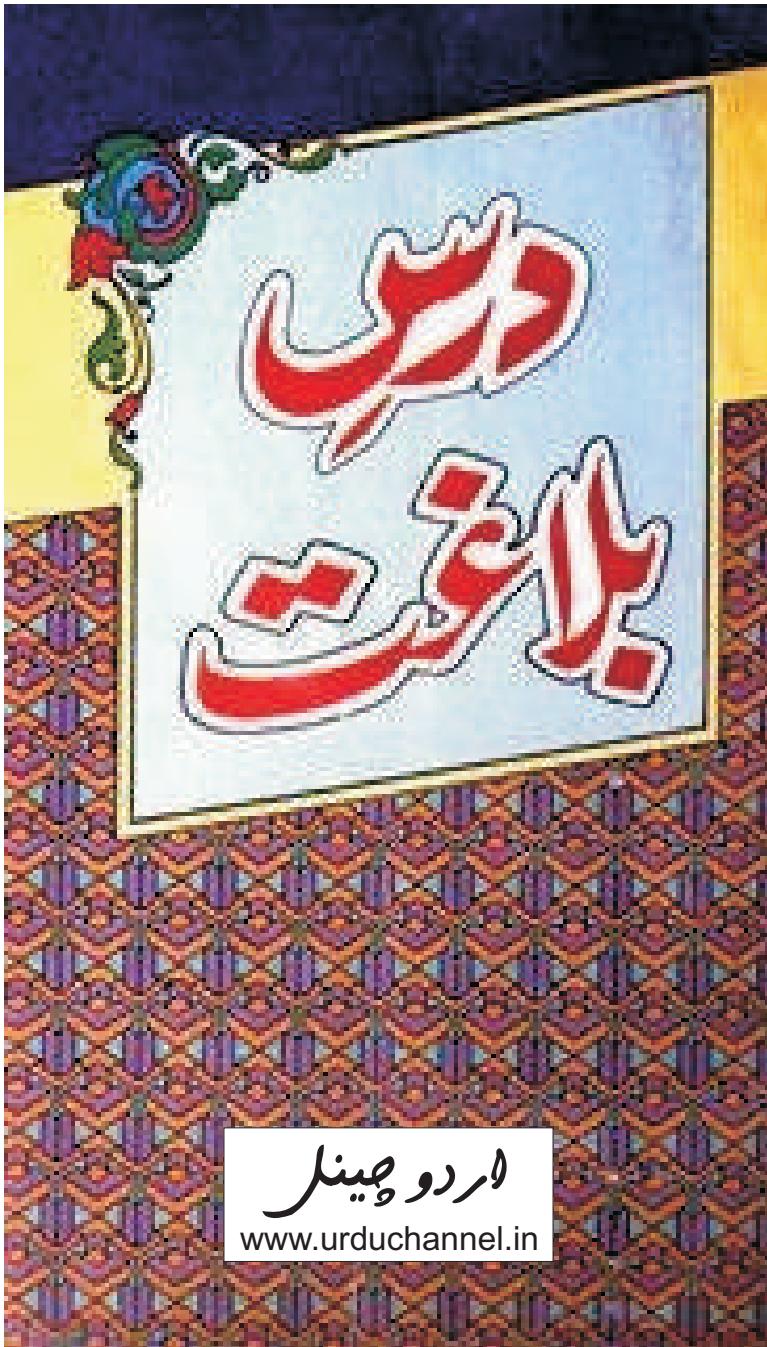


[www.urduchannel.in](http://www.urduchannel.in)



اردو چینل

[www.urduchannel.in](http://www.urduchannel.in)

② قوی کوںسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

منشاءع:

پبلیکیشن : 1981 تعداد 2000

پبلیکیشن : 1989 تعداد 3000

پبلیکیشن : 1997 تعداد 1100

قیمت: 47/-

سلسلہ مطبوعات: 225

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

ہشر : ڈاکٹر یکش، قوی کوںسل برائے فروغ اردو زبان، ویسٹ بلاک۔ ۱، آر۔ کے۔ پورم۔

تکمیلی - ۱۱۰۰۶۶

طالع : میکاف آفیسٹ پریس دہلی۔

# درس بلاغت



قوی کوںسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی و سماں، حکومت جنہ

ویسٹ بلاک۔ ۱، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ 110 066

# دیباچہ

زبان و لوب کے نصیب ہی غرض اور بلافتح کے نتائج طور کی تصوریت اس  
لئے بہت ضروری ہے کہ ان علوم سے واقعیت کے بغیر شعری کامائن سے بعد نہ ہو  
کی بات تو درستی میں کوئی پیداواری بھی مشکل ہو سکتے ہے۔  
ان علوم کی اہمیت و افادت کے پیش نظر ترقی اردو میور دے بیاری متون  
کے سلسلے نے یہ سفارش کی تھی کہ مزاحم مذکوریں کی تصنیف آئندہ بلافتح "کوئی بیور دی جاتب سے  
دوارہ شائع کرنے یا جائے۔  
اس کتاب کی اشاعت کا مسئلہ ایک بار بیور دے بیاری متون اور اولیٰ  
تتفقید کے پیش کے ہے (زیر صفات پر ز فیض آں احمدیور) "نور دی جنوری ۱۹۸۰" کو زیر  
خود آیا اور یہ طے کیا گی کہ تھن "آئندہ بلافتح" کی کسی بھی تحریر کتاب کی دوارہ اشاعت نے ضرورت کو  
پورا کر پائے گی کیون کہ بلافتح اور غرض پر جو کبھی سرایہ اردو میں احوال حستیاب ہے تو ہبہ  
در صقب کھا جائی ہے۔ پرانی کتابوں کی زبان اور پڑی ایجادیں اس قدر ادق ہے کہ آن کے بعد  
طالب علم کو ان کی تفہیم میں دشواری ہوتی ہے۔ ان کتابوں میں کجھ کہاں کہ انہاں کی تجزیہ ایں نہیں ہے۔  
علاوه بریں پرانی کتابوں میں جو مثالیں میں وہ تحریر شعر سلسلہ تھیں اور یہ خطہ ہیں بیدا کہاں  
کریں ماسن یا الجبار کے یہ طریقہ تحریر پرانی شاعریں لگک مدد و دہی۔ ان کتابوں میں تصریح کرنا میں  
رسول یا ائمہ شعرا کے کلام سے برآمدگی کی ہیں۔ اسی یہے یہ نقطہ جویں کی ہوئی ہے کہ صاف بدائ و فیکر  
پڑے شعرانے استعمال نہیں کیا۔  
ان تلوں کے پیش نظر بیور دی جنوری کے جلد جدید کے اگر بحث طالب علم کی  
ذینی حل اور اس کے مذاقی اس کو ذہن میں رکھنے ہوئے ایک اسی کتاب تیار کی جائے جس میں  
ان مشکل طور کی فہام فہم اور صادہ زبان میں پڑھ کیا جائے اور انتکافی سائل پر صرف ایک ستہ

# فہرست

دیباچہ	ڈاکٹر امام آسرار آزاد	باب اول
	شمسِ درجن فاروقی	بلغت کیا ہے؟
باب دوم	ڈاکٹر صادق	علم بیان
	الواضیض حمر	باب سوم
باب چہارم	ڈاکٹر عقب عاصم	ستانے غسلی
	شمسِ درجن فاروقی	اب پنجم
باب پنجم	شمسِ درجن فاروقی	بحرب اور مصالحت
	شمسِ درجن فاروقی	باب ششم
باب ششم	شیخِ حمر	قانیہ
	اوامرِ رضوی	باب هفتم
باب هفتم	شمسِ درجن فاروقی	اسامِ شر
	شمسِ درجن فاروقی	باب هشتم
باب هشتم	شیخِ حمر	کچھ عروضی مصلحتاں
	شمسِ درجن فاروقی	باب دهم
باب دهم	شمسِ درجن فاروقی	اردو گجرنی کے مشکل مصلحتاں
	شیخِ حمر	باب دوازہم
باب دوازہم	شمسِ درجن فاروقی	مزید مطالعے کے لیے
	شمسِ درجن فاروقی	اشماری

رے درج کی جائے ہاگر کتاب ملک راؤ ملک نے نیچلا کیا کہ اس کتاب خود بورڈ میں تجدید  
کی جائے۔ چنانچہ میں کے اس فیصلے کی روشنی میں نظر آتا ہے جس کا نام درس پیغام برسر میں تجدید "تجویز"  
کیا گیا ہے۔ یہ درجہ ہی میں تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب میں پر کوشش کی گئی ہے کہ میر ترمذی میں اعلیٰ  
درجے کے شواہی ہوں۔ جدید شعر کے لاممے ہی میں صہب ہدوفت استفادہ کیا گیا ہے۔  
اس کتاب کے اڑاپ کا فائزہ میں نظر آتی ہے تیار کیا اور ان کی نگرانی میں  
بیووکے ارکین نے فہرست اکابر کے مطابق مختلف اडاب تحریر کیے۔ فاروقی صاحب نے پھر  
کتاب پر نظر ثانی بھی کیا ہے۔

میں کے درسے بٹے زیر صدارت پروفیسر گل، محمد سرور، ہور غر ۲۹ جولائی  
۱۹۸۰ء میں بھی کیا گیا ہے کیا گیا ہے اصل طاقت فوجی اور اردو میں مشترک ہیں، ان کی ایک  
فہرست بھی کتاب میں درج کی جائے۔ چنانچہ اسی ایک نہرہت جناب شمس الرحمن فاروقی نے مرتباً  
کی ہے جو کتاب کے باب ۱۱ میں شامل ہے۔  
اپ کتاب اپنے نظر کے ساتھ ہے۔ جس امید ہے کہ بلافت پر بیووکہ، میں  
کش اور بے دل طیوں میں بالخصوص اور عام قدر یوں میں بالخصوص اپنے کی جائے گی۔

ڈاکٹر رام آسراء آزاد  
اسٹٹٹ ٹائم کرٹر (میں)

ریکھی بھری سخن کر، جوں ہر وقت اپنے دھون کی اڑ ساخت نے فائدہ کیتا ہے صوتی اور سنا  
خوبی بہت ادا کیتے حاصل کرنے کو سخن کرنا۔ ایسا کتاب تے جوں تکہہ پے کریں وہ بھون  
ہیں وہ اپنی بہ جا اؤں ہو ہر شخص ایک بیرونی کتاب میں بخان کرنا ہے بلکہ صحن ہر شخص کے بیرونی  
کتاب میں بخوبی بخیں کرنا۔  
نشان

ہر دوپن انجوں طاگے خاص اختر کیا بہت ہے؟ پہنچنے والے کی کہتی ہیں کوئی جاری بھی ہوئی۔ بعد  
ماگر بن جائے اور جو کہ بہر آجاتا ہے جلدی میں مدد میں جائے گئے تک جائیداد اور سکھ کے  
میں وہ دعا کر دیتا ہے اور بخوبی رے فی باسے کی نندگی کے لئے اڑیز نہیں ماضی کر دیتا ہے اس  
طریقے کیتے تکیت جسیں وہ جان۔... کوئی کوئی گل بان بھی رہی۔ مارے کہ مادر اخڑا جو اخڑنے والا  
بہا اُندھے بوجھل اور صحنوی ہو جائے۔  
نشان

۱۰۰۔ نہشت کوئی ہاتھ دھرم کا نتھر نہ جانا۔ اس نے "الیک بیدار اسٹیڈی" کا ایک طبقہ اسٹیڈی  
کتاب ملود بھی ہے یہ کیس خالی اولیٰ تقدیمے اس کوہراونا سات کو طلاق دھاتا ہم وہ جس زبان کے فی  
سموں نہ زنگاروں میں گذاہا ہے۔ اس کے بہت سے خیالات سے اختلاف کیا جائیں ہے اور کیا گیا ہے بلکہ اس  
کی تحریر وہ کا اولیٰ حصہ مسلم ہے۔ فی الحال زبان کے بعد سے یہی بھی اس کے بہت سے خیالات جو مختلف کاںوں  
یہ بخوبی ہوئے ہیں بذریعہ تقدیمگاروں اور اولیٰ ملکروں کے یہی مشکل رہا۔ اہمیت ہوئے ہیں۔ بلافت کے  
بارے میں کتاب شروع کرنا اور کسی شرکی وغایل المخصوصہ زبان، مصنف کے ہر دو لے کے کیا نظر سے

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

نہ اور جوں کے مال جوں میں بکپ کے جوڑہ ہر جن استعمال کیں اسی پر چھپیں کہ شعری زبان کے استعمال کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ عام زبان کے زیادہ ارفان و ابہد ہوتی ہے۔ چنانچہ مغرب جسی یونیورسٹیوں میں ساختہ ہے

Poetry is a Heightened use of Language

فہرست زبان کے امور و کتابوں کا ایک اثر کتب ایسا ہے ہمہ حرام اضافی زبان کو رہا ہے وہ شعری برلن جاتے ہیں مخفی و دزمر و کے بیٹے استعمال کی جاتے ہاستھانی کہتا ہے۔ اس کتب کا خیال ہے کہ شاعری میں کوئی خاص ساتھی نہیں ہے جو اس کو اضافی زبان کو تذکرہ کر دیتی ہے۔ بعض لوگ اس مقصود بات کو "وزن" ہذا بنا جاتے ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ تمام اضافی زبان استعمال سے پہنچی ہوتی ہے لیکن شاعری میں جو اضافی عبارات کی کیفیت ہوتی ہے اس میں مام سے زیادہ رنگاری ہوتی ہے۔ اس سطح میں آن کا غصہ میں ہے کہ چون کہ شاعری زبان ایک مخصوص طرح کے بیان اینی Discourse کے بیٹے استعمال کی حاجتی ہے اور اس بیان کی شرعاً ہے کہ شاعر اپنے سنتے و ادھر پڑھنے والے کے ایک طرح کا مرکز رکھتا ہے، اس نے اس زبان میں اور سافی اطباء کی ان ملکوں میں بھی کافی تجھیں مکالہ میں ہے، اُنکی بُوق بُوا لازمی ہے۔ واثراوگ Wetherong کے اس بات پر افسوس کہ اطباء کیا ہے کہ متعدد صدی کے بعد مٹ دی کی زبان سے بیان کا فخر کم ہو جائے گی وہ جس سے اس کی تذکری بُوق دی جوگی۔ "وزن" آئندگی پر دیوار دیتے والے اسے ادا کے بازیں کی کاشت مسلم ہوتے ہیں کہنا، اُن جو یہ ایسی بُوق میں دیتے ہیں یعنی فتن و آہنگ کے ذریعہ ظاہر ہوئے کاشت کا کریں۔ ان سب سائل پر کہتے ہیں اسے ان صور میں مل جاتے ہیں جن کا مطالعہ اس بات کی کشش تصور کو کامن کرنے میں سمجھا گی۔ دیکھ دیکھ رکھنے کے لیے بعض مدارس نے ایسی بُوق پر مشتمل ملکوں نے براہ راست اطباء خیال اس وجہ سے جس کی داشتی کے لیے ایک طرح کو بیان ہوتی ہے اور یہ شعری تقدیمی بیناری حقائق کا دیکھ رکھنے ہیں اور مشتمل ملکوں کے خیال میں ان پر تفصیلی بحث فیر مددی ہی۔

1.5 بِلاَغَتِ الْأَعْوَى مُنْذَرٌ بِزَبَانِي "اس سے بجا ایسی سخن لے کے" کلام کو درست وون ہے پسچاہے دل کام سے کچھ مرا دیلے ہوئی بے معنی کام نہ کئے اسی مردہ کام کو پسپنڈا یا اس میں کھٹکہ ہے کہ چھپی ہے بے معنی کام کو درست وون گھسپتی بجا لے جسی ہیں جو ترجمہ کیں جو موصی میں اکٹھوت اکٹھ ہائی پارک زبان کے بیان اور ادھر پر ایک دو اخلاقی کی مکار ہوتی ہے، لیکن لوگ پورا پورا ادا جو ہوتا ہے اور اسے راگ میں کہاں جائیں اخلاق کے بیرون ہاصل اخلاق کے ماحصل (بیسا) کو ترانے میں جاتا ہے اسی لئے کہ کہاں کے کہ کہاں کے بیونے میں ساختہ اس کے طرز موصی میں کھصوصیت ہیں جسی کمی کو وہ ادا سے

آغاز کلام کرنا اس بات کی دریں ہے کہ مخفی اصطلاحی مخفی سے آشنا رہے ہوں لیکن مخفی تقدیمی اس کے تصور سے بے گذر نہیں ہے۔ یہ اس بات کی بھی دریں ہے کہ کم و فی الحد کی حد تک سارے طریقی اخلاق ازبان ایسی اصطلاح پر مخصوص ہتے ہیں اور ادب کا کوئی مطالعہ ازبان کے عمل کا مطالعہ ہو یکے بغیر کمل اور سخن خیز نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے مطالعے میں شعری تقدیمی کے بیت سے اصول دھرم ہتے ہیں اور اسیں بلکہ ان کی اسیں جیسی تصورات پر بے وہ مشرق و مغرب میں بیکھان جاری و مداری ہیں۔

1.6 بِلاَغَتِ الْأَعْوَى مُنْذَرٌ بِزَبَانِي "بکھ ملاخت ایک تصور ہے۔ بِلاَغَت اس صورت مال کی تصوراتی عکس کو کہا جاتا ہے جو زبان کو جس اور خوبی کے ماحصل استعمال کرنے سے تھوڑی سماں ہے۔ نظر کے مطربوں بالا احوال کا تحریر کیا جائے تو زبان کے نتائج برآمد ہوتے ہیں:

1.6.1 فی کار کا کام ہے کرو، ایسی جو جیسی طبع کرنے کے لیے کوشش ہو جی پر استاد ازبان کا اہم ہو رہا ہے

1.6.2 وہ تحریریں نہ دوپاکدار ہوئی جیں جیسی ادا سے مطلب کے لیے کم سے کم المعاشر افراد ہوں

1.6.3 وہ قریب بہترین جیسی جیسی اچھی کامیں ہوں

1.6.4 مٹ پارہ ایک کل ہوتا ہے۔ یہ سخن نہیں کے بعثت اجنہ اچھے ہوں اور بعین خراب اور بعین فریبا سے کوکا یا بگردانا ہاتے۔

1.6.5 سیکت کی شرعاً قوانین ہے۔ یہ سخن نہیں کہ جندا اخلاق اور جنبد جبلی اور جند صفات فیض مولیٰ قرت کے حامل ہوں اور بالی حصہ کر دیو اور پھر جی کی پارہ کا میلب تھے۔

1.6.6 تو زبان کی شرعاً ہے کہ مٹ پارہ کے سیکت میں المعاشر نہیں ہوتا۔

1.6.7 مشرقی تصور یا غافت ازبان کام ہائون کو تجویل کرتا ہے، لیکن اصطلاح اون یا طرز ادا کے فرق کی ساتھ اگرچہ ساتھی ہے کہ بِلاَغَت کوں اور جیزیت اور شاید کوئی بہت درقاً لوکی اور اگر فرنٹ جیز ہے، یہ بات قابلِ اعلان ہے کہ مشرقی کے نام ہائرن از اخلاق ای ایسی اور افضل اخلاقیں تو زمان اور سخن زمان کی جگہ سخنی پر رکھ رہے ہیں۔ چنانچہ اسی خلدوں کا مشہور توں ہے کہ شرعاً اخلاق کے بناء ہے۔ اسی خیال کو تھوڑا ایسی جیزیت اور شاید ادا میں ادا بائیں اور ایں رشیق، غیرہ نے اپنے اخلاقیں بیان کیا ہے۔ پر اگر ان 1.6 کے تحت جو کچھ کہا گیا ہے وہ سچی اسی نہیں ہے کہ مشرقاً سے بننا ہے، سخن غیرات کی قوب صورتی یا بعض اُنی فریب صورتیوں کے شعر نہیں ہے۔

1.6.8 بِلاَغَت اس صورت مال کو کہتے ہیں جب کام میں اخلاق اس معمولی زبان کے مقابلے میں زیادہ

شوقی شریت بھائی، ہمارے مفید مطلب ہوں گے۔

#### ۱۰۲ غالب کا شعر بے

بھبھ کہہ چنا تو پھر ب کی بھر کی تھہ سید جو مدرس ہو کرنی خانقاہ اہ ہو  
اس پر عالی نے یوں الجبار خیال کیا ہے: "اس شعر می انداہ تہذیب اس کام کا ذکر نہیں کیا جس کے کرنے  
کے سید و مدرس خانقاہ کو صادق قرار دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہے جاں خراطین کے ساتھ  
شرب ہے کا لطف خدا جب وہی چھٹ گیا... تو سب مگریں بھی برادر ہے۔ سید و مدرس کی تھیں ازدہ  
شوونگی کی گئے... اور شرب پیچے کی تصریح کو ناقصانہ بناخت ہے: اس باقی کی درمیانی کے صاف  
بوجا آئے کہ اس شرکی نوبت ہو جو مدرس ہے خدا کے شرکی یا  
جن کی طرف شرمنی بخشنہ بھما شاستھے ملے ہیں۔ خدا کر، ۱، شراب پیچے کا اعلیٰ لطف سے کہے ہیں ہے  
جب وہ لطف مصالح نہیں ہوتا تو سید و فروغیں بچ کر پلے گئے۔ ۲، الطف اور خوبی کے اصحاب سے کہہ  
اُن تمام چیزوں سے بہتر بنے یعنی بچہ دلو سے۔ ۳، سید کو تو ہی مخصوص نہیں، بلکہ خوش بھائی کا اپنا مخصوص  
ہے۔ ۴، شاید سید مدرس اس الفاظا میں شراب پی جائی ہو، بھی یہ بھیں اسی وقت تابیں تھوڑی ہی بہ  
کے کہہ دیجو۔ ۵، سے کہہ کیوں چھوٹا اس کی بھاشت نہیں کی گئی کہے نہیں اس وجہ سے جو ہے کہ  
عُنیٰ نے اور بڑی سکھانی ہے۔ ۶، جس علی و بھی شراب ہے اسے کارے میں یہ شربے اس کا کوئی ذکر  
نہیں کیا گی، شراب کا، وہی تو دریا پیچے کا نہلا بھی استعمال نہیں کیا گی۔ اس طرح پورا اعلیٰ لطف  
کی، علی شاہ بن جاؤ بے کیوں کہ مادہ کلام پوری پوری راش بوجاتی ہے بھیں صادق بات اشاروں میں ہے۔ با  
ایسے الخطاکی مدد سے جو اپنے قریئے اور طریق استعمال اور الحالک alham کے دریعہ  
بھیں شر کے مانی الضریب پہنچاتے ہیں۔

۱۰۳ نیاز فتح پوری مصالح و معاطی "کے پیش نظر میں لکھتے ہیں، اور دین و قافیہ کی پانچ بیان اصول  
محل و پیدا کی بُن داشت اُن وہ اورہ کی صحت، مفہوم کی بُنی، طرز ادا کی تکمیل۔ مدت انتہیات  
و استحداد کا سریع الانتقال اُنی اللہ ہیں جو نا جذبات کا خوش مھروں کا تو اُن سو حسرے کے کامانے سے  
الطاو و ترکیب کی بُن آہنی اور اُن کا صحیح استعمال کریں اُسان بات نہیں؟ نیاز فتح پوری کی اس طویل نہرست  
میں شریعت اصول افضل زیادہ تر بیانی باتیں اُگئی ہیں، یکن آنکھوں نے حسب مھول بے احتیاطی اور غلط بُن  
کے کام بیا ہے۔ اس طرح اُن کی نہرست میں نہافت اُن دونی کے مشینی وزارت کا تذکرہ پے ترتیبی  
او، بے احمرے اپنے سے ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ انتہیات اور انتہیات کے پے اُسانے کہو میں آجائے کی

اندازے نہ زیادہ اور اس پر زور ریتے ہے۔ ان کا قل حکا کر گل اپنی پوری صحت امثال اور نزکت کے  
ساتھ ادا ہوئی چاہیے اس ملک میں اس اعماق پر کچھ نقصان بھی مرتب ہو کوئی ہریت نہیں۔ اُنسا بنا غفت اور روسنی  
میں فرقہ قائم کرنے کے لیے اُر اس بات کو سکم کرنے کے لیے کہلاتے ہاں زبان کا اعلاء و مخلل  
مزدیق بھرا کر جماعت کے سچی میں کلام سے کچھ دراویں اور اس میں مرتبہ کلآل کر رہیں۔ یعنی زبان کا اعلاء و مخلل  
باغتت کی شرط ہے۔ اسے سچی نہیں، میں سچی مشرقی مصنفوں نے صراحت کیا ہے کہ شعروہ کلام محفوظ ہے  
جو بالا رادہ کیا گیا ہو، بعض جس کو کہتے وقت قائل میں کچھ وائے نے اداوہ کیا ہو کہ وہ شر کے گاہ، اُنکے اسماں ہوا  
ہے کہ وکوں نے خواب ہیں ایسا ہے ارادہ اور بے ساختا میں درد ہے کے شر کے ہی۔ اگر ارادے کے سکی نیت  
کے لیے جائیں وہی کا بعض راؤں نے سمجھا ہے، تو ایسے خدام اندھہ کو شر کی درد سے خود کر، یہ کا کہاں  
باغتت میں جس بالا رادہ استعمال کی شرط ہے اس نے ارادے کے کہتے وقت دعائے، خدا کو ملاد تالی کا ذریعہ یعنی  
خیالات کی ترسیل کا وسیلہ اسلام کیا ہو اور محن جذبہ یا آجگی اُنہیں کے لذتیں کے نہاد کیا ہو، جس کا وہ سبق  
رہی ہو تکہ۔

۱۰۴ قدرت کاں کو سمجھتے ملادہ بھیں ہے کہ اُن کا بھی وہ مرتبہ سبز وہ اپنی نہیں، وہ پرتبہ  
چاچکا ہے کہ باغتت ایک تصور ہے۔ پندرہ قدرت کاں کی ایک تصور ہے جس کا کلام تی دوسرے نے کہ سمجھے  
کی جتنی صلاحیت ہوگی وہ انسانی بیٹھ ہو گا۔ اس موقعے پر ترسیل اور ایجاد کا سوال اخدا، فیر مزد، کم جہے اُن  
پر سوال فیض خودی ہے کہ مذکور، اس کا کلام کی جیشت یہاں ہے: "مام ناری، سسی سمجھتا ہے، کیا ایسے  
کلام کو باغتت سے طاری کیا جائے گا؟" ترسیل اور ایجاد کا معاملہ قاری کی تفصیلات، اس کے مطابق اس  
روايت کا وادت ہے اسی حالت میں شرکرہ بابے اس سب ساری سے متعلق ہے۔ یعنی میادی اس  
یہ ہے کہ بھی صورت حال کو باغتت کہتے ہیں وہ جعلی شخصیت حالت میں پیدا ہوتی ہے اور اُن مخصوص حالات  
کا مطالعہ مختلف طریم کے تحت ہوتا ہے۔ ان طریم کو مذکورہ طریم باغتت کہ سمجھتے ہیں اُنکی تحریر اُن  
طریم کی روشنی میں جیسی طریم باغتت کہا جائے اسے اخوب سمجھتے ہوئے تو اسے بیچ کریں جائے کام  
اس سے کرو، "مام ناری، یا، نورام۔" کی بھر سے بلا نزوح یاد ہو، ملکا باغتت کے اُن کے تریکیں کلام کو  
دوسرے نے کہ سمجھتے ہیں مدترہ کاں آئے بھیزا۔ یہکی بیٹھ کلام کی ایک شرط ہے بھی وہ کہ انہلہ، شلب کے  
یہے کہ اس اعماق استعمال کیے جائیں راستا و کبھی اس اعماق ای احمد او کم کرنے کا بھی ایک درد ہے،  
جیسا کہ آگے و دخ بھر گا، اس نے تھکن ہے کہ جو کلام فیض خودی اس اعماق کا غریب گی بانپر بیٹھ ہو گیا ہے وہ  
"عام قاعی" اسی فہم سے بیسے شہرے۔ اس موقعے پر حال کے مندرجہ ذیل فہادت ہو ناکب کے ایک

اس پر اخراجی کی وجہ ہے کہ میرے مسجدیں جگہ سمتِ نکاح ہے جو فرضی ہے۔ لیکن وہ انتظام ہر بے کو جاں اور دیوار مذہبی لوگوں کا ذکر جس تحریرے اس شریعتی کیا گی ہے اس کا تعاضاً میں مذاکرہ ہے۔ سمتِ جیسا لفاظ فرضی نقداً مستعمل کیا جاتا ہے اسی وجہ پر کوئی دفعہ کا ہے کہ کوئی لفاظ اصل فرضی اور فرضی نہیں ہے۔ بلکہ اپنے مقدم کے اعتبار سے فرضی با فرضی کہلاتا ہے پرانی چہار گھونٹے کے کھاہے کو میرزاں کے ان دو صوروں کا کوئی کوئی دوسرے دوسرے جزو ہے۔

### ۶. شہمنہ بھروسے تھے کتوئے فہب کے

یہ "اوسمی اور ششم" استعمال ہوا ہے۔ اگر یہ کوئی صورتی ہے۔ اوس کی وجہ شہمنہ اور دوسرے میں شہمنہ کی وجہ اوسی رکھوں کا تھا۔ تو فحصتِ ذکر میں جائے گی۔

۱.۱۱.۱۔ میں پر اس کو کہا کوئی صورتی ہے کہ اگر کوئی لفاظ مذہبی میں آیا ہے اسی مذہب کے کا حصہ ہو۔ تو وہ چاہے میسا کسی ہزار مذہبی میں آیا ہے کی حد تک اسے فرضی کہا جائے گا اور اگر اسی اور کے خلاف کھا جائے تو عدالت فرضی مجبہ ہے۔ اسے سفہو و اسخی کہوں۔ ہر اہم ذاتی ارشاد پوری نے ماجرا انعامی کے اس صورتے پر فرضی اور اس کی وجہ ہے۔

### جنہیں پشم حیاتِ درود فرمائیں

کہ اہم ذاتی علایت فرماتے ہیں۔ کہاں پشم حیات فرماتے ہیں۔

۱.۱۱.۲۔ اسی طرح مہذبِ کھنڑی نے اپنے افتِ مصوم پر مہذبِ انعامات میں ان تمام لفاظوں کو فرضی قرار دیا ہے جن کا تعقل کافی ایجنسی انسانی، فعال مثلاً مجاہرت کرنے کے ہے۔ یہ کبھی زیادی اور اسی پر اصولاً پہنچتے ہیں کہوں کہ جو انعامات مام مہذب بدل چالیں یا تحریر میں نہیں آتے انھیں فیصلہ مہذب یا الائق اصرار تو کہہ سکتے ہیں، لیکن فرضی میں کہہ سکتے۔ فحصت ہو جائیں۔ اس کا تعلق شعائست میں نہیں۔ صورت مال سے ہے۔

۱.۱۱.۳۔ بلاعثت کی کیفیت کا اسی کس طرح پیدا ہی جائے۔ اس سوال کا جواب شامل کرنے میں بعض علموں کی آمدیں۔ ان علموں کو عام طور پر علموں بلاعثت کہا جائے۔

۱.۱۱.۴۔ ان میں سب سے پہلا علم "بیان" ہے۔ "بیان" کو مونٹے طور پر Discourse کہ سکتے ہیں، لیکن "بیان" Discourse سے بہت زیادہ سیطید اور عین علم ہے۔ کہوں کہ اس کی بنیاد منطق اور علم المعلم Epistemology پر ہے۔ "بیان" کو کسی کسی Rhetoric میں بیشتر کہا جائے۔

شرطانگتے میں راسی کتاب میں ایک جگہ اسٹھوں سے کہی کہہ دیا ہے کہ "بلند جذبات اور عینی افکار اور اعتماد" اور فیضیہ کے نزدیک دو لاوٹی جائے ہیں۔ "دو نادر تسبیمات اور اعتمادات کو" لفاظ ایکی "بندی گرفتے" ہے جو فیضیہ کی صورت حال شعری لفاظ کے مذاہب ترین اسماں سے ہے۔ بہداہی سے اور اس کا تعلق بلند جذبات اور عینی افکار اور جذبات کے نمودر میں ہے۔ اس طرح ایمان دل کا درست کی ہوتے کاملی بلاعثت سے نہیں بلکہ فحصت سے ہے۔

۱.۹۔ جس طرح بلاعثت ایک صورت مال ہے اس طرح فحصت بھی ایک صورت مال ہے۔ فحصت سے مزاد ہے کہ لفظیاً نادرست بالقراء کو اس طرح بولا کیا جائے۔ میں طعن "اس فحصت کا زبان بکھے" پاہوئے ہیں۔ بلکہ فحصت کا تصور زیادہ تر سماں ہے اس کی بیان دوسرے زبان پر ہے جو بدبانی بھی رہتا ہے۔ اس پر فحصت کے بارے میں کوئی رسل لانا اصول قائم گناقیریاً ناچکی ہے۔ فحصت کا تصور بھی زمانے کے ساتھ بدلتا ہے اور لفاظ بھی زمانے کے ساتھ فرضی اور فرضی بخیز رہتے ہیں۔

۱.۱۰۔ پرسوال اکثر اخلاقی ہے کہ کیا بلاعثت فحصت کے شرط میں ہے؟ پرانے مذاہل کیان مانی تربیت کے مذاہلے جو زیادہ سخت گیر تھے، پر کہا کہ فحصت بزرگ بلاعثت ہے اور بلاعثت کی شرط یہ ہے کہ ادکام کو دوسرے سمجھ بشرط فحصت پہنچانا۔ لیکن یہ لظر ای اعتماد سے نمطابق ہے۔ کیون کہ مگر بلاعثت اس صورت مال کا نام ہے جس میں لفاظ امورتہ اور عمل اور عینی کے تباہی کی مذاہب سے لائے جائیں تو ممکن ہے کہ اس کلام فحصت سکھ وہی صحاروں پر پورا نہ آتے۔ رہنماءں جو بالائی ذہن میں رکھے کہ فحصت کا تصور زیادہ تر سماں کے بدلتے کے ساتھ ساتھ لفاظ فرضی اور فرضی بخیز رہتے رہتے ہیں۔ ہاگز کہ کیا ہے کہ وہ شعر میں کی فحصت کے شہر ہے اور مذاہل اسی وہ کوئی بہت بڑے شاعر نے تھے اور مانیے شعر جس کی فحصت دلاغ سے کہر ہے دلاغ ایک رہنماء ایکی دلاغی ایکی دلاغی دلاغی شاعر نے تھے۔

۱.۱۰.۱۔ ممکن ہے اس صورت مال کو اکثر کہتے کہیے ملا نے یہ اصول دلیل کی کہ فحصت کے لیے بلاعثت کی ثابتیں ہے۔ لیکن اگر فحصت کے لیے بلاعثت کی شرط میں ہے تو بلاعثت کے لیے فحصت کی شرط میں ہوئی۔ ہبنا پڑی۔ یہ مزدور ہے کہ اس کلام میں بلاعثت کی کیفیت واضح ہوئی ہے اس میں فحصت کا بھی ایک مذاہل عصر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ اسی زمانی شعر کو کبھی تمام کلام فحصت کے تمام معیاروں پر مجبہ نہ ہو سکتا۔

۱.۱۱۔ مثال کے طور پر یہ کاہ شعر ہے۔ مدت ان خلاریوں کو خاذ ساز دیں جاؤ۔ کہ ایک دلنشت کی خاطریہ ذھانتے ہیں میں میں سمت

1.12.8 بسا اور قات طالب علموں کی آسانی کے لیے بعض اور جیزیں جن کا تصور کلام کی  
کام سے متعلق رکھتی ہیں یعنی تصور کیا ہے، نظر کیا ہے اور طریقے کئے اقسام میں فہرست کے کئے اقسام ہیں جوں کہ  
اس مطالعہ میں مختلف اقسام کی خوبی یا قابلی سے بحث نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کا درود تفصیل بیان ہوتا ہے، اسی  
لیے ان کا تعلق تجربہ سے آسانی سے کام کی  
1.12.9 **Phenomenology**

1.13 علم زبان کو علم ادب اور علم انسانیات بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح، علم بڑی کو علم منہ بھی کہتے  
ہیں۔ قدیم زبانی میں ”اُدوب“ کو ”ذریحہ کو منہ“ میں نہیں لایا جا آتا تھا۔ (قدیم اولین میں بھی ”ذریحہ کے لیے کوئی  
لغزا نہیں ہے، بلکہ اچھے ہم“ زبان اور ادب کا فقرہ استعمال کریں گے) اسے بات زدن نہیں رکھنا چاہیے کہ  
یہاں ”اوپر“ سے درصل ”زبان“ مار دے۔ حقیقتی اس جس ”من“ میں دیانت ”کو فقرہ استعمال کرتے ہیں  
ہیں تو اس میں بھی ”من“ سے درصل ”من“ بڑی سودا ہوتی ہے۔ ہم لوگوں نے اپنے پرانے علم کو اس تدریجیا ریا  
لے کر ہم اپنی اگر اصطلاحات کے اخراج تصورات *concept* سے بن لے گا اور ہو گئے ہیں۔

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

تو وہی یہ ہے کہ اس جی ان طریقوں اور اسکی ایجاد کیا جاتا ہے جوں کے ذریعہ ایک پہنچی اتنی  
ایک پہنچ اور طریقہ یا ایک پہنچی معلومات یا ایک پہنچی علم  
کو کسی طریقہ لا کر سکتے ہیں۔  
1.12.2 درود اسلام ”بڑی“ کا ہے۔ اس میں الفاظ کے معنوی اور صورتی میں اور ان طریقوں  
ہے، استعمال کا مطالعہ کیا جاتا ہے جوں کے ذریعہ کلام کی معنوی یا طاقت ہر ہی غرب مخصوصی میں خداوند ہوتا ہے۔  
1.12.3 چنانچہ علم ”بڑی“ میں استخارہ، تشیہ، کایا، پیداوار مسلم کے مذاہد کے حجت، جو اس  
استعمال کرتے ہیں کسی کلام میں ایک سے زیادہ معنی کس طریقہ پیدا ہوتے ہیں یا کسی ایک معنی کو مختلف  
پڑیوں میں کس طریقہ لا کر سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف علم ”بڑی“ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ منہ کی وجہ خوبیاں جو  
بیان کے ذریعہ پیدا ہوتی ہیں، ان کے طالوں اور کون کی خوبیاں ہی اور وہ کس طریقہ پیدا کی جائی یا پر کی  
جائیں۔ اس کو منابع صحنی کہتے ہیں۔ علم ”بڑی“ کا درود صراحتہ کو مطالعہ کرتا ہے جو  
کلام میں معنوی اضافو اس حد تک نہیں کریں جس حد تک منابع صحنی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ لیکن ان کے  
ذریعہ الفاظ میں ایک جدت، ایک بین یا کمزی اجاتی ہے وجوہ غایہ پر کہ اپنی مدد پر ایک معنوی منہ بر  
آجی ہے۔ اس لفظی خوبیوں کو منابع صحنی سمجھتے ہیں۔

1.12.4 ”بڑی“ کی جدت کلام میں لائے گئے تمام خواص کو حاصل رہن جہا منابع اور جگہ سمجھتے ہیں

1.12.5 ”بڑی“ کا تفسیر اس ”عوادش“ جو آتا ہے۔ ”عوادش“ وہ علم ہے جس میں زبان میں اصطلاحات کی  
اور خاصیت کے احیان سے اسیں سخنزوں بینی *patterns* کی لائی و تلقین کر جان سے اور ان تمام  
ٹھونڈوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جوں میں ”موصلی“ یا ”مزونیت“ ہوتی ہے۔ ”عوادش“ جس زبان کے آجگہ  
شدید میتوںی تحریکیں پیدا ہو شعری ایگل کے نئے احیانات اور مزونیوں کی توجیہ اور آنکھیں  
بیان کرنا سمجھا جاتا ہے۔ ”عوادش“ اپنی مدد اتنا مفصل اور ایک علم ہے کہ اسے بلاخت سے الگ کی طرح  
کرنا احتراز مردی ہے۔

1.12.6 پادامت کا جو مطالعہ ”قافیہ“ کہلاتا ہے۔ اس میں ان الفاظ کی آپس میں موصیقیاں ہم اگلی  
کو مطالعہ ہوتا ہے جو صفت کے آخری تھیں اور انکا صوت کے ذریعہ شعری صن پیدا کرتے ہیں۔

1.12.7 بعض ملائے اور سچ اگریں سمعاً، نوار و ستر کے تعین و غیرہ کو کبھی ہوم بلاخت میں  
قرار دیا ہے۔ لیکن اگر بلاخت کی صحیح تعریف ذہن میں رکھی جائے تو یہ صفات، جن میں بعض کا تعلق ادب  
سے ہوتے ہو رکھا ہے (یعنی تاریخی اور معاصر)، اور بعض کا تعلق تحقیق سے ہے (تو اور دوسری بلاخت  
سے چند اس مشتعل نہیں معلوم ہوتے۔

ڈاکٹر صادق

تشریف ۲.۲.۱

استعداد ۲.۲.۲

بازار مدرس ۲.۲.۳

گلائے ۲.۲.۴

2.3 ہر لفظ کسی مخصوص معنی کے لئے دلخی کیا جاتا ہے۔ اگر کسی لفظ سے اس کے وہی معنی

موجود ہے جو اس کے لئے دلخی کیا گیا ہے تو اسے حقیقت کہتے ہیں لیکن اگر اس سے حقیقی معنی کے  
جواب نہیں آئے تو اسے باقی جو لفظ کو لازم تو ہون لیکن اخراج یہ رکھا جائے کہ اس بگڑ دلارام معنی مراد نہیں اُ  
اس لفظ کو پہنچنے چاہئے۔2.4 مزید بڑگ دلوی نے "رسیبل ال بلاغت" میں حقیقت اور بazar کے درمیان اختلاف  
بیوں کا ذمہ کیا ہے کہ ایک شخص کے دلخی باخوبی بھروس کی تاریخی ایک قدر سے بدھی تھیں۔ یہ لفظ خود  
باکی باخوبی ایک فخری کہ کتاب تھی جس میں اسندہ کے منصب اشخاص تھے جسے اس کتاب کا ہم "الگرستہ"  
تھا۔ اس طرح اس شخص کے ایک باخوبی حقیقت اور دوسرا سے باخوبی بھار تھا، کیونکہ کوئی بھروس کی  
ڈالیوں کے بغیر پر گورنر کا اعلاقی حقیقت ہے۔ اور اشخاص کے بھروس کی بیشتر سے لفظ خود کی تھیں  
معنی دشمنی ہی س کتاب میں نہ بھول یہ خپٹے لیکن اس کو گورنر اس سبب سے کہا ہے کہ اشخاص کی ریگی  
شکنی اور تازگی کے باعث اُنہیں بھروس کی ریگی اور تازگی کے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ یہ ایک صورت  
بازار کی ہے۔2.5 طربیاں میں تشبیہ کو فخصوصی اہمیت حاصل ہے۔ تشبیہ کا بہر کے ساتھ بھی خاص تسلی  
ہے کیونکہ بازار کی ایک قسم ہے اسندہ کہنے میں تشبیہ ہی سے بعداً جو ہیں ہر کوئی تشبیہ کو بجاوں شناس  
کرنے دست نہیں۔2.6 بازار میں حقیقی اور بazarی مصنفوں کے مابین کوئی رخصیہ ضرور ہوتا ہے اور یہ رخصیہ تشریف ہے  
تو ایسے بazar کی استعداد کہتے ہیں۔2.7 اگر لغتوں اور بazarی معنی کے درمیان تشبیہ کے طارہ کوئی رد درخواست ہے تو اسے  
بازار مدرس کہتے ہیں۔2.8 اگر کسی بگڑ بazar کے ساتھ اصل معنی بھی موجود ہے باسکھی تو ایسے بazar کو کہتے ہیں۔  
2.9 تشبیہ کے معنی ہیں "ایم مشاہدہ" جب کسی مشاہدہ کے باعث ایک پڑکوہ رہا۔

## باب دووم

## علم بیان

2.1 علم بیان وہ علم ہے جس کے تحت کسی معنی کو اداگرنے کے لیے ایسا طریقہ  
کے لیے انتہے اندماز کا لائے جائیں۔ علم بیان ہمیں سکھا تائپے کر کسی بیان کو اس طریقہ میں مذکور کرنے  
بیان کرنا جائے کہ ایک معنی دوسرے سے زیادہ واش نو دل کیس ہوں۔ یعنی ایک بھی پر دلائست کرنے  
کے لیے مختلف طریقے کس طریقہ مذکور کے جائیں۔ علم بیان انقلاب کے ان مذکوروں کا صریح العصر تائپیں  
کے ذریعے کس واقعہ افیال ایکیفیت کی تصحیح تصویر کر کیجیے جائے اور ناطب کا ذہن حکلم کے مانی الصیریک  
کیجیے جو کہ اسیات باخیاں کو نہیں۔ پڑا ہوں میں اس طریقہ بیان کرنا جس سے اس کی ترسیں کاملاً  
بھی اُر جو جائے اور اس میں اتفاق و اثریکے خلاصہ جدت اور ایجاد بھی بھیجا ہو علم بیان کے ذریعے اُر  
ہے۔ یہ ایسی نئی نئی تکالیف کا دعویٰ کرتے ہوئے جب یہ کہا جائے

تمدید میں پیش کو صندوق سے ملا جوں قطعے کو بھروس اُب اُگوہر سے ملا جوں  
ذرتے کی پنک پھر سخن سے ملا جوں خاروں کو زراستی میں گلی تر سے ملا جوں  
گورنر سعی کرنے ذہن سے باد جوں

اُک بھوں کا مخصوص ہو تو سرگی سے باد جوں  
اویزہ اسیں علم بیان پر اپنی فرمہ راندہ دس کا دنوں کر رہے تھے۔ علم بیان کو علم ادب اور علم کتابت بھی  
کہتے ہیں۔

2.2 علم بیان کے دو اجزاء اُنکی جو کسی بھی سادہ بیان کو دل کشی اور پر اثر بنا لئے ہیں  
ویسیں اس کا پہنچنا غافت سے جوئیتے ہیں، حسب ذیں ہیں:

بُرے گی آہوں دُور چرپا مخض

جو تری فرمتے تکا سو پر بند بھل

پہنچ شعری قید چوت اور بند فم دلوں میں "قید" و صحن مشاہدہ بے میں کی بنیاد پر شاعر نے دلفی کا  
اصل میں ایک قرار دیا ہے ان میں سے کسی ایک کی برقراری مقصود نہیں اس سے بیان شبہ کی بجائے تناہی ہے۔

2.13.2 دوسرے شعری بُرے گل نال دل اور دُور چرپا محفل کو ایک و صحن مشاہدہ درپیشان  
کی بنیاد پر سادی قرار دیا گیا ہے۔ بیان یہی شبہ ہیں بلکہ تناہی ہے۔

2.13.3 ۱۱۔ خ رہے کہ شبہ ہیں دلوں میں سے ایک کی برقراری اور غوبی خاہم ہوتی ہے جبکہ کر  
تناہیں مسلمات ہیں جائے۔

2.13.4 ۱۲۔ تکاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مشہدہ کو شبہ ہے اور یہ کہ شبہ بیان ہائی

ہے۔ بیسے

مال کو اسے کہ خوب سمجھتے ہیں نقیر

وہ وہ جانتے ہیں سنسک خوب کو ناک

## 2. ادولت شبہ۔

2.14.1 ادوات کے لئے میں اکاریں، بیان اور ذات شبہ سے مراد وہ الفاظ ہیں جن کا شامل  
ایک چیز کو دوسرا چیز کے ساتھ شبہ دینے میں کیا جائے۔ ادوات شبہ ہیں۔

2.14.2 مانند مثلاً آسا گوارا، مانا، جوں، جیسا، جیسی، بیسے، بُرگ، بسان، کی صحت اپنکا  
نمٹ، سا اسی اسے طعن و غیرہ وغیرہ۔

## 2.15 طرفین شبہ۔

2.15.1 طرفین شبہ کی دو قسمیں ہیں۔ یہ ۱) جس اور ۲) مغلی بکھاری ہیں۔ وہ شبہ اور شبہ  
جو ظاہری حواس خسر رامراہ، اس اسرار، شاستر، زانقہ اور امام، ہے فناست کیے ہاں کسی جسی کہانیوں  
اور وہ جو اس ظاہری کے بھائے مغلیے مغلیے دیانت کے باسکی علی کہانے ہیں۔ ان کی پار صورتیں ہیں۔

2.15.2 جس میں طرفین شبہ ہیں ہوں۔

2.15.3 جس میں طرفین شبہ مغلی ہوں۔

جن سے متابق فرد و بنت تو، جا بے اس میں مشاہدہ کی وجہ کا اندر میں باندھو، اُواتے شبہ کہتے ہیں۔

2.16.1 مثال کے طور پر مونی کا ایک و صحن بند ہے۔ اگر کسی کے متعلق یہ کہا جائے کہ اس کے

وانہ مونیوں بیٹھے ہیں تو اس سے سختی ہو سکے کہ اس جس موتوں کا وہ و صحن ہے جا بے جسے بند بکھرنی

2.16.2 جس در کو شبہ دری جائے اسے "مشہد" اور جس چیزے شبہ دری جائے اُواتے شبہ"

کہیں۔ شبہ اور شبہ ہے دلوں میں کرتا ٹھپنی شبہ۔ کہلاتے ہیں اور اس مشک و صحن کو جس کی تباہ پر شبہ

ڈکھاتی ہے، وہ شبہ یا "وہ شبہ" کہتے ہیں۔

2.16.3 قابو بے کہ شبہ کے لیے دلوں کا بونا خودری ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ان کے دل میں

کسی دلخی مشاہدہ کا ہونا خودری ہے۔ لیکن، مشاہدہ صرف کسی ایک و صحن یا جسی میں ہو نہیں بلکہ

جن اندر میں مشاہدہ ہو تو شبہ کو درج جو جائے اُغی مشاہدہ کا شبہ ہے۔

بُسکا اپنی جاہل کی سی ہے

وہ ناگزیر اس کی کی ہے

2.16.4 اس شعری سچی کو جا بے شبہ دن گئی ہے کیوں کہ سچی بھی ظاہر جانے والی چیز ہے اور

شاہد گئی ظاہر ہے۔ ظاہر ہے دلوں کے حق صرف ایک دلخی مشاہدہ (فنا پذیری) ہے۔ اس کے ملاوہ دلگیر  
نہاد عحاظت میں دلوں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ کیا اس شبہ کا سامنے ہے۔

2.16.5 اس سے قبل بیان کیا ہا پڑکا ہے کہ شبہ کے لیے طرفین شبہ ایجمنی مشہدہ اور شبہ کے  
دریمان کسی دلخی مشاہدہ کا ہونا خودری ہے۔ ظاہر ہونا کہ اگر تمام ادھار میں پوری پوری مشاہدہ ہو تو  
شبہ بالکل اور بے اثر جو جائے گی۔

2.16.6 شبہ کے لیے کسی مقصود کا ہونا خودری ہے۔ یہ بھی خودری۔ چہ کہ وہ صفت جس  
کی بیان پر شبہ دری جائے، شبہ کی پہ نسبت شبہ جسیں کہیں زیادہ اور برتر ہو۔ لیکن بھی خودری شبہ ہے  
کہ اسی برقراری حقیقت میں زیادہ اسی برقراری اگر شبہ دینے والے کے خیال میں تو کسی کو لہر جانے بنہیں  
پڑے۔ لیکن اسی مشاہدہ کے لیے کسی قسم کا اندلال موجود ہو۔

2.16.7 اگر مشہدہ بھی وہ صفت مشہدے زیادہ یا اُولیٰ خوبی بلکہ برادری تو اسی صورت میں سے

شبہ کی کہا جائے۔ شبہ کہا جائے۔ بیسے غالب سے

قید چاہت دبند غریب میں دلوں ایک بھی

صحت سے پہلے آدمی فریے نجات پائے کیوں

ٹھیک ہے نہ پوتی ہو سے شکھنا چوکی ۔ جس کی تھا اسردیوں کو دل پر بدلے  
بہساں تین جملے اور افسوس گی دل دلوں مٹھیں میں 2.15  
2.16 یہ کبھی بھی ہے کہ مشینہ مٹھی ہوا اور مشینہ ہے جس کو بیٹھ کو عقل کے ذریعے اور مشینہ ہے  
کوئی مٹھی کے ذریعے شناخت کیا جائے جسے فرض ہے  
وہ بھول کی کھتی ہے تو دل کی صافت دل سادھاتا ہو اسی کا درجہ  
پہنچے صرفے میں دیدار کی صافت رہنے پڑی عقلی، کو بھول کی طرح کھلتے ہو مشینہ نہیں اسے دل دوسرے  
صعرٹ میں اسی کے چنگام (مشینہ مٹھی) کو دل کے دھڑکے اور مشینہ جسی کے ساتھ مشینہ دل گئی ہے۔  
اسی طرف مشینہ مٹھی اور مشینہ بھلی بھی لکھن ہے۔ جسی مشینہ کوئی مٹھی کے ذریعے اور مشینہ کو  
عقل کے ذریعے شناخت کیا جائے۔ مثلاً غالب سے  
جب تک کہ نہ کجا تغیری پار کا فلم میں مختصر فرمائشہ ہو اس  
اس شعر میں قیوار اور مشینہ ہے اور جسی ہے اور جسے کھٹکتے ہوں مشینہ ہے عقل ہے۔  
2.17 یہ اعزاز میں کیا جائے ہے کہ مشینہ مٹھی کو بہت و برتر ہونا چاہیے، دیکھ  
مشینہ مٹھی اور مشینہ بھلی۔ میں اصول کی خلاف ورزی نظر آتی ہے اگر ان کا محسوس محفوظ ہے بزرگ فیض  
ہو گا۔ اس لیے مٹھی کا عقلی سے اٹھیں دنیا میں مشینہ کے خلاف ہے۔ لیکن دل اصول ہاتھ پر ہے کہ اس  
وقت محفوظ کو بھی محسوس رہا جائے اور جماعت کے خود پر اس کا محسوس کی خواہیں کیا جائے۔  
ظاہر ہے اسی صورت میں مشینہ دل محسوس کے ایسی ہوتی ہے اس لیے جاگرہ بھی ہے۔  
2.18 وجہ تکشیہ ہے۔  
2.19 وجہ تکشیہ سے وہ صفت ہے اوس اسات مراد ہے جو طرفیں تکشیہ میں مزراک ہوں کیونکہ  
یہ مکن ہے کہ جبکہ بھر کو کسی دوسری چیز سے تکشیہ دی جائے کوئی مشینہ اور مشینہ اسی ایسا سے  
وہ صفات میں بھی اٹھا کر ہو۔ جیسے یہ راست  
نار کی اسی کے اب کی کیا کہیں  
چکھڑی اک گلاب کی ہی ہے  
اس شعر میں اب اور گلاب میں نار کی کے طارہ چند اور صفتیں میں بڑا کہیں۔ دلوں جسیں دل کھٹ  
ہیں دلوں ماڈی دل جو درکھتے ہیں اور دلوں تکھنے پر زریں دلوں کھٹنے ہیں جسیں آسمان سے کمرے سے دل کھٹ  
صفات کا قصد کیا جو، نکلن ہے۔ کیا جو، لیکن عام طور پر فرض کرتے ہیں کہ جو وجہ سب سے زیادہ دل کھٹ

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

- 2.16.4 جس میں مشینہ فلٹیں اور مشینہ ہے جسی ہے۔  
2.16.5 جس میں مشینہ تھی اور مشینہ ہے فلٹیں ہوں۔  
2.16.6 طرفیں تکشیہ میں کی پانچ صورتیں ہیں۔

- 2.16.1 بھری  
2.16.2 سمن  
2.16.3 ڈانی  
2.16.4 مدنوٹی  
2.16.5 لمسی  
2.16.6 اگر طرفیں تکشیہ کو بہرہ کے ذریعے محسوس کیا جائیں دیکھ جا سکتا ہے تو طرفیں تکشیہ کی جعلی  
ہوں گے جیسے سے

آنکھ آنکھیں آنکھیں بھی دیکھیں ابھیتھیں بھی دیکھیں دل جیز  
2.17 اگر طرفیں تکشیہ ایسے ہوں جن کا اتعلق سرگزتی سے ہو تو اسی تکشیہ سے کیا کہلا کئی ہے۔  
ہوں گے

اس فہرست میں بھر کی ہر کھلی ہے دلکش شسل دلکش جائے ہے آواز تو دلکھوں دلکھوں  
2.18 اگر طرفیں تکشیہ ایسے ہوں جن کا اتعلق سرگزتی سے ہو تو اسی تکشیہ شائی کی جائے  
گی۔ جیسے فراق سے

بان جنت پہنچا جیسے بھر کو کھل جائے سوندھی سوندھی تریخوں پر جان کیا کہنا افراد  
2.19 اگر طرفیں تکشیہ ایسے ہوں جن کا اتعلق سرگزتی سے ہو تو اسی تکشیہ کو مندی کیسی  
گی۔ جیسے ریگار سے

خرب کا گھونٹ جان کے بینا ہوں خون بول غم کا نے منہ کا ہر رکب بخوبی  
2.20 اگر طرفیں تکشیہ ایسے ہوں جن کا اتعلق سرگزتی سے ہو تو اسی تکشیہ لسی کہلانے گی۔  
جیسے فیض سے

کس قدر پیارے سے جان بھل سکھاے دل کے رخاہ پر اس وقت تریخاں دل نے باہم  
2.21 طرفیں تکشیہ جس مغل ہوں گے لامسیں جو اس کے سماں ہے عقل دلینی خیالِ تصور ہے  
کے ذریعے ہے کیا جائے۔ مثلاً غالب سے

- 2.23.3 جس میں طفین تشبیہ مرکب تھی ہوں۔
- 2.23.4 جس میں شبہ مفرد تھی اور شبہ پر مرکب تھی بھر۔
- 2.23.5 جس میں شبہ مرکب تھی اور شبہ پر مفرد تھی ہو۔
- 2.24 وہ شبہ مرکب مغلی میں عقل کو تم چڑیوں کے بھوٹے سے ایک بیت اخراج کرتی ہے۔  
غایقی بیت کہ اسی وہ شبہ جب کی جیزے مرکب ہوا تو اس کے تمام اجزائیں شبہ کو شبہ پر تشبیہ  
کی جاتی ہے۔
- 2.25 وہ شبہ متعدد میں وہ شبہ چند بیتیں ہوتی ہیں جو مرکب سے ہر ایک بخشہ سے مغل ہوتی ہے۔  
یہی گل کے ساتھ فرد کی تشبیہ میں رنگت اور زنگت اور شبہ اور بخل کے ساتھ زلفت کی تشبیہ  
میں شدید لیگی، دعا ذکر اور بارگی وہ شبہ ہے۔ وہ شبہ متعدد مغل، حسی، درختفت بھی ہو سکتی ہے۔
- 2.26 غرض تشبیہ۔
- 2.26.1 تشبیہ میں غرض تشبیہ کو زندگی ایجنت ماحصل ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی تشبیہ ماحصل و  
لا ایمنی کیلائے گی۔ غرض تشبیہہ عام خود پر مشتمل ہے اور اس کی خوبی یا ناقصی ماحصل ایک بیت  
بیان کرتی ہے۔
- 2.26.2 غرض تشبیہ کی صورتی ہیں۔ مثلاً اس کے ذریعے شبہ کو لکھن اور جو دیکھنی اور قرع  
کا بیت کیا جائے، شبہ کی ماحصلت ایکیفیت کا اندازہ کیا جائے۔ شبہ کے نامن و معاون بیان کیے  
جائیں۔ ساخت باکاری کے ذہن میں سمجھ باتیں احمدت حال و ایجت کی جائے۔
- 2.27 مراد تشبیہ۔
- 2.27.1 تشبیہ کے استعمال کی آئندو صورتیں بیان کی جاتی ہیں۔ چند مسئلہ صورتیں ہیں۔
- 2.27.2 جس میں پاروں ارکان تشبیہ کا ذکر کیا جائے، جیسے دردے  
شیع کی مانند ہیں اسے درد میں  
چشم نہ آئے تھے واسن ترپٹے  
اس شعر میں (شبہ) شیع رشبہ پر مانندوار تشبیہ، بزم میں پڑھنے کا اور دیگر ترجیا اور جو شعر  
چور دیں اسکان تشبیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس قسم کی تشبیہ کو علمائے دوحت نے ضعیفہ۔ بہتند  
قراءتیا ہے۔
- 2.27.3 جس میں پاروں ارکان تشبیہ میں سے اور دوست تشبیہ کو مذف کروایا جائے۔

- پاکوں کیوں کو صد و پہنچ تشبیہ کیا جائے آج ہے۔
- 2.22 وہ شبہ مفرد مرکب پر تشبیہ کی بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے اجنیا تو مخفی ہوں گے یا مغل۔  
مفرد اور مرکب ہو سکتی ہے وہ تشبیہ کی بیہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے چند محدود ہیں اس طبقے  
2.22.1 مفرد میں: جیسے بھوپ کے قدمت کو سردے، اس کی آواز کو مل ترینگ سے بیٹے جنم کو  
پھول کی ہلکے سے یا آتوں کو تمہد سے تشبیہ دی جائے۔
- 2.22.2 دوسرا صورت مفرد مغل ہے میں طفین تشبیہ جسی ہوں اور وہ شبہ مغل ہو جیسے فریز  
پانی بستی میں تو آبر فنا ہیں مارے۔ تمام کو خود سے پی اور جس کو جو ہے جسے جس  
ٹھانے پانی بستی کر دے اور تارے سے تشبیہ دی ہے۔ اس میں طفین تشبیہ میں ہیں اور وہ شبہ  
محدود بیت ہے جو کوئی ناہ ہے مغل ہے۔
- 2.22.3 تیسرا صورت یہ ہے کہ شبہ مغل اور تشبیہ میں ہو اور وہ شبہ مفرد مغل نہ میجے کہنا  
بس اب بھر میں کوئی ہو جو جو جھسے کو بد نہ رہ  
بے زبر جل جلال، سکنے شبہ زیست حرام  
یہاں مل اور زیست شبہ مغل اور زندہ شبہ ہے جسی ہیں۔ وہ تشبیہ اول جس فنا کرنا اور دوسرا  
رفعت ہے اور دی دو نوں مفرد مغل ہے۔
- 2.22.4 چوتھا صورت یہ ہے کہ شبہ میں اور شبہ مغل اور وہ شبہ مفرد مغل نہ میجے جو  
دنیہ ابادی سے
- تو مجھ سے کہ تشدید ہے تو مجھ سے کہ افت ہے  
خنپ تو پنڈت ہے اور تو مجھ سے کہ افت ہے  
بھبھ سر ب شبہ میں ہے خنپ افت، بلا اور افت میں شبہ سے مغل اور وہ شبہ ابتدا۔ ساقی مفرد مغل ہے۔
- 2.22.5 پانچوں صورت یہ ہے کہ طفین تشبیہ مغل ہوں اور وہ شبہ مفرد مغل نہ میجے کہ جھٹھے  
سے اور شر کو نہ کت سے تشبیہ دیں کیون کہ غیر فورگی طرع ہے اور شر کت کے مانند ہے، عجل  
یک وہ تشبیہ روشنی پہلانا اور دوسرا میں کارکی مسلط کرنا ہے۔
- 2.23 وہ شبہ مرکب کبھی جسی ہوئی اور کبھی مغل ہوئی ہے۔
- 2.23.1 مرکب وہ شبہ میں کی چار گزیں ہیں۔
- 2.23.2 جس میں طفین تشبیہ مفرد میں ہوں۔

بیہقی موسیٰ

رسنے پر جس کو پڑ جان میں خاص و عام

آباد ایک گھر سے جہاں حسراب میں

یہاں مشہد، مشہد اور وجہ شہد کا ذکر آؤ کیا گیا ہے لیکن ارادت تشبیہ کو صرف کر دیا ہے۔

2.27.4 جس میں مشہد، مشہد اور ارادات تشبیہ کا مذکور ہر یہکن وجہ شہد صرف کر دی جائے۔

بیہقی بہرہ

یون آنخے آہ اسی گی سے ہم جسے کوئی جان سے اختیار ہے

2.27.5 جس میں وجہ شہد اور ارادات تشبیہ دونوں کو صرف کر دیا جائے اور صرف مشہد و

مشہد کا ذکر کیا جائے جسے میر

جس کو تم اسیاں بیٹے ہو مسودوں کا غبارہ اپنا

## 2.28 اقسام تشبیہ

2.28.1 تشبیہ کی بہت سی قسمیں میانگیں ہیں۔ ان میں سے چند خاص درج ذیل ہیں۔

2.28.2 جب تشبیہ میں وجہ شہد آسانی سے اور جلد کچھ میں آہماں سے تو اسے تشبیہ قریب کہتے

ہیں، میں نہ اور پر غرب راحد جوئی ہے یا طرفین تشبیہ میں قریبی نسبت ہوتی ہے یا وہ جو مجرم ہے تشبیہ

ہی بانستہ اتنی نام اور سائنس کی ہوتی ہے کہ اسی کے ساتھ زہر میں آجائی ہے۔ علم بلاعثت میں تشبیہ

قریب کو معمولی اور کمر ترمیح کا آبے اسی نیانتے تشبیہ بنتی ہے کہتے ہیں۔ مثلاً ذوق سے

اقتبس تشبیہ کی باتیں اسی میں ہے خواب کی باتیں

2.28.3 تشبیہ قریب میں اگر نام جیز کو اس طبع تشبیہ دی جائے کہ اس کی عمومت ختم ہو کر

جن میں کس تھے، اکھیں پیدا ہو جائے اُو اسی تشبیہ پر بحث ہو جاتی ہے۔ مثلاً زلف کو سائب سے

تشبیہ دیتا یہکے نام میں اساتھے بیکھنی شاہ نصیر سے

نیال زلف: وَتِيزْ نصیر بیٹا کر

جیسا ہے سائب کلوب کیک پنڈاک

اس خود میں زلف کو سائب سے تشبیہ دیتے کے ساتھ ساین سائب کے نشان کو لیکر اور زلف کے

نیال کو سائب کی کیک سے تشبیہ دے کر ایک معمولی تشبیہ میں اکھیں پیدا کر دیا ہے۔

2.28.4 جس تشبیہ میں وجہ شہد کو سمجھ کے لیے غورہ تاہل کی ضرورت ہو جائے تشبیہ سید

تشبیہ غریب کہتے ہیں۔

2.28.5 یہ بات یا درکھا چاہیے کہ اگر تشبیہ میں وجہ شہد کی تراکیب کی حاملی ہوگی تو وہ تشبیہ

ذخیرت دور کی ہوگی بلکہ دوزیادہ مخالفت و باخت کی سی ہاصل ہوگی۔

2.28.6 تشبیہ بید کے کمی سبب ہوتے ہیں۔

2.28.7 وجہ شہد مندرجہ ہو۔ جسے جرار

تشہید میں جس سے اسیں دوں آجھیا نہ میںے ہی تریں آنکھ کے نیچے ترک قریب

بہاں آنکھ کے دوں کو رُگ گی سے تشبیہ دی جائی ہے وجہ آن دوڑوں کی خوبصورتی، پر کی اور صرف

ہے اور پورا شعر متعلق کے نئے ہیں جو لوگ تشبیہ ہے

2.28.8 وجہ شہد مرکب ہو۔ جسے میر افسس سے

چکی کا درجہ سب پر میان ہے خاصی میں ستمانہ شیر ہجوان کو نیک ترائی میں

بہاں آنکھ پہلی، تیر آنکھ کی نی، پکوں کا گنجان پن، آنکھوں کا جھکنا ہوا ہونا، یہ سب چیزوں وجہ شہد کا کام

کر دیا ہیں۔

2.28.9 مشہد کو مشہد کے ساتھ دوڑ کا تعین ہو۔ جسے نائب سے

ہس کو سوڑائے فیاض دوڑ دھٹکائیے تاول غلب آنکھی شانہ اسما چاک سے

دل شب اور آنکھی گلچے میں کوئی مناسبت نہ ہر سیز، لیکن شاعر نے زلف اور دھٹکت کی مناسبت

سے دل شب کو چاک فرض کیا اور جوں کر رات سیاہ ہوتی ہے اس لیے اس کا چاک چاک دل آنکھی

گلچے کی طرح نظر آتا۔

2.28.10 مشہد پر خیال یا وہیں ہو جسے میر افسس سے

جن کے امثال جو نظریارے کی تاروں پر اس سال رات کو رہا اسکا انگاروں پر

اُسماں کا انگاروں پر لوٹا خیالی بات ہے، لیکن منکر ستاروں کے منظر نے یہ تشبیہ پیدا کر دی۔

2.29 اگر تشبیہ قریب میں کوئی شرط عائد کر دی جائے جس کی وجہ سے اس میں کس قدر

دوسری یا ترددت پیدا ہو جائے تو اسے تشبیہ مژو طبقتی ہی۔ جسے ملزا دربر، گون و محمد کا سارا

پوں بیان کرتے ہیں سے

روادا ہے غور تشبیہ پا ابرو میسی رکھتا ابرو سار رکھتا ہے پر رو میسی رکھتا

تدرکھا ہے طریلا پا چو گیسو میسی رکھتا سینی کے میں گیسو تھد دل جو میسی رکھتا

گل آنکھ ہے زگس کی تو بنائی جسیں ہے

فہر کے دریا ہے تو یہ گیلانی ہنیں ہے

بیان تناقض شہر اور بر ق ر دن امشہر ہے۔ پھر کا لفظ مجبہ اور سلیمان مشہر ہے اور پھر مسلم  
رہیں امشہر اور غشہ دیوار مشہر ہے۔

**2.33** جب مشہر کی بہن بیکن مشہر بیکتی ہی بتوانے تشبیہ تسویر کہتے ہیں۔ جیسے۔

شیخ نظرِ خیال کے افہم، بقر کے عادغ بخچے جو راغہ میں اڑی خلخ میں آئے ہیں (انیں) بیان اندر خلخال اور راغہ کو چڑاغ کہا ہے اور نظر کو شیخ سے اور خیال کو ختم سے تشبیہ دے کر تشبیہ مرکب کی صورت بھی پیدا کر دی ہے۔

**2.34** تشبیہ جمع میں تشبیہ تسویر کے برعکس مشہر بیک برتا ہے لیکن مشہر پر کہنے ہوئے ہیں جیسے کیا جملہ کو پڑھنے محبوب ہے سہماں خڑ کوئی جدت کوئی کہبہ کوئی گھنٹی سہما میں مشہر (کوچہ محبوب) ایک ہے لیکن مشہر پر جدت کہبہ اور گھنٹی کوئی ہی۔

**2.35** تشبیہ تفصیل میں پہلا ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دی جاتی ہے اور پھر مشہر کے رہنماء کر کے موبہ کو مشہر پر ترجیح دی جاتی ہے۔ جیسے مومن سے

مشہر خدا ہیں یا نبیان ہیں۔

بیان پہلا زبان کو خجھ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے پھر خجھ سے رجوع کر کے زبان کو خجھ پر ترجیح دی گئی ہے۔

**2.36** جب ایک تشبیہ کو کسی دوسری تشبیہ سے تشبیہ دی جاتے تو اسے تشبیہ مرکب کہتے ہیں۔ یہ تشبیہ کی بہترین صورت ہے۔ جیلی نے نوازد اُنیں دو جزوں کا کھابے کو اُنکی تشبیہات اکی نے دیرے مام طور پر بہتری کر دی مرکب ہیں۔ اور کی مٹاون میں تشبیہ مرکب کی کمی سمجھی مذکور ہے۔

ملائیر اگرات 2.23 سے 2.25 تک 2.26 اسے 2.27 تک اور پر اگرات 2.33۔ جبکہ دوں بات ہے اسے کو تشبیہ دی جاتی ہوئی ہے جس میں دوچڑپوں کے درمیان اسی مٹاہست زخمی ہی جائے جو نظامہ نظر نہ آئے یا اُنسوں نہ ہو۔ دوسری بات یہ کہ اگر تشبیہ میں ایک سے زیادہ صلاحیتوں رکھتا ہے کہ زیادہ حساس یا حساس کے ساتھ ساتھ بندہ باہر کو خروج کرے تو وہ بہتر ہوئی ہے۔ تمسیحی بات ہے کہ جو تشبیہ مرکب ہوئی ہے وہ مفرد تشبیہ سے بہتر ہوئی ہے۔

**2.37** جو تشبیہ ہمارے کسی حواس کو خروج کرتی ہے رپر اگرات 2.16 سے 2.19 تک۔

ظاہر ہو دیکھ کر میں کام کھر کھتھ ہے۔ اگر تشبیہ میں بکری بیت ہو تو یہ اس کا مزید ہیں ہے مغلی ملائے بلافت نے تشبیہ کو پہنچتے لگتے رکھا ہے لیکن پوکرکی لغز باؤ دی قسمیں بیان کی ہیں جو ہمارے بیان میں تشبیہوں (پر اگرات 2.16 سے 2.19 کے سلطے میں مذکور ہیں)۔

اس بند میں پھرے کی تشبیہ خود شدید کے ساتھ اور وہی مرفو کے ساتھ تقدیک طوبی کے ساتھ آنکھ کوں گل  
کے ساتھ اور زین کی تشبیہ خچپے کے ساتھ دی گئی ہے جیکن ہر جگہ شرعاً مانع کی ہے جس کی وجہ سے  
دوری و نہادت پیدا ہو گئی ہے۔

**2.30** ایسی تشبیہ جیسا کا وہ جو بیشیت مرکب ہماری فارجی دنیا میں دہو بیکن اس کے قام  
اجزاء ترکیبی خارجی دنیا ہی سے انقدر کیے گئے ہوں تشبیہ خیال بخلان ہے۔ یہ انسان کی قوتِ تحریک کی  
پرواز کا تجھ بیخی دیم، خیال یا تصور کی زائید ہوئی ہے مثلاً بچوں مراد آبادی سے

یہ عشق نہیں آسائیں اتنا سمجھیے۔ ایسا لاد دیا ہے اور ذوب کے جانے

ٹاہر ہے کہ دنیا میں کہیں بھی اُنگ کے دریا کا وہ جو دہیں یہیں قوتِ شنیدنے موجوداتِ عالم میں سے دا  
چڑیں لیتی ہیں اُنگ اور دریا اے کران کی ترکیب سے ایک نئی پیز پیدا کر دی ہے جو ان دونوں چڑیوں  
وہاں اور دریا اے ترکیب پانے کے باوجود ان دونوں قلعی ملتات اور جمیت الگز نہ رکھنے  
ہے۔ تقدیرم داستانوں اور مشنوں میں اس قسم کی ان گنت خیالی تشبیہات ملتی ہیں۔ جیسے سونے  
چاندنی کے پہاڑ، حل و بتوت کے جھالا، پر بیوس کا دلیں، اُنیں کھلوڑ، وغیرہ۔ یہ اور ایسی تمام تشبیہات  
مختقل دنیا کی روپیاں سے زیادہ حیرتیں لے کر قوتِ شنیدنے کے سہارے گذاہی گئی ہیں۔ تشبیہ خیال ایک  
طریقے سے وارہ مسی ہی کی جیزہ ہے کیوں کہ ان تشبیہات کے تمام فناہ ترکیبی مسی ہی ہوتے ہیں جیسے اُنکا  
دریا اس اُنگ اور دریا دونوں ہی کی چڑی مسی ہیں جسیں دیکھا اور صحیح جا سکتا ہے جیکن ان کی ترکیب سے  
چڑی پیدا ہوئی ہے اُنگ کا دریا اور دھنی خیالی خیال ہے۔ مختقل دنیا میں کہیں اس کا وہ جو دہیں۔

**2.31** اگر کسی مشہر اور اس کے بعد کی مشہر بیک ساتھ لایے جائیں تو اسے تشبیہ ملنہوں  
کہے ہیں۔ جیسے شادا نصیرہ

دو پنڈر پر ہے پاوے کا اگوپ پافی اس کے ہاتھوں ہے

ذکر کئے چچے اور کچھ گلے نلک پر بکلی زین چ بان

یہ سارے تین مشہر 1، 2، 3، باڑے کا وہ پنڈ ر 3، اور گلاب یا اس۔ اور تین مشہر میں 1، 2، نلک 2،  
بکلی 3، اور بان۔

**2.32** اس کے برخلاف تشبیہ مفروقی وہ ہے جس میں پہلے ایک مشہر اور ایک مشہر بام  
بیان کیا جائے پھر ایک اور اس کی طرح دو یا تین مرتبہ تشبیہ دی جائے۔ جیسے نیمہ  
کو بر ق دہیں خوش خدا۔ تو سیل دہیں خوش دیوار

چاہے بھی جس استعارة میں مستعار کو بھیستہ مستعار من خبر لاجائے تین شبے برداز کیا جائے اور  
مشبہ مرا وہ استعارہ بالنصریج کو استعارہ بالنصریج بھی کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔

2.42.1 استعارہ مطففہ: جس میں مستعار اور مستعار من کسی کے کمی صفات و مذاہات خود رہ

ہوں۔ بچھے سے

ہر یاد وہ سب سے مستال تھیں کیا ہی تری او فرزاں الحس  
اس میں عشقوں کا استعارہ غزال سے کیا ہے بیکھ کسی کے مذاہات کا ذکر ہے کیا گیا ہے۔

2.42.2 استعارہ بخودہ: جس میں مستعار اور مستعار من کے صفات و مذاہات کا ذکر کیا ہے بخودہ  
اور بے صاف تھی کے نہایت غیر ہے ستر شب رُگس سے خورے خاہر یہاں آنکھ کا اشارہ رُگس سے کیا ہے اور سی دے خواری جو انکھ کے مناسب ہے اس کا ذکر بخودے لیکن رُگس کے مناسب کا ذکر بخودہ ہے۔

2.42.3 استعارہ در شکر: اس میں صرف مستعار من کے مذاہات کا ذکر ہوتا ہے۔ بچے اماں سے  
بے خل نہ سے اربطا اس کی کوئی نہ لے سکتے سوکھ کر کاتا ہوا ہوں میلو، اس خارے  
یہاں مخفتوں کا استعارہ بھی کیا ہے۔ بیل اور خار جو گل کے مذاہات میں سے ہیں۔ ان کا ذکر کیا  
گیا ہے۔

2.42.4 استعارہ بالکتیہ: وہ استعارہ جو کئی کے سامنے ہو اور جس میں تشبیہ بھی ختم ہو،  
استعارہ بالکتیہ کہلاتا ہے۔ اس میں تشبیہ اس طبق دی جاتی ہے کہ مذہب کے اور کوئی چیز کو نہیں ہوئی اور  
مذہب کے ساتھ خصوصیت رکھتے وہ بعضاً چیزوں مشرکے یعنی ثابت کی جاتی ہیں۔ جیسے الگ کی بے ترب  
گئے والے کی باہت یہ کہا جاتے ہیں۔ جب اس نے دُستی چیزوں پر خروج کی تو کافل الگ کوئی تقریباً  
بالکتیہ ہو گلاس یہ کہ دُستی چیزوں پر کوئی تھوڑتھوڑتی کی خصوصیت ہے۔ مذکورہ بالا بھی میں گائے والے کو  
براؤ راست گدھا ہیں کہا گیا ہے بلکہ دُستی چیزوں کی وجہ سے اسے گوئے سے تشبیہ دی گی ہے۔ اسی  
طریقہ کا شعر یہ سے

کوئے دل برے دلکھ دے نیم مال خوشیں اس کے خستہ خالوں کا

اس شعر میں مرے دل برکو مٹکے تشبیہ دے کر شبہ پر کے ذکر سے گزر کیا گیا ہے اور نیبہ کا معلوم  
ہونا بوجو شبہ پر کے لوازم سے ہے اس کے لیے گاہت کیا گیا ہے۔

2.42.5 استعارہ تھیلیہ: وہ استعارہ جو کانے کے سامنے ہو اور وہ چیز جو شبہ پر

2.39 استعارہ۔

2.39.1 استعارہ کے بغیر میں استعارہ تھا۔ میں انگریزی زبان میں اس کے لیے المثل

استعمال کی جاتا ہے جو بولنا انگریزبان سے اخوذ ہے۔ یعنی اس کے معنی "آگزہدا"

Metaphor

ہے۔ ارسطو نے استعارہ کو "حناقی خیال کی کید" سے تفسیر کیا ہے۔

2.39.2 استعارہ در مصالح بجا رہنے کی کیفیت ہے جس میں لفظ اپنے لغوی معنی کو حاصل کر کے  
لسانی سیاق و مذاہات کے اختلاف سے بچتا ہے۔ مثلاً کوئی دھنی کوئی دھنی کوئی دھنی کوئی دھنی  
زبانی دھنیوں سے آشنا ہوتی ہے۔ سخن کی وضاحت اور شدت کے حصول کے درجہ سے زیادہ  
اہم کوئی فرقہ نہیں۔ عالمی آہنے درست کہا ہے کہ وہ فخر جس میں استعارہ نہ ہو، بدھ مراہمہ اسے ظالم  
ہوگا اور استعارہ بھی ایک تریقی چیز ہے، بلکہ شرعاً کا جو ہر ہے۔

2.40 تشبیہ اور استعارہ میں اگری نمائت ہے تشبیہ میں مجھے مشہر کہتے ہیں اس کی جگہ مصالح  
میں مستعارہ جو تے اور تشبیہ میں مجھے مشہر کہتے ہیں وہ استعارہ میں مستعارہ میں ہاتھ  
اور مشبہ میں کوئی طرفی تشبیہ کہلاتے ہیں تو بہانہ مستعارہ اور مستعارہ من مل کر "ظرفی استعارہ" کا  
نام پاٹے ہیں۔

2.41 تشبیہ اور استعارہ میں بینایاری فرقی ہے ہے کہ تشبیہ میں مشبہ کو مشہر کے مانند قرار  
دیا جاتا ہے جب کہ استعارہ میں مشبہ کو بھیستہ مشبہ ہے قرار دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر  
کوئی کہے کہ میں نے بھول جیسی لڑکی تو لاہر ہے یہ تشبیہ بوجی گلوں کہے کہ میں نے بھول دیکھا اسے  
استعارہ کہیں گے۔ دوسرے المظہروں میں ہے کہا جاسکتا ہے کہ تشبیہ میں ملوکے ساتھ ایک چیز کو دوسرو  
قرار دینے والی مشبہ کو مشبہ قرار دینے کو استعارہ کہتے ہیں۔

2.41.1 تشبیہ اور استعارہ کے درمیان ایک ناس فرقہ یہ ہے کہ تشبیہ میں لفظ حکم کا درج  
رکھتے ہیں کہ استعارہ میں اسے یہ درج حاصل نہیں ہے۔ استعارہ لفظ کا زائدہ سمجھیں ہوتا۔ اسے من  
کیا جاتا ہے اور ایک ہار یعنی وجوہ میں آئے کے بعد اس کا معنی حوالہ ان سیاق و مذاہات سے اخذ کی  
جاتا ہے جن کو کہے جو جنمیتا ہے۔ اپنے لسانی سیاق و مذاہات سے باہر اس کی جیشیت ایک معمولی لفظ  
کے ملادہ پہنچنی رہتی۔

2.42 استعارہ کی قسمیں حسب ذیل ہیں۔

2.42.1 استعارہ بالنصریج: اسے کہتے ہیں جس میں مستعار لترگ کر کے مستعار من کا ذکر کیا

حاصل ہوئی ہے۔ استخارہ تکمیلی اور تشریفی تکمیل کے مابین وہ فرق ہے کہ جہاں کسی مطلقاً تکمیل ہو دہ استخارہ ہے اور اگر تشریفی اتفاق ہوں تو اسے تشریف کہنا چاہیے۔

2.43.2 وجہ جامن کے احیار سے استخارے کی پار صورتیں ہوں ہیں۔

2.43.1 وجہ جامن استخارہ منہ اور استخارہ کے معنی کا جزو ہو۔ مثلاً

چجز دو اسراری کوہ شریں تو بس بہت سے اخوبہ ستریں تو اس شریں غلط برست کا استخارہ بہت سرٹے کیا ہے۔ مختلف دسالیں وجہ جامن ہے جو دونوں کے شفوم میں موجود ہے اور ان کو جڑے۔

2.43.2 وجہ جامن استخارہ منہ اور استخارہ کے معنی کا جزو ہو۔ مثلاً معنی اُولیٰ کا گھر سے سے استخارہ کرنا۔ بہاں وجہ جامن حق ہے جو استخارہ منہ اور استخارہ دلوں شفوم سے خارج ہے۔ پیر انس سے

بیمارگ روت سارہ بیگ آیا بختم شود رج و گرگ آیا

بہاں بڑھا پہ کا استخارہ بخ و برف و گلگی کے ساتھ کیا ہے اور وجہ جامن دلوں میں نہیں ہے جو ان کے معنی کا جزو نہیں ہے۔

2.43.3 وجہ جامن بہت واضح اور حماہیں ہو۔ جیسے مجھ پر کوئی کہنا، اتنی واضح اور حماہیں بات ہے کہ ہر کوئی جو احوال کہرا دیا ہے کہ بہاں حسین ہو تو وجہ جامن ہے۔ اسی طرح کسی شخص کو ذمیل کہنے کے کہائے کتنا کہنا جس کی وجہ جامن بالکل ظاہر ہے۔ ایسے استخارے کو جائز لایا جائے جس کی کہنا۔

2.43.4 وجہ جامن غیر واضح اور کمزوری ہو جسے سب دوں آسمانی سے نہ کہجیں۔ جیسے پیر

عقل نہیں ہے بخ خدا سا فرد ہے اما

معنی الفون کا سیپیٹ پیکیاں لے دے کے دوں اما

بہاں شیخی کی اواز کو بچوں کے استخارہ کیا ہے۔ وجہ جامن شیخی میں شراب کا لحن اور رک رک کر دن بیداہنا ہے شیخی کا پیکیاں لے دے کر دن ایسی بات ہے جو احوال کے ساتھ ہر ایک کی کہیں نہیں سمجھی۔

2.44.5 طرفین استخارہ اور وجہ جامن کے احیار سے استخارہ کی چیزیں ہیں۔

2.44.6 جس میں طرفین استخارہ اور وجہ جامن تینوں حصیں ہوں۔ جیسے دریسے

کپشٹ سوئے اور اصالوں کے ساتھ اٹگئے ہوں۔ اٹگے دہنے سے مل اپنے خالی دہانے

بہاں منہ سے خون آتے کا استخارہ اٹگئے کیا ہے۔ خون استخارہ ہے اور اعلیٰ استخارہ منہ ہیں۔

خطوبت، کوئی بھروسہ کو خوب کے لیے ثابت کیا جائے تو اسے استخارہ تکمیل کہتے ہیں۔ بہاں اخلاق اور عقائد پر استخارہ

حروفت کے لازم کو مستحدہ کے واصلے ثابت کرنے کا نام، استخارہ تکمیل ہے۔ یہ مام طور پر استخارہ بالکل کے ساتھ ہی ہایا جائے۔ مثلاً

دشی ہے بہ سے زندگی اور حسینی جسیں بیسیں

بہاں تک کوئی شخص کے ساتھ تکمیل دیں گی ہے جو بحالت رکتابت اور مشیر کو دیکھ لے کنٹیں ہیں تو

ذکر کر دیا ہے اسی پر بہاں استخارہ بالکل ہے۔ چشم جو بحالت رکتابت کے داں کا ایک ایسا لازم ہے جس کے باعث اسیہ دو خوب قائم ہے دیباں وہ مشیر کہنا ہے اور دیکھ کا عمل آنکھ کے بیرونی

سینیں کیا جائیں، اسے غلک کے لیے ثابت کرنا استخارہ تکمیل ہے۔

2.44.7 استخارہ دناتھی: دو استخارہ جس میں مستحدہ اور مستشارہ دلوں کی صفات

ایک ہی چیز اور شخص میں جمع ہو جائی۔ جیسے پیر سے

ادھے ہیں بسارے دوں ملے اسے ایم سی کے ہے جس سے پیر

2.44.8 اسی طبق حال کا شعر ہے سے

لئے ہارستہ بچے کی جا ہے کوئی آن میں سوتا گوئی ہاتھ ہے

پیٹے شفومیں ہاں کا استخارہ اور اسے کیا گیا ہے۔ انھاں میں مستشارہ اور جہالت استخارہ اور دو چیزیں

مکن ہے کہ دلوں صفتیں کسی ایک ہی شخصی میں پان جاتی۔ دوسرے شخصیں غلط کا استخارہ ہوتے ہیں اور

بہاں کے کوئی بھائیاری کا باعچے کیا گیا ہے۔ یہ دلوں چیزیں جسیں ایک طبق جس ہو سکتی ہیں۔

2.45.1 استخارہ دناتھی، استخارہ دناتھی کے برخیں جسیں استخارے میں مستخارہ دناتھی کی صفات کا کسی ایک ہی شخصی میں جمع ہو سکیں کہ دو یہ کوئی وقت اندھا جسی ہو اور میاں بھی ہو۔

کسی اندھے آدمی کو اس کے علم و کمال کے باعث میا کا جائے ظاہر ہے کہ یہ دلوں صفت کیسی ایک شخصی میں جمع ہو سکیں کہ دو یہ کوئی وقت اندھا جسی ہو اور میاں بھی ہو۔

2.45.2 استخارہ عنادیہ میں کثر طنز و استہزا کے طور پر بچے مختلف پیروں میں باہم استخارہ

کیا جائے جیسے پیر من سے

قریب کہے ایسے دنیاں جنمادر سے جو سے کو سوائیے ہی دنادار سے

بہاں پر دناتھ کا استخارہ دناتھ سے کیا گیا ہے

2.45.3 استخارہ تکمیل: اس میں مستخارہ اور مستشارہ اور وجہ جامن کی میزبانی سے

بہاں محبوب کا استھانہ خود شدیدے کیا ہے۔ وہ جو جائیں سمجھی ہے وہ جسی ہے اور مطلوب ہذا بھی ہے  
جو کو عقلی ہے۔

### ۲۴۴.۱ بazar مسل

۲۴۴.۱.۱ لفظ میں ہر لفظ کے معنی دو حصے کر گئے ہیں، لیکن بazar مسل میں لفظ کا استھانہ اس کے  
حلاوہ کسی اور معنی میں کیا جاتا ہے اور اس کے حقیقی اور بجائی معنی میں تشبیہ کے سوا کوئی اور مصادف  
مہینے نہ رہا۔ علم و بلاغت میں بazar مسل کی وجہ بس تحسیں بیان کی گئی ہیں جنہیں میں سے چند درج ذیل ہیں۔

### ۲۴۴.۲ کل کہ کر غیر مراد لینا: مجھے سے

جب اختوں میں کی بخش پر رکھا طبیب نے

فسرو یہ کی کہ جن میں اُنی ہے اُن

باختہ کل ہے اور انکیاں اس کا جو روپی نہیں پر باختہ نہیں رکھا جاتا بلکہ چند انگلیوں کی پردوں سے نہیں  
چھوکر ان کے ذریعے جسم کے درجہ حرارت کا خامرازہ کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں باختہ رعنی کی، کہہ کر  
ٹھیک رینی جن مولوں کی ہے۔

### ۲۴۴.۳ جزو کہ کر کی مہلو لینا: مجھے ذوق

لعل میں شر تلقن میانے میں ہوں لاما قیا پہاڑا کر تو اپ کا قتل ہوا

اس شعری لفظ متعلق "قاٹر کے معنی میں استھانہ ہوا ہے۔ فاتح میں قرآن شریعت کی پار سروریں پڑھی  
چلائیں جتنی میں سے سکلی آئت کا پہلا لفظ تھی ہے۔ ظاہر ہے بہاں تھی (رجو) کہہ کر فاتح کی چاروں  
سر توں رکی) سے مواردی گئی ہے۔

۲۴۴.۴ بسب کہ کر سبب مراد لینا: مجھے یہ کہا جائے کہ اصلی بادل نہیں آئے لہجہ مداری  
لہ جائے کہ بانی نہیں بر سار شناختیہ

غضب آنحضرت، ستم ابر و محب منہ کی صفائی ہے

خدا نہ اپنے بخون سے تری صورت بنانے ہے

بہاں انہوں سے موارد تقدیر ہے جو کہ سبب ہے اور اس کا سبب ہے۔

### ۲۴۴.۵ مبہت کہہ کر سبب مراد لینا: مجھے حلہ سے

ہنس کا جہد کہم زار ہے اب بہاں حق دن انش کا بہار ہے بہ

بہاں گرم باناری ہے مہور تری ہے اور ترقی کہم باناری کا سبب ہے۔

طغیں استھانہ جسی ہیں وہ جائیں سرخی رنگت میں جسی ہے کہ خون اور مل دوں ہی سرخ ہوتے ہیں  
اور جسیں باصرہ سے اٹھنے رکھتے ہیں۔

### ۲۴۴.۶ جو اس غیر کے اختبار سے اس استھانہ کے کچھ پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں تفصیل

تشپیہ کی بحث میں پیش کی جا پہلی ہے۔)

### ۲۴۴.۷ طغیں، استھانہ اور وہ جائیں تجویں عقلی ہوں: اس میں وہ جائیں کا عقل ہذا اللہ

ہے کہوں کہ معقول کے ساتھ نہیں کافی ہے اس کا عقل ہذا اللہ

کیا کہیے کہ خوب نے اب ہم میں ہے کیا رکھ

اچ چشم سیاہوں نے بہتوں کو سدار کی

بہاں خاکر دینے کا استھانہ سلار کئے کے ساتھ ہے۔ استھانہ مثلاً کھنہ ہے اور استھانہ فاکر ہے

ہے وہ جائیں انھاں کا ظاہر ہے ہونا ہے اور تجویں عقلی ہیں۔

### ۲۴۴.۸ طغیں، استھانہ جسی ہوں اور وہ جائیں حق ہو: مجھے نمٹلک کوڑی کا چہا بادیں

آدمی کو شر کے پہلے میں وہ جائیں خوف اور دوسروں میں شہادت ہے اور یہ دو نوں عقلی ہے۔

### ۲۴۴.۹ استھانہ جسی اور استھانہ مثلاً اور وہ جائیں عقلی ہوں: مجھے محبوب کو نامہ ہے اگر

ہوش یا بلاستے ہاں سے استھانہ کریں۔ مثلاً آئش سے

اُس بلاستے جہی سے آئش دیکھیے کہن کر جئے

حل سما شیخی سے باذک دل سے باذک فوٹے دست

### ۲۴۴.۱۰ استھانہ مثیں اور استھانہ اور وہ جائیں عقلی ہوں۔ خلا کوئی شخص کسی چیز سے

ایوس ہو جائے اور اس کی جگہ چھوڑ دے تو ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ اس نے خلا کام سے ہاست

آشنا ہے۔ باختہ آشنا ہے۔ مایوس ہو عقلی ہے اور وہ جائیں عدم منفعت کیا عقلی ہے۔ مثلاً

نالاب سے سعدگل میں غائب کہہ بی پڑے تو جاؤں مجھے مشتبہ گروختا اٹھی گردست

بہاں مشکلت و مساکن کوئی نہیں سے اور ان کے حل کرنے کی طاقت کو اخن گز کشانے سے استھانہ کیا

ہے۔ تخلف اور ترد و تشویش وہ جائیں ہے۔

### ۲۴۴.۱۱ مستھانہ اور مستھانہ جسی ہوں اور وہ جائیں مرکب کی عقلی ہو مجھے دلکشیمہ

ہائی کے تھیں ہائی اسید۔ دلکشے کو جسے اج نو شید

ہوئے والا فقط جس کے حقیقی معنی بھی مرد یہ جا سکیں کہا یہ ہوتا ہے اور اگر اس لفظ سے حقیقی معنی مرد نہیں یہ جا سکیں تو وہ استعارہ کہلاتا ہے۔ واضح رہے کہ کنایہ اور استعارہ بالکل تاریخ میں بھی فرق ہوتا ہے۔  
2.47 کنایہ کی قسم ہندو زیل ہے۔

2.47.1 جب کسی شخص یا چیز سے مستغل کرنی خاص صفت یا بات بیان کی جائے اور اس سے حراد موصوف ہو تو اسے کنایہ قریب داشت ہوتا ہے۔ اس میں صفت کو ذہن آسانی کے ساتھ موصوف کی طرف مستغل ہوتا ہے۔ جیسے "سیدریش" کہنے سے ذہن لڑتے اور کمی کی طرف اور "ونخت روز" کہنے سے خراب کی طرف مستغل ہوتا ہے۔ فوجدار حرمی مکن ایسے سفر آدمی کے لیے کہا جاتا ہے جو قریب اور گہرے جو ہوں جبکہ ایک شخص یا چیز کے ساتھ بہت کی صفتیں منسوب ہوں، چاہے وہ صفتیں دیگر کیوں کہاں بھی باقی جاتی ہوں، اور ان تمام صفتیں سے موصوف ہی مراد ہو تو یہ کنایہ بعد مکمل کہلاتے ہے۔  
2.47.2 کیوں کہ ایک سے زیادہ موصوف کی طرف مستغل نہیں ہوتا جتنی آسانی سے مثال کے طور پر کہایہ قریب میں ہوتا ہے۔

سابقہ میں بھی کہ جوں جس کے سبب یہ  
نخل میں اپد آئی تو غریب شید ایک جاتے

اس شعر میں جملہ صفت سے مراد شراب ہے کیوں کہ اس میں پالی بھی ہوتا ہے، اسرافی اور اثر کے لیے اخذ کے وہ آتش بھی ہوتی ہے الہبہ لامکاروٹن کے اور سا غیریں دائرہ عالمیں انتیار کرنے کے غرض پر سے بھی مناسب رکھتی ہے۔

2.47.3 گونج میں بھی کنایہ بعد مکمل کی طرح کئی صفات ایک ہی شخص یا چیز کے ساتھ مخفی ہوتی ہیں اور زین لازم سے ملزم کی طرف آسانی کے ساتھ مستغل نہیں جوتا بلکہ کمی را الجھوں اور جلوں سے کہاتا ہے۔

کیا ہر بیانی مادہ وہ بھی ایسے شاخ ہے  
جو حدا آہو تو زدن کا منہ کے سوتے

لذتیں کا منہ کچھ صورت سے بندھانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زیادہ مخصوص نہ بندھیں اس سے ذہن اس بات کی طرف مستغل ہوتا ہے کہ آنھیں کھونا کسی دشواری یا آخر کا باعث نہ ہو اور اس سے ذہن اس امر کی طرف مستغل ہو گا کہ وہ شخص بڑا کی ہے اسے کسی کو کچھ بخنزے میں نہ رکھیں تا فر پسند نہیں بے اکھڑا میر کا شرمنے۔

2.48.1 کسی چیز پر زمانہ ساتی کے اعتبار سے کسی نام کا اطلاق کرنا بھی سبھی میں کوئی ہاشمہ عرصہ دراز سے پند و ستان میں بس گیا ہو اس کی اولاد جو بیان بسدا ہوئی ہوا سے بھی جوئی ہو جائے سبھی اقبال سے

وہ مشتبہ ناک ہوں لیجنی پر بیٹتی سے محرا ہوں  
نہ پر جو میری دعست کی زمیں سے ہسپاں بچے ہے

2.48.2 بیان انسان کو مشتبہ ناک سے تعمیر کیا ہے کہ زمانہ ساتی میں آدم کی تحقیق مشتبہ ناک ہی سے ہوئی تھی۔

2.48.3 کسی چیز پر زمانہ آئندہ کے اعتبار سے کسی نام کا اطلاق کرنا بھی تانون کے طالب علم کو کیمی صاحب طالب علم کو فنا کیز صاحب کہا جاتے۔

ظرف کہ کر مظروف مراد لینا: جیسے

آیا جھٹے کہہ میں تو ہے دام نیپ زاہ بھی سر جھکاتے کی جام پی گی  
چام شراب کو جھیں پکڑاں بیانے کو کہتے ہیں جس میں شراب پی جاتی ہے۔ بیان چام ظرف ہے جو سے مظروف یعنی شراب مرادی گئی ہے۔

2.48.4 مظروف کہ کر ظرف مراد لینا: جیسے جھون سے  
تری چشم سستے سے ساتیا یہ سیاہ سست جھون ہوا  
کہیں دو ائمہ طاق پر گورہ هری تھی بوسی دھری رہی  
شراب ملائیں سہیں رکھی جا سکیں کیوں کہ وہ سیاہ شیء ہے، البتہ ایک چام وغیرہ طاق پر اس کا ظرف  
رکھا جا سکتا ہے۔ بیان مظروف (شراب) کہ کر ظرف مرادی گئی ہے۔  
2.48.5 کنایہ

2.48.1 کنایہ کے معنی میں مخفی اشارہ و یا پوشیدہ بات۔ بد صراحت کی بجاے ایک از کام  
ہوتا ہے۔ اس میں ملزوم کہہ کر لازم مرادی جاتا ہے۔ کنایہ کے طور پر بہتے جاتے وائے المعاشر اپنے  
مرزوچ لغوی معنی سے ملا جانہ مخصوص ہے، استعمال ہوتے ہیں لیکن اس انتظام کے ساتھ میں سے لغوی  
معنی بھی مراد یہے جا سکتے۔ کنایہ سے مقصود موصوف کی ذات، صفات یا پھر ان کی شخصی اثاثت  
ہوتا ہے۔

2.48.2 کنایہ اور استعارہ میں ارقی یہ ہے کہ اپنے غیر حقیقی معنی میں اس طرح استعمال

## باب سوم

## صلائع معنوی

## ۱۔ علم بدیر

۱.۱.۱ علم بدیر بدانہ کلکا ایک ام شعبہ ہے جس کو علم معنی بھی کہتے ہیں جس کی مبنی میں کلام میں مستعمل ہونے والے مصتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے یہ میں دو بنیوں کو علم بدیر اہوتے ہیں۔ پہلا بنیاد ہے کہ صفت میں مراویہ کیا جاتا ہے اور دوسرا یہ کیا شاعری میں اسی کا مستعمل ہزروی ہے؟

۱.۱.۲ چون کوئی شاعری خوب صورت الہمار کافی نہ ہے اس لیے صوفی میان کی جو تقدیر میں اسیں کہا گی وہ اس کی جملیات کا حصہ ہوں گی۔ پناہی پر شاعری میں الجھپتی ایسے اطباء اور طلوب میان کو ایکام کرنا جو بعض ادائے مطلب کے لیے ضروری ہیں بلکہ کلام میں ضرور جس دلطاافت اور مزید معنی پیدا کرنے کے سختت کھلانا ہے۔

۱.۱.۳ صوفیں بذات خود شاعری کا مقصود ہیں ہوتے ہیں۔ لیکن شاعری کا مقصد ان کے بغیر پورا بھی نہیں ہوتا ایکیوں کو آتی کے ذریعہ شعر کے تاثر میں اضافہ ہوتا ہے یہ تاثر اس طرح کلام کی ترینی اور شعر کی معنویت دونوں کو جذبانتی میں کارگر ہوتا ہے مگر بعض مصتوں کا مستعمال اسی شاعری کا مقصد کہو یا جانے کو اسی شاعری میکھن کے ایک دلچسپ بھیں کے ذریعہ دہو گئی چوں کہ کس منظر باحالت یا فاتحیا خیال کے میان سے شام کا مقصد کرنا خاص اثر پیدا یا ظاہر کرنا ہوتا ہے، اس لیے وہ اپنے اندوزیان کے ذریعہ اس منظر باحالت یا واقعیت باحال کے سلیوقوں کو اچاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے وہ مطلوب اثر پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مصتوں کا سہلا اکٹھا گزیر ہو جاتا ہے۔ بالآخر اٹھوڑے مگر شاعر کا میان فطرت کا معنیت کی صرف نقلی یا حکایتی نہیں ہوتا بلکہ

دشائیں کھوں کے سخن میں ہیں اس کا درستہ بن جانا اتحاد کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ظاہر ہے

یہاں داش کا آنکھوں کی طرح لکھنا اور رنگ کا درستہ بن جانا اتحاد کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ظاہر ہے بہ نجہب کے چیز کا تجھے ہے۔ نجہب ملکات کے لیے نہیں آیا بلکہ اسی لیے مانع نہیں اس کے دلیل ہے پھر کوئی کرم کر کے بارہا اپنے ہاتھ پر رانی دینے کو اسی گلے پھٹکے والوں خیال کے والوں خیال کے بھرپور آنکھوں کی سیکھ اختیار کرنی ہو گئی۔ رنگ کے جعل بھی آنکھوں ہی کی طرح ہوتے ہیں اس لیے تھوڑے باخچے کو رنگ کا درستہ کہا جاتا ہے۔

۱.۱.۴ کہا یہ کی روشنی میں ہے، علم بدیر میان درستہ اسے قدر بخشن کہتے ہیں۔ اسی پر بحث کے لیے ووکل اس استعمال کے جاتے ہیں اسی دلکشاہ امریں و توصیت کا اندازہ ہوتا ہے لیکن مزاد اس کے باصل بر مکمل جاتی ہے جسے کسی کو جزا عالم فاضل کیجا جائے تاکہ اس سے باہم ملک مزادی جائے یا دریا دل کہہ کر جیل مزادی جائے۔ اس طرت جب کسی سے یہ کہا جائے کہ دنائیزہ ہے اس کہہ بھکے کام کے ازیجے کے مخفی ریے بخشی کے کامیں نے کوچھ بوجھ سے کام ہیں یا وہ نادان ہے اگر بیات کی شخصیت نے ایسے موقع پر کہی جاتے ہیں اس کے کسی فعل پر افراد مقصود ہو تو یہ تریخیں کے حکم میں آئے گی۔

۱.۱.۵ اس بات کا دادہ سفری ہے کہ اگرچہ ہمارے علمائے بلافت نے اس مسئلہ کی تصریح نہیں کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کشیہ استعارہ نہایت مزید اور کشیہ شعر کا جو ہر ہیں۔ یہ کامن طبیوری خوب صورتی پر جانتے کا ہم نہیں کرتے۔ بلکہ شعر کا ملک ہی ان کا مریض ہیں منت ہوتا ہے۔ استعارے ہر پہنچ کنونی ہی اس مسئلہ کو جو ہی واضح کر لیتی ہے۔

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

<p>جسون رکھوں گا۔</p> <p>۲۷۔ حرستہ مروقا مسٹ سے اس قدر آدم نیامت کے لئے کو کم دیکھتے ہی (فاب)</p> <p>ایہ سام جس لفظ ایک یا رومنی کا عالم ہوتا ہے اور قاری ایک دلچسپ ٹکڑا اور جس میکا ہو جائے کہ آیا شارکی مراواں موقع پر اس سختی سے سختی یا اس سختی سے اور یہ کلکیک ی شحر کی تھیم میں لطف پیدا کر لیا دوسرا مفہوم۔ تیر کی نیامت سے بنا جیسا ہے لہذا اس کی قدر آدم کم ہو گیا ہے۔</p> <p>۲۸۔ بے ہواں شراب کی تاثیر بادہ لشنا ہے باہیں (فاب)</p> <p>ایک لفظ کے معنی میں سنسکرتی بلکہ اگر کسی لفظ یا اگر کب کے دو معنی ادا مقام سے لفظ یا اور وہ دو نوں تینی اپنی لبے شراب چیزیں کارہے ہو اکھاڑا چاہیے۔ اس سے شرب کا لطف حاصل ہو جائے گا۔ کسی ایک سختی یا مفہوم کو قبول کئے اور وہ سب سے کو روکرے اور اس کو جتنا لزومی ادا ہے تو مفہوم اس طرح بھی ڈالی جاتا ہے کہ جو شراب کی تاثیر سے بڑی ہے اس سے ہو اکھاڑا ایک کھانا ہے شرب پیا کے لئے اس سب سے بڑی تھریوں کی ہے۔ اوامیں کلکی خوبی یہ ہے کہ مدد مانے والا درخواہ ہو جائے۔ لیکن اور اس کا فاصلہ کثیر المعنون ہے کیون وجہ ہے کہ غالب میں درمیان کی مٹاںیں ہاں ہیں۔</p> <p>۲۹۔ اس صادر کے لغوی معنی میں گھات میں چلا۔ اسے میں لگھان مقرر کرنا۔ جب کسی شرمی کو اقتضا ایسا لایا جائے</p>	<p>اور ایسا سام جسی بھی فرق ہے۔ وہ یہ کہ ایہ سام جس لفظ ایک یا رومنی کا عالم ہوتا ہے اور قاری ایک دلچسپ ٹکڑا اور جس میکا ہو جائے کہ آیا شارکی مراواں موقع پر اس سختی سے سختی یا اس سختی سے اور یہ کلکیک ی شحر کی تھیم میں لطف پیدا کر لیا دوسرا مفہوم۔ تیر کی نیامت سے بنا جیسا ہے لہذا اس کی قدر آدم کم ہو گیا ہے۔</p> <p>۳۰۔ تقدیمے مختلف ہے۔ بے ہواں شراب کی وہی لفظ کے معنی میں سنسکرتی بلکہ اگر کسی لفظ یا اگر کب کے دو معنی ادا مقام سے لفظ یا اور وہ دو نوں تینی اپنی لبے شراب چیزیں کارہے ہو اکھاڑا چاہیے۔ اس سے شرب کا لطف حاصل ہو جائے گا۔ کسی ایک سختی یا مفہوم کو قبول کئے اور وہ سب سے کو روکرے اور اس کو جتنا لزومی ادا ہے تو مفہوم اس طرح بھی ڈالی جاتا ہے کہ جو شراب کی تاثیر سے بڑی ہے اس سے ہو اکھاڑا ایک کھانا ہے شرب پیا کے لئے اس سب سے بڑی تھریوں کی ہے۔ اوامیں کلکی خوبی یہ ہے کہ مدد مانے والا درخواہ ہو جائے۔ لیکن اور اس کا فاصلہ کثیر المعنون ہے کیون وجہ ہے کہ غالب میں درمیان کی مٹاںیں ہاں ہیں۔</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسی نظرت سے ایسا احتلاف اور حقیقت سے اتنا فرون ہیں جو تھا ہے تو شعر کو نقش سے لکال کر جو بے  
یعنی Experience کے دائرے میں لے آئے۔ اور اس عنصر اس کی تاثیر اگرچہ میں

اخاذ کر دے۔

۳۰.۲۔ غربت، نیون موئودہ موجوں صنعتوں کی تحدید نہیں ہے۔ نے فکری اور فنی درجیوں  
کے تحت بعض مزروعی بھی موجود ہے جیسا کہ عربی اور فارسی کی بعض مخصوص کوہی نے اپنے کے درجے کے لئے  
سے فخر کر دی سمجھتے ہوئے تو بعض فی صفتیں پیدا ہیں جو سکتی ہیں۔ اس طرح اضافی اعمال  
کے اوپر جوں کی طرح علم بذریعہ میں بھی اصلاح اور ارتقا کا سلسلہ ہیشہ جاری رہے گا۔ واقع  
نے کہا تھا۔

راد مخصوص کا نہ بند نہیں۔ تھیا سات کلاب پہب کس  
اور وہی کے بہت پہلے ایمان اس اسماہ اسی بات کو اکٹیں کر پہنچنے کے لیے فقط کہ تازہ است یہ مخصوص  
ہے اور اس است۔ اس طرح الفاظ کی تازگی رجہ کا ایک بڑا حصہ مخصوص کی تازگی یا اُن کو تازہ طریقے سے  
استعمال کرنے پر سمجھ رہے ہیں اسی طرز کی تازگی اور مخصوص کی تازگی میں کوئی بیناولی فرقی نہیں۔  
۳۰.۳۔ ہماری شاعری میں بوجستیں مردیا میں وہ حسب ذیلی ہیں۔

مثال	تعریف	اصطلاح
۳۰.۱۔ کیوں کہ اس بات کے رکھن جانی عزیز کا استعمال کرنا ہمیں سے کبھی طور پر ایک سختی یا مفہوم پیدا ہوتے ہیں۔ مگر کوئی خاص معنی یا مفہوم حتی طور پر کجا تو وہ ایمان یا لے گا مگر یا یا سمجھنے نیا ہو جاتے ہے۔ اسی یہ اس بات کی پہنچتی ہے کہ اس سے ستر ہر چیز رکھنے گا۔	شعری ایسے الفاظ اور ایسی لفظ کے کیا نہیں ہے جسے ایمان مزروعی دو معنی یا دو مفہوم پیدا ہوتے ہیں۔ مگر کوئی خاص معنی یا مفہوم حتی طور پر کجا تو وہ ایمان یا لے گا مگر یا یا سمجھنے نیا ہو جاتے ہے۔ اسی یہ اس بات کی پہنچتی ہے کہ اس سے ستر ہر چیز رکھنے گا۔	ادمان
۳۰.۳.۱ درخواہ مخصوص ہے جو صفتیں کامیں سے نسلی ہدروی نہیں اور اس	درخواہ مخصوص ہے جو صفتیں کامیں سے نسلی ہدروی نہیں اور اس	

بڑا بے کو بچوں سے بچ دیتے ہے۔

3.3.6 اطراو کے لفظی معنی یہ ہے وہ ہے۔ ۱۔ عوچ کے نور لفظ فاطر کے لئے جگر

خواکاری کرنے والی، مولیٰ جو کاشم اطراو

لذت، لذتیں وہ لذتیں جو بچوں

بچوں کے بعد اپنی مسجد اس طرف کی وجہ

کو اس کے آبادا بدار کا نام پیغے بعد

دیکھنے کا تم میں لا جائے، انگریز نام

جس پر کرم وہ حسین و حسن

پر نہ خدا سہاروں پر جب سترم

تریب سے ہوں تو اطراو کو مرتب یا

نگاہِ نور اور بگر کی تریب کے بغیر

تو اسے غیر مرتب کہتے ہیں۔

جانبِ نوری کا نام ہیں والدِ ماجد

ایہ گاہ مسیادِ نستیں، کشم

یا انجوارِ امام رضا صاحب و اسدم کی دست میں ہے

یہ اطراو بالتریب ہے۔

اگر ابدار کا نام کسی عاصی تریب سے نہ لایا جائے

تو اسے اطراو فیروز کہیں گے۔

3.3.7

### اھڑاں دیکھو جس

3.3.8 کلام میں کہا تو اسی لفظ الائچی کو

ایڑاواٹلی نکم کرنا ایڈاٹل کہلاتا ہے ایک ہاتھ

(ارسالِ اٹل) کسی شخصی تغیری کے بغیر اٹل کی طے تو سے

رسالِ اٹل کہتے ہیں بلکہ گرلِ اٹل کی تغیری

و اسی ہاتھ سے اسے غصہ اٹل کہتے ہیں۔

3.3.9 ایہام کے لفظی معنی "وہم میں ڈالتا

ایہام (توبی) اصرار یہ کے معنی "چھاہا" ہے۔ یہ

حصت اس طرف قائم ہوتی ہے کہ کلام

بیکاری کے لفظی معنی کے بعد معلوم

جس سے پہ معلوم ہو جائے اکشونکاٹن

کیا ہو گا تو اس کو اصلاح کئے ہیں

3.3.3 مددنگی تعزیتیاں ایسے الفاظ میں کی

استھان جائے کہ ایک تعزیت سے دوسری تعزیت

پڑو جو ایک فرماں برداری مددنگی

لئے گئے جس کو سچے سر بیدار ہے

بھی اسی مددنگی کے لئے اس کو اسی مددنگی

بھی کہتے ہیں۔ (حوالہ)

پہلے شرمِ مددنگ کے مٹھے کی تجزی کی تعریف

پہلے مددنگ ایسے الفاظ میں کہ جس سے دوسرے شرمی

وہ کچھ خود مددنگ کی شکایت کی مدد کر جائے

3.3.4 شرمی ایسا الفاظ استھان کا جس کے

دوسری بھل اگر شاعر کی مراد ایک

تند دہنی اسی پر اپنے بھروسے ہے

وہاں سے چھوڑے گے بلکہ میرے سخن خیز

استھان کی درجے سے دوسرے نجیگی

لے چکیں۔ ایہام میں اسی ایک لفظ

کے دوسری بھوئیں موٹک برقہ

ہن دفعن اشارہ میں مددنگ مددنگی مددنگ

چاک دست استھان کا کثرہ ہے

لیکن سچی اُنکم کی اُنبرار جو مددنگ

گہرا گہرا رنگ ترے میڈا میں جب

راہیں،

لطفاً کتاب میں اسکا ممکنہ کوئی کہن کر اس کا سخن

"فریق" بھی اور جن مکاپ بھی۔

3.3.5 پہلے صرف اس کو ایسے مددنگ استھان

استھان کو کہتے وقت جو کالمان ہو جائے

درخواستی اسی اس کو اس کا تصریح

(تمارک) دوسرے صرف اپنے کے بعد معلوم

کاگر دنوں ستر صاریحے پائی تو کش جنہے یہاں مخفی تربیت کی مناسبت لفظاً کہتے ہے  
ایہام ہے اسکریکبی میں اور یہ اسی یہاں مخفی تربیت کی مناسبت لفظاً کہتے ہے  
جائز تو وہ ایہام مناسبت ہے خواہ  
بجزہہ بزرگ مخصوص ہو۔

3.3.10 ایسے الفاظ کا استعمال جن میں اخراج اور انداخت یا بہادری اس کے ہے کفرزاد  
ماکیدالدرج زم کا پہلو بزرگی الحیثت ان سے لایا و بہادری کو فیروز جوں رنگ  
بایشہ الدزم حدت پر اشارہ ہوتا ہے یا تعریف اس (حصہ)  
نچے سے گز اک دھرمی اول یعنی تحریف یعنی تربیت ایہامیں اتنا کامن انصاف ہے کہ کسی  
اصحیت کی پر کسی کی جاستے اک دھرمی کے سامنے فر رخیں نکل اخراجی کیجئے مستقی  
دوم میں اس کا مستقی اس اندان سے جو اک رنگ یہ کوہ و مٹھجتے ہے یہی اگر قدر  
بیان کیا جاتے گر بہادر وہ ذم کی کرتا ہے یہی  
اصحیت رکھتا ہو۔ مگر دوسری اسی سے ۲۔ بخاہ جوں میں کرم سے تباہی  
درج کیا کیونہ ہوتی ہو اس دوسرے کام نہست میں کمزوری قبضہ خورد  
استہدہ نے تاکید الدین کے بعین نہ  
طریقے میں مستعمال کیے ہیں جو گنجیدہ یعنی دنیا میں تحریک کر کے کوئی نہست میں  
یا ایشہ الدزم کی ای تعریف پر پہنچے ہیں ہے۔ ابتداد حیرتی توہ اور غاراً کا ہر وقت  
ہیں اترتے مخانیز اس کا مشہور شعر ٹھکت ہے۔  
ہے  
دل کو اداں کیوں یاد رکھ کا پنکھوں  
بجتے ہو تو اسی میں مندی کو نہاد کیوں  
یا مرزا دری کا خرپہ  
پاہری اظاہ سے کیوں ناک بیوں  
ہاں میں بندہ ہے کریں الی ہنزوں  
اک طرح غائب کا الحیثت تشریف  
ہیکیں کے رانچ کریں لذت

44  
میں کریں ایسا الغلط لایا جاتے جس سے حرب کے دو سمنی یہ "حقوق فائدہ اور" مخفی۔  
سائی حقوقی اور یہ کا مٹھوہ ہم میں پڑھائے پہنچا بیداری اور وہ سے ارباب بزرگ یہاں پر لفظ  
کوں تھوک کے سمنی ہے۔ ایسے لفظ کوں تھوک کے سمنی ہے۔  
کے مواد دو سمنی ہوتے ہیں ایک سمنی

تربیت وہ سمنی بعدد۔ سمنی تربیت  
سے یہ مطلب ہے کہ وہ آسانی سے معلوم  
ہو جائیں بیکن شاہر کی مراد اس سے  
دیکھ بیکھ دوہا یعنی اسی مٹھوہ میں مٹھوہ ہوئی  
اور جو سائی کے ذہن میں بھی تھوڑی  
درست اعلیٰ کرنے کے بعد تھا جائیں۔ اسی  
کے لفاظ سے ایہام کی رو تھیں ہیں،  
ایہام میڑوہ اور ایہام مرضھ۔

3.3.0.1 جسیں اسی تربیت کے مناسبات کا ایسا کوئی لفظی میں نہ مواردہ ہو گا  
ایہام میڑوہ کام میں کچھ دکھنے  
اوہ اس تو جعل کا سمجھی ہے اسی دوہا  
(حصہ)  
اسی شعر میں "تار" اور "حبلی" میں جھیسیں ہوئیں ہے  
کی وجہ سے ایک قسم کا ایہام ہو گیا "معقرہ" ای  
مناسبت سے پہلے ذہنی "ٹیوار" کی فتن مختصر  
ہو گا ہے لٹھوڑتے ہاں کے بعد لفظ "تار" یعنی  
صحیح معلوم ہتھا ہے۔

3.3.0.2 دو ہے جسیں مٹھی  
ایہام مرضھ تربیت کے مناسبات کا بھی کام میڑوہ یا جلد سے  
آئے ہیں پھر کے بارہ دناب کی خاکے بیٹے  
ڈکر کا جائے بیٹھنے تو گھوٹ کا یہ خیال ہے  
(حصہ)  
کام میڑوہ اور ایہام مرضھ دونوں خدا کے بیان سے پہنچنے کے دو سمنی ہیں ردا خدا  
ہاصل اکیک بیانیں ان کی دلائی ہے کے گھوڑنیں ہیں اثر سے داپس (۱۷) و (۱۸) مرے کے

3.3.16	<b>تَسْرِيم</b> (دیکھاریاں)	
3.3.17	کسی شہر تاریخی واقعہ محسوس اسے کمی کا طرت داشتمہ کرنا۔	
3.3.18	<b>تَوْجِيه</b> (دیکھنے والین)	
3.3.19	<b>تَوْهِيه</b> (دیکھنے ایساں)	
3.3.20	محض کی صفت کا ذکر ترتیب وار یہ شعر گھوڑے کا تحریف ہے۔ تَسْقِيق الصَّفَا کرنا۔ یہ صنانچ خلی میں بھی شامل ہے۔ خالی خوش خام دخوش انعام خوش خام گل پرش دریز بروش دسجیاں دسچاہم (پیش)	- ۴ -
3.3.21	<b>شوق المعلم ساق</b> (دیکھنے سلیمانیہ محدث)	
3.3.22	خوبی اصحاب سے تو اس ترکیب کے من ہائی اللسانین ہرگئے دوز باؤں کو جمع کرنے والا۔ ہار آجائے تو پست رفاقتی، رہنے دوستے صلحی معنوں میں وہ صفت ہے تیر کا ٹھہر ہے۔ جس جو ہیسا کوئی اخچو و اسرچ جو برجے ڈے کانے پست رمل جائے بُنْسِی تجدیلی انتہا کے ساتھ دینا ہوں ہارے سے بہتر نہ کسی نمیں بُنْصَبْلَکا ہو۔ اے فور و تیجیں کہ سکتے ہیں۔	
3.3.23	<b>تَقْسِيم</b> بُرے گلی مائنکو جو چراغ نہ من جَعْ تَقْفِیٰ طہا کیک طگے جمع کرنا گیا کسی دلی میں تَقْسِيم بُردا گاہا ہو تھری جمع بدلتا ہے۔ (نماں)	

3.3.11	بے سبب ہوا قاب و رُثْنَانِ آہاں اپنا نام کے شعر میں کمال یہ ہے کہ خود کو نہ واما کہا ہے اور نہ کہنا، لیکن بھروسی اس تمہارا ہم پڑا ہے کہ اسے ان کا رُثْنَان ہو گیا ہے۔
3.3.12	بے بہت سچے کی صفت ذات جس ادمیں اسے کب جوں صفت خیزی، روتی و نمائی (ریڑا) پسے دوسرے ہوں جس کی تعریف ہے تو اس صرعیں اس کی وضاحت کی گئی تو وہی تعریف زم سے بدل گئی۔
3.3.13	تبلیغِ تہاں والدار (دیکھنے تہاں عارفان)
3.3.14	اس کے لئے ہمیں ٹھان بر جو کراں تجہاں عارفان بے گے ہیں۔ یعنی کوئی جیز کی نسبت جس کے ہو کی اشریفیاں پاوندو ہم کے اپنی نادائقیت خاہم کرنا آتا ہے اس کی تعریف ہے مبالغیا کشکل کو جو جنی حاجیں جائے۔
3.3.15	و سخت اس کے بن کا کیا کھوڑ بیر کیا جانے جانے ہے کر کی ہے (پیش)
3.3.16	<b>تَنْهَاد</b> (دیکھنے ملائی)
3.3.17	سمارک

**3.3.25** بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سفر  
جس تفریق کا میں دو مختلف چیزوں کیکم میں جمع  
اجتماع ہو جائیں اور پھر انہیں اختیار کرے  
تفریق پر سچی الفاظ بھی مستعمل ہوتے اسی میں مگر اور مژہ دلوں کو آپ خیال کیا ہے  
ہیں اس کیفیت کام کو جس تفریق اور درستے صورت میں دلوں کے مذہب کو  
یعنی جس اور تفریق کا کم جا کرنا واضح کیا ہے۔  
کہتے ہیں۔

**3.3.26** کام میں جب کچھ چیزوں کی صفت میں ایک لکھنے والے  
جسنا تقسیم جمع ہو جائیں اور پھر ایک کو ایک  
خصوصیت کے ساتھ منسوب کریں تو اس شعر میں صرف میں تقسیم آئی ہے اور  
ان کو تین تقسیم کہتے ہیں۔ صرف انہیں نہیں۔

**3.3.27** بھول ہو رہے توں میں ایسا ہوتا ہے کہ شاء  
جسنا تفریقی تقسیم ایک شعر میں کچھ دلوں کو ایک ملک کے تحت  
دوسرے صورتیوں کے ساتھ دوسرے دلوں کو ایک ملک کے تحت  
یک جا کر دیتا ہے مگر ان کے ساتھ ان کے  
سدائیں کارے دارخ کوچت کو خواہش کی پردازی  
مناسبت ملکہ بلکہ دیوان کے ہاتھ  
میں اس خصوصیت کو جس تفریقی یہ دل پسند شعر کے صرف اولیٰ جس دلوں چیزوں کو  
دقیق کہتے ہیں۔ یعنی آپ اور مذہب مخصوصیت کو سنبھل ساتھیہ رکھا  
ایک کھمیں لیتے گیا ہے۔ اس یہ اسے صفت ہے  
کے تصریح کر جائے۔ صرف یہ ان دلوں  
کے ذریق کو کہا جائے۔ ہذا ہے تفریقی بھوئی۔  
اُن کے خادم درستے شعر میں ان دلوں چیزوں  
کے مناسبات بیان کے لئے گئے ہیں۔ چنانچہ تقسیم کی  
فرمادا۔

**3.3.28** تعلیل کے معنی ہیں ”وجہ متسین کرنا“۔ ۱۔ بندسیزہ سائل چڑھاہو اور بیا  
حسن تعلیل یا ”ویرہ بیان کرنا“۔ ۲۔ میں تعلیل اس میں پیغام دیتے ہوں اور بھاہا اور بیا  
(ریاض)

**3.3.23.1** کسی شعر میں ایک قسم کی روشنیوں ۱۔ تعداد تھامتیاں اور تیامتیاں ہیں ہے۔  
تفریق لازمیوں میں فرق نظر ہوتا ہے۔ وہی تکہے کہیں ایسے فرمادا جائیں نہ ٹھانہ  
ہو تو اسے تفریق کہا جائے۔

۲۔ ترستہ صرف قامت کے بیکن تھام  
قامت کے نئے کام کو کہ دیجئے ایسے  
رہا۔

**3.3.23.2** جب شعر میں ایک چیز کے چند اجزاء پڑے  
تقسیم چیزوں کا ایک ماحصلہ کر کر ایک اور پھر  
ہر جزو کے ساتھ اس کے مخصوصیت یعنی  
کریں تو اس کو اصطلاح میں تقسیم کہتے ہیں۔ عوامی ادب تھام کے ماحصلہ میں  
یہ صفت تقسیم اور نظر میں نصف میں اور تم نالے کی وجہ سے تفسیر کی صورت  
یہ فرق ہے کہ انت و نظر میں نصف میں اور تم نالے کی وجہ سے تفسیر کی صورت  
کی طرف سے پہنچتا بلکہ مناسبت اپنے  
ذینما سے ہر چیز کے مناسبات کو اس  
کے متعلق کر دیتا ہے اور صفت تقسیم  
یہ خود مذکوم مناسبات جائز ہے۔

**3.3.24** یہ بھی صفت تقسیم کی ایک قسم ہے۔ ۱۔ کوئی چیز کا ذریکر مسلسل ہو جائے کہ ایک  
تقسیم مسلسل یہ دل پسند ہو جائے کہ ایک صورت یا ایک جو اس کے ذریکے سے پہنچی کہیں جو  
یہ صورتیں چھاٹیا کا ذریکر ہو جائے اور  
پھر درستے صرف میں یا بیت ۲۔ کٹ کٹ کے نو اتفاقوں سے گرتی تھی ملکہ  
یہ انہیں اشیاء کے تلازماں ہیں۔ بھوپالیوں سے اتنے تلازماں سے بہاذ تخلیع  
کے متعلق یا مطابق الفاظ لائے قبضے تیغہ بر سے زندہ باختہ سے پھر  
بر گھپے پہلی کامان سے زہ زیبی سے تحر  
جائے ہی۔

(انیم)

- 3.3.28.3** ایسے زخمِ الفاظ کا استعمال بہتر نہیں تھے۔ میکن شعر میں کوئی گمراہی نہیں آئی۔  
**حشویع** ہے جس سے شعر کے حسن اور اس کی اثریت کیوں نہ ہو۔ پھر بھی تمامِ خوفناکی کیوں نہ ہو  
 میں خداویں طالبِ رہب کا اگر خوش شعر یعنی اسی چیز کو فکار کا پرہیز ہے  
 کے سن میں اخاذِ بُتابے تو خو (ناتاب)  
 کہنا بھی نہیں۔ جو الخلق خوبِ صورتی میں دوسرا کیوں دعویٰ کرے، میکن اس نے شعری  
 انداز کرتے ہیں، انہیں بخوبی خافر نہیں کرے۔ ایسی برستی پیدا کروانی ہے کہ باید وہ یہ  
 سچے خوشیں دراصل تعلیمِ اصطلاحی ہے۔
- 3.3.29** جسے صحت و سیرت کرائے جائیں ملک اور  
**رجوع** فاسی اور کی طرف اشارہ ہو گزے  
 جائے کہیے ایسے کوڑا بہ سوتِ ثانی  
 چل کر نہ کو۔ و بات کی غنی ہو جائے۔  
 دراصل اس طرزِ بُتاب کا مقصود  
 جو اس کو پھر کیوں توہین میں مردودِ مغلانی  
 کہ راب نہیں تھوڑے بھی بھوک کریں۔ کبھی  
 میں تزویج اور ترقی تی پوتا ہے، جو نہ  
 کرو، مہرِ بیت ہے یہ راهِ کھان  
 کا فائدہ ہے جو تباہ کر شوہر کی تحریک  
 کی تحریک کی جاتی ہو اس کے باعث میں  
 لگان گذر تباہ کر بس سے بڑھ کر  
 بیانِ بُتاب کی غربات یہ ہے کہ پہنچنے کیوں نہیں  
 تعریف کیا مولیٰ پھر شاعر اس تعریف  
 کی لئی کہکے ایک نئی باد پیدا کرنا ہے۔ سیرت میں خوبی کی سوت طبلہ سدم کی تحریک  
 اور استحباب کی صفتِ ماصن ہو جاتی ہے۔ پھر درست شعری لفظِ معاذِ اللہ کے پہنچا  
 ساتھ سے جو شیعیتِ بُتاب کیا اور تحریکِ شعر  
 میں اس کو دھرم تادی بیوں کی صفتِ بُتاب ہے۔
- 3.3.30** شعر میں سوال و جواب کے ذریعہ  
**سوال و جواب** پوچھا کر حلپ کرناست  
 سوال و جواب مکالمہ کی صورت پیدا کرنا۔  
 دیا گلشن
- تم کون ہو؟ جرمی ہوں ایکوں آئے ہو؟  
 مرکار لفک کے نام کوئی پیغام؟ (جوئی)

- کی خوبی اور ندرت کی مثال ہے۔ اگر دیسا کی بخواری کی وجہ سے بیان کی ہے کہ وہ امامِ حسینؑ  
 کی حیزکے سے کوئی ایسی وجہ بیان کی کا زیارت کے سے بخواہا۔  
 جائے سچو جائے واقعی نہ بولگا اس۔ اُنیں کو دیکھنے میں کیس ان کش  
 میں کوئی شاعر اور جدت و نیکت ہو۔ سالنے پہاں کوئے بُتاب ہے پامدی  
 اور بات واقعہ اور نظرت سے (عادلِ نصیری)  
 میں سمت بھی، کھنچی ہو تو اسے جنِ تعلیل پاندہ کے زیرِ اُب بیوں میں مدرس (چار) پیدا ہو جائے اسی  
 کی تحریتِ محمدِ تعالیٰ ہے۔
3. پہلے بُتاب اس میں پھر انسوں میں بات  
 بُتاب بُند بُند اُتری جماں سے بُتاب میں بات  
 (شہزادہ)  
 شیخزادگیرِ ماشی کی بُتابات کے بیگنے کا قابل  
 کا ہے۔
- 3.3.29** حشو کے لفظی معنی ہی "حشویت" شعر  
**حشو** میں ایسے الفاظ کا آجائنا بُری فیض و دری  
 (اُخراج) ہوں حشو کیتا ہے۔ یہ خوبی ہی ہے  
 اور عرب بھی۔
- 3.3.29.1** ایسے نہ افذا اس جن سے شعری کسی  
**حشویع** روکے اس کو بعدم جسمی  
 قسم کی مددگاری اور خوبصورتی بھی پیدا  
 اُنکے طوفانی سے دیبا ہو گیا  
 نہ ہو بلکہ کام کا مرتبہ گھٹ جائے۔ پہنچے صرف میں انسا درز اکبر پچھے ہیں اُنکے صرف  
 میں نہ اٹک "حشویع" ہے۔
- 3.3.29.2** کلام میں غیرِ فیض و الفاظ بھول مل  
**حشوتوسط** اُن سے جیشیت بھوٹی شعر کے لاؤ  
 ناک افشاں یہ سرو نالہ یہ لمب  
 میں یا اس کی خوبصورتی یا بد صورتی  
 میں کسی حُشم اضافی کی نہ ہو۔ نامِ رشتواروں کے نامِ نخواہے ہیں، جبکہ یہ  
 لفظ افغانی تھا کہ مسب لوگ غاک افغان و فیضہ

**3.3.31.1** شرمی ایسے انفاظ کا استعمال کیکہ  
طباقِ رتضاؤ ساخت کی جائے جس میں ہے اختلافِ معنی  
تضاد پر اجاتے ہیسے آگ اور پلائی،  
غرض اور فرض۔ اس صفت کو  
صنعتِ تضاد کا نام بھی دیا گیا ہے۔  
یہ تضاد، اسم، فعل، حرف اور وہی  
اجزائے کلام کے این سبی ہو سکتے  
ہے۔ مثلاً فرشتہ اور شیخانِ خوب  
اور بیداری، سچ اور شام، طلاق کی  
پانچ قسمیں ہیں۔

**3.3.31.2** ایسے درلفظ استعمال کیے جائیں ہو  
طباقِ ایجادی تضاد تو ہوں یہیں ان کے ساتھ  
کبھی اس سے بات کرنا بھی اس بحث کی  
حروفِ لفظی جزا ہو اسکے بعد

**3.3.31.3** ایسے درلفظ استعمال کیے جائیں ہو  
طباقِ سلبی ہر کام کا اپنی انگومنی میں ہے رہنا  
ایک ہی مصدرے متعلق ہوں مگر جن  
میں ایک مشتبہ ہو تو وہ سارے متعلق ہو  
اور ان دونوں کا تضاد لفظی ہے۔ اس شرمی، "ہنا" اور "نہ رہنا" طلاقِ سلبی میں  
 واضح ہوتا ہو جیسے توہرا اور غیر موحود۔ "نہ رہنا" اور "نہ رہنا" طلاقِ ایجادی ہے۔

**3.3.31.4** مختلط عالم ارتعاب کا ذکر ایک صاف  
طباقِ ازالہ ہر ہاں کو تدریخ و غاشک کروں  
کیا جاتے۔ بعض طلاق کی دو  
قسمیں اور بیان کی ہیں جو حسب فویز ہیں  
یعنی تبدیلی اور ایجاد۔ اس شرمی، "ہنا" اور "نہ رہنا" اور "نہ رہنا" طلاقِ ازالہ  
اور عاک جس کو بیٹھے گئے ہیں۔

**3.3.31.5** جب شرمی لمحتِ رنگوں کا بیان ہو۔ ۱۔ تائیں دکھنی بھی سماں کی ہری لامش  
تمذیع اور ان کا ذکر ایجاد یا تبدیل کے طور  
کس نہ ہو کہ نہ دل کو نہ پھر پھٹیں افسوسیں  
(نہ فرماں)

پر اسے تو اسے تکذیب کیجئے ہیں تھیں ۲۔ مخدی سرخِ ردا شنی تھی راہ میں  
کے لفڑی معنی مزینت کاری ہو تو گھر پہاڑی کیا سماں سپاہ میں  
بڑی بیساں رنگوں کی کشت کی شرط ہے۔ مس اورہ بپر رنگ بہاں ہے  
میں سے ایک سے نیادہ رنگ ہے۔ ۴۔ مس اورہ بپر رنگ بہاں ہے  
چاہیے جو ایک دوسرے کے لئے تماٹبے تا آٹھ دھوار ہے  
یا منفاو جوں۔ (وقت)

**3.3.31.6** اس کو ایسا مم تذریج بگی کہتے ہیں۔  
ایہامِ تضاد یعنی کلام میں دو لفظ ایسے جیسے کیے  
چاہیے جن کے کوئی یعنی آبادی  
تفصیل و آنکھیں اور جاک جس طلاقیں  
کے اعتبار سے تضاد پا جائے۔  
بخارہ تو ایک جو ہیں لیکن مد اعلیٰ دو قسم کے  
معنی باسکوں صفت ہیں۔

**3.3.32** کام کے بعض جزا لفظی اصطلاح  
مکس میں تقدیر و انتہی کی جائے بعض ایں  
پشت ریا جائے۔ یہ تقدیر و انتہی  
کبھی دو عقولوں میں کبھی دو قدوں  
میں اور کبھی ایک ہدایت کے دو  
صرحوں میں برقرار ہے صفتِ مکس  
کے لیے خود مردی پیسے کی اتنا فاکن تقدیر  
و انتہی سے اعنی میں کوئی جدت اور خوبی  
پیدا ہو۔ درست بعض اتنا لواہ اُن  
پشت ایک لفظی کو کو دھندے سے  
زیادہ نہ ہوں اس کا تعقیل تعقیل سے  
ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ پہلے چند جیزیں 2۔ اکثر راتب داؤ رفاقت کے لیے ایک ترتیب سے بیان کی جائیں اسی وضی مذکونہ درجہ دادم نالہ)

کوئی کہتے ہیں، اس کے بعد ہی جیزیں یا ان کے مجموعات کی ترتیب یادوں سری ترتیب سے پھر بیان کیے جائیں راس کا نشر کہتے ہیں، اگر وہ اس سر جملہ میں ایک ہی ترجیب برقرار ہے 3. 3.35.1 انت و نشر مرتب ترتیب ایک نہ ہوتا سے انت و نشر خود ترتیب کہتے ہیں۔ اس کی دو تیسیں ہیں اگر آٹھ ترتیب ہوں تو اس کو مخصوص ترتیب کہتے ہیں اور البتہ مختلف ہو تو اسی کا مختلف ترتیب کہتے ہیں۔

### 3. 3.35.2 محفوظ ترتیب

3. 3.35.3

### مختلف ترتیب

کبھی جزو انت اتحاد سے تو کہنے بغیر اسے اس ایسے پر گردانے سچی و مشام ہیں اسی وجہ سے متفہ و خوبصورت اور اگر سماں دہار و مردہ زرگر ربانی کیا (انکیزہ ایجادی)

3. 3.36 کسی شخص یا چیز کی تعریف یا ذمہ مبالغہ کرنا اکستے والے کو سیکھان ہو کر اس وصفت یا ذمہ کا کوئی اور مرتقبہ باقی نہیں رہا جملہ و مادت سے

1۔ درسی کی ردِ سخنی میں گمراہہ ملا اور کہہ جائیں ہوں میں ہمیں ملکہ ترا رشیس ارمنی فاروقی ایک تو اس کے پھر اسے ولیکہ بیداری دیں 1۔ گلاؤ کتو اہم 22 کے پھر اسے ولیکہ بیداری دیں کبھی اگر دن بھر خبر کیجیے خبر و گردہ (ایم پبلیک) 2۔ ٹھوڑا کریڈٹ میزے تیر رامیں پہاپ کریڈٹ میزے تیر رامیں (ریز حلق) 3۔ ٹھوڑا کریڈٹ میزے تیر رامیں پہاپ کریڈٹ میزے تیر رامیں (ریز حلق) 4۔ بے بہت نہیں اسے ذوقِ نکبات کے لئے بے شکیت نہیں اسے ذوقِ بھت کے لئے (ذوق) 5۔ خفاکیوں نہ ہے نہیں بجد کتنا نہیں بجد کھتا خفاکیوں نہیں (ذوق)

### 3. 3.38 نکلو (دیکھیں بالند)

3. 3.34 ایک لفظ کے معنی خلاف ماریقاں اپنی جو اکھی ہیں جو قولِ الوجب کے لیے جائیں تو اس کو قولِ الوجب کہتے ہیں یہ بھی زو میثین کی ایک قسم ہے

3. 3.35 ایک لفظ کے دو معنی ہیں ۱۔ پیداوار، ۲۔ ماخی بڑا، و گوں کا قول جو پہلے صحن میں بیان کیا ہے شاعر نے اس کو دوسرے صحن میں بیان کیا ہے

3. 3.36 انت و نشر کے لفظی معنی پہنچنے اور ۱۔ اپرے مڑو نے ٹکرائے یادو انت و نشر پہنچالے ہے میں۔ اصطلاح میں یہ وجہ کی ریاست کو خبر کرستان کو رجھانا

بخاری جس کے سعی میں بکھرے ۵ دوہن بے نخش فریکاں بکھرے چھے  
کے ساتھ ایک نسبت لائق ہوئے مگر ۶ نہ باہم آہ ہر بے نہا ہے سکاب میں  
نسبت لظاہر و مقابل کی خوب ۷ سوچی ہے علک ملاقات بہت درد میں  
۸.۳.۴۰ اس صفت میں دوستی بطور شہزاد ۸ وہ دل کاروں کیوں چھوٹا تھا  
مزاد جو جزا کے دونوں صورتوں میں کام ۹ جو کوئی راست بڑی کیوں بے  
لٹھپاہ ۱۰ کیے جاتے ہیں اس طور پر کرو امریکے  
صورت میں جان کیا جاتا ہے مدد حبیب ۱۱ ثابت سے جو کوئی بیش ۱۲ اما  
انداز کے ساتھ دوسرے صورتیں ۱۳ کی بڑی کامہ ہم نے کہ  
بیان کیا جاتا ہے۔ (معنی)

۸.۳.۴۱ یہ مزاد جو کی تیک قسم ہے اس میں بس کہوں ناکہ اسی میں کیوں تشریف  
مشکل روز چڑی کو کر کرے ہیں اور دونوں ۱۴ تو اتنی دیر ہے ملدمی رنج کو  
کو ایک بنی صفت کا ماں تردد پتہ  
ہیں۔ مثال سے یہ بات واضح ہو بلکہ  
۸.۳.۴۰ کوئی بات ایسی کی جائے جس کا ۱۵ ہے دوستی تو جانب دشمن شریخا  
میرگوش شاعر اصل مقصد کچھ ہوا وظاہر کچھ اور ۱۶ جادو و سحر ہوئے تمہاری نگاہی  
جوتا ہو۔ (معنی)

۸.۳.۴۲ جب کسی شعری دوبار یا دو ملنی ہو ۱۷ جوہر ہوئی ہے ایک سینے ملکہ دد  
مقابلہ ایک دوسرے کے ائمیں اکافہ ہوئی ۱۸ صیہ بیان کے دوہن ایک بخوبی نہاد  
بیان کے چالیس اور بعد میں ۱۹ رخود  
ہمروں ایسے سہی بیان کیے جائیں ۲۰ پچھے مدد میں چہرہ بت اور سینے کی مناسبت  
تل احریب ایک پسلی اور ایک ۲۱ خوشامد ہے اور جو تمہارے مقابلہ خامب ہے  
دوسرے کی ضد ہو تو اس کا صفت ہذا یہ صفت مقابد ہے۔  
مقابلہ کچھ بی ریکن روگ سر کا ۲۲ دینا ہم سرے خالی دلچسپی  
صفت طلاق کی ایک قسم کچھ بی رہ ۲۳ ہر چھوڑ بیان کی آنی جعل دلچسپی  
بعض اس کو ایک بیمودہ صفت خیل

تریب یا العین بونے کے مقابلے سے اسکی  
تین تسمیہ ہیں۔  
۳.۳.۳۶.۱ جب کوئی بات عمل و فنا و حدیث فلوں  
بیٹھی ہے ہم آنند میں وہیں نہ رکھیں جو  
تبیغ کے زریکے لکھی ہو تو اسے ہیں کچھ  
بی۔ (معنی)  
۳.۳.۳۶.۲ جب کسی بات کا ہر جانانی انقل میں آتا  
اگر اسے سمجھ لے وہ درسم چوپانی  
ہے مگر بات اور واقعہ میں ہوتی۔  
(معنی)  
۳.۳.۳۶.۳ جس بات کا دھوکا کیا گیا ہو وہ خاتون  
غلو اور عقل دونوں کے لامعاۓ آری  
قیاس نہ ہو۔ (معنی)  
۳.۳.۳۷ اس صفت کو زو جستی کا نام بھی دیا  
محفل الصدرین جاتا ہے اس سے مراد شعریں ایسے  
تو جیہے اسخالا کا اور یا فقرے استعمال  
گرنا ہے جس سے دو مختلف بکریوں  
متضاد معنوں کا احتیال پیدا ہو۔ شکل رقبے کی ہو جائے تاکہ مشرون  
بھوئے بجتے کرنے لگے اور قب کی شکل  
میری ایسی جو بدلائے ہاں کو عشویق اس سے نفرت  
کرنے لگے۔  
۳.۳.۳۸ مدت الموج (وہ کچھی استیان)  
۳.۳.۳۹ اس کو تابع توفیق، تلفیقی بھی ۱. یکنے ٹھیکاری مرغیاں ہو کے اچھت  
مراعات انظر کچھ ہیں۔ اس کی ایک شکل صلح جگت  
کے نام سے شہود ہے۔ اس کی تحریک  
یہ ہے کہ کلم میں ایسے الفاظ جائیں کیے

باب چہارم

## صنائعِ لفظی

۴.۱ علم پریع

**۴.۱** صنائعِ لفظی اور صنائعِ صنوفی علم پریع کے ذیل میں آئیں۔ علم پریع کو علم صنی بھی کہتے ہیں۔ صنائعِ لفظی سے مراد وہ خوبیاں ہیں جو لفظوں کو خاص رسمایتوں اور ہر صندوق کے ساتھ برستے ہے وہ جو دوں آئیں ہیں۔ بعض علماء نے ان خوبیوں کو کلام کے حسن عارضی سے تصور کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ لفظوں کی ان خوبیوں کی وجہ سے کلام خوبگوار ہو جاتا ہے اور بعض اوقات یہی لفظ خوبیاں کلام کے لکری و صنوفی اوصاف کو بھی پرکھ دیتی ہیں۔ یہ زائد خوبیاں اگر جمادی ہیں کام کے صنوفی نامان کی طرف مائل ہو جائے تو انہیں صنائعِ صنوفی کہیں گے اور اگر ان سے ہمارا ذہن الفاظ کی طاقت ہی خوبیوں کی طرف مائل ہو جائے تو انہیں صنائعِ لفظی کہیں گے۔

**۴.۲** صنائعِ لفظی کے ذکر کو ہم آسانی کے لیے دو حصوں میں تقسیم کریں گے۔ پہلے ان لفظ خوبیوں کو بیان کیا جائے گا جن کی کوئی ذیلی تقسیمی ہی۔ اور پھر وہ خوبیاں لکھیں گے جو اپنے آپ میں سمجھی ہیں۔

**۴.۳** وہ خوبیاں جن کی کوئی ذیلی اقسام بھی ہیں، صب فیل ہیں۔

۴.۴.۱ مجنس:

ایسے دو لفظ جو صفت یا مفہوم کے اختبار سے مشابہ ہوں، مگر ان کے معنی مختلف ہوں۔

۴.۴.۲ مجنس تام:

ایسے دو لفظ جو ہر صفت میں یک دوسرے کے مشابہ ہوں۔ یعنی وہ انوار، اعداد، ترتیب اور حرکات و مکانات میں ایک جیسے جوں مگر ان کے معنی ایک دوسرے سے الگ ہوں۔ اس کی بھی

کرتے ہیں، ضد اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہوتے ہو جائے وہ بڑھنا پا کر کہا جائے وہ جو اسی دلیل (انداز) سے میں کو منی باہم مناسب ہی ہو جائے گا۔

انہیں مناسب ہیا جائے گا تو وہ ۵۔ ہے انہی نے بعد ایک آنکھ سنت مزماۃ انظیر بوجائے گی جو اب تک تیزی لی انہم

بڑی کی فرق صنعت مقابلہ اور معاواۃ رفاقت)

انظیر میں ہے اور طبقاتی اور مقابلہ اس شعر میں بھی پہلے شعر کی طرح اتفاقی و تضاد بیانیہ فرق ہے کہ اول الذکریں کس ہے۔

ترتیب و ترتیب کی ضرورت نہیں۔

صرف معنی کا مقابلہ و تضاد ہونا ضروری ہے، جیسے مرتباً جتنا اسونا،

چنان وغیرہ اور مقابلہ میں مطلقاً مقابلہ و تضاد کے معنی کا ترتیب بہتری کی

لازماً ہے جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہو جائے۔

**۴.۳.۴۲** کسی شخص یا جیز کی، جو ایسے الحال حالت ان دونوں ایسی بڑھائی ہے زمانے بخوبی

یہ کہنا جس سے بظاہر کوئی رزو نہ کوشش و مکھیتے ہیں اس کی گھنٹہ بہانے معلوم ہوتی ہو بلکہ ایک قسم کی

تعریف نکلتی ہو، جو نوع کوئی افریقی حالت کی تعریف میں یہ مثل ہے کہ جس کو کسی کی ایک قسم خیال کرنا چاہیے۔ ایک گھنٹہ بالی ہے جسیں مٹو ششیار، مکھو، ایک گھنٹہ

پانی بینا اتہا در جو کا تھم ادا دھری کی طامتہ ہے۔

ہذا شعر کے تلاہری معنی سے مت معلوم ہوئے ہے

لکھ رہے دہلی بج۔

**۴.۳.۴۳** یشب الدزم (دیکھیے تکید الدزم)

**۴.۳.۴۴** یشب المدرح (دیکھیے تکید الدزم)

4.4.1.3. تجیس مرفو: ایک لفظ مفرد ہو اور دوسرا لفظ کسی اور کچھ کے جزو سے مرکب ہو۔ اسی میں اور تجیس مرکب ہیں فرق ہے کہ تجیس مرکب ہیں ایک لفظ مفرد ہوتا ہے اور دوسرا لفظ دو کلموں سے مرکب ہوتا ہے۔

خل عمار اپ مصالحت جسم و بارہیں

(دیر)

تو پیٹ بر قدم کا قدم دریاں نہیں

بر قدم کا حروف قات لفظ قدم سے مل کر قدم "سے مشابہ ہو گی۔

4.4.1.4. تجیس خلی:

تجیس کے دونوں لفظوں کی خالی ہری شکل ایک ہی بو گز لفظوں، حرکات، سکناد اور انواع کے لحاظ سے لفظ بدل جائے۔

ٹالی ہو گئی صورت کی مفترض سے زب صورت

(روان)

مبدل ہو گئی آسمانیں سے سیری ہو گواری

4.4.1.5. تجیس خرف:

تجیس کے دونوں لفظ اب وہ مشابہ ہوں۔ لیکن حرف حرکات و سکناد رس فرق ہو۔ حرف سے غصے ہی بخت حرف سے جھوٹ ہے جھوٹ ہے

(راہ)

وگ رواد تجیس ہم کو سکا رتیں کیا کیا

4.4.1.6. تجیس: ہقص و زانگر (امثلہ):

جب تجیس کے دونوں لفظوں میں حرف ایک حروف کی کمی یا اضافی ہو جائے اس لفظ کے فروزانہ میان اور اخراجیں بھی ہو سکتے ہیں۔

ہون خابیں چبا چبا کے کرو

ہواں آتے ہے نبات نہیں

بعض کافیاں ہے کہ اگر کچھ کے کچھ حروف ایک طرح کے ہوں تو وہ بھی صفت مُطرات ہو گی یہے ہوں۔ جیسیں۔ ائے اند نوابے۔

4.4.1.7. تجیس متریل:

جب دو تجیسی لفظوں میں ایک لفظ کے آخری دو حروف زیادہ ہوں۔

(رواق)

ماں کے سی کی اگرچہ بھیج مر ۷۶۳ سے شب تاریک

دو تجیس ہی  
1. دو ۱.۱. تجیس تام مٹاٹی:

ولوں لفظ ایک نوشے ہوں تو تجیس تام مٹاٹی کھلانے کی جیسے کل بعنی مشین اکھڑا مار دکھو

آؤں بچتے ہیں جس کو ایک پنڈاک کا ہے

پھر کہاں کس کو گر کل پرندہ جانک ہوں

(لفڑا)

عد ۱.۲. تجیس تام مستوفی:

اگر تجیس کے لفاظ کا مختلف نوشے کے ہوں یعنی ایک اسم دوسرے فعل یا ایک اسم دوسرے حرف وغیرہ تو اس کو تجیس تام مستوفی کہیں گے۔

گاہے جو بچہ کو سوچو جہاں نے دال

ہے لطف و حیات سب سبھا پر دال

پہلا لفظ والیں ہے اور دوسرا ایم فاصل یعنی "والات کرنے والا"

عد ۱.۳. تجیس مرکب:

جب تجیس کے دونوں لفظوں میں ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب تو اس صورت کو تجیس مرکب کہیں گے۔ اس کی دو تجیس بھولی ہیں۔

اعد ۱.۴. تجیس مرکب مثالیہ:

جب مرکب لفظ کو دو کلموں کی مرکب سے کہیں اور اس کا ایک لفظ کھینچنے میں تجیس کے دو صورت مفرد لفظ کے سواتی ہو جائے۔

فقط موتویوں کی بڑی بپے زب

کر جس کے قدم ہے گہرے زب

عد ۱.۵. تجیس مرکب مفروق:

جب مرکب لفظ کو دو کلموں میں کہیں اور اس کا ایک لفظ کھینچنے میں تجیس کے دو صورت مفرد لفظ کے خالق ہو جائے۔

کہا جی نے مجھے ہر بڑی بات

تجیس نے چاکھوئے گی دیجی

(لفڑا)

	4.4.2.1	تکریر مطلق:
		کسی شعر میں افظاً کر کر آجائیں۔
	4.4.2.2	روتے روئے گون سیاناں کا پر بننے بننے کسر کا جھولا روائی
	4.4.2.3	الگ جو صرع میں طبیعتہ طبلہ دو دو افظاً آجائیں۔ مامِ عالم عشق و حبیوں سے دیتا دیں۔ سخت ہے میں صدیا دریا دریا ہوں صوراً محروم حشمت ہے
	4.4.2.4	پہلے صرفے کے دو تکریر لفظوں کی مناسبت سے دو صرفے دو لفڑا دو بھڑے میں آئیں۔ یعنی پہلوں لفظوں کا اگلے دونوں لفظوں سے تعلق ہو جائے۔
	4.4.2.5	خندان خندان چڑھر پھر اودہ گریں گریں ادھر گئے ہم
	4.4.2.6	خندان اور گریاں میں تعلق ظاہر ہے۔
	4.4.2.7	لفڑا اس طرح تکریر استائف:
		لفڑا اس طرح تکریر استائف سے تعلق میں ایک نیا ہمپڑا اوجائے۔ اس کو تکریر بھجو بھی کہنے پڑیں۔
	4.4.2.8	ہم کافڑوں ملٹک کر رہے ہیں بلا غذاب دو دنہرے ناشی کنپی سنگھ حرم ہیں
	4.4.2.9	دو صرفے آتش کے لفڑے سمعن میں کینیت پیدا ہو گئی ہے۔
	4.4.2.10	جب دو لفڑا کر کے درمیان میں کوئی اور لفڑا موڑو دو۔ جان حاصہ پرستی حقی پڑی نار پے نار دل پر باں اپنے انتہا سدا فور پر فور

	4.4.2.8	تجنیس مختاری:
		جب دو لفڑوں کے بعض حروف مختلف ہوں۔ درمیان میں ایک حرفاً سے زیادہ صوتواں میں باز ترتیب المخرج ہوں یعنی ان کو ادا کرنے میں ملٹی کا ایک ہی حصہ یا اس کے قریب کا حصہ کامہرب میں لا جائے۔
	4.4.2.9	بڑے بڑے ہوں کے برعکس تمدن کے کیا سب اپنے انجام کیا وہ سعدہ و فدائیجے تو ہو
	4.4.2.10	سیاں سپرسوں اور پرسوں میں ایک حرفاً کا فرق ہے، لیکن "ب" اور "پ" کی ادائیگی حق کے بین حصوں سے ہوتی ہے وہ پاس پاس دافق ہیں۔ وہ مصلح ان دونوں حروف میں تکنیک ملٹا جائے۔ اس وجہ سے کہ دو نوں کی آواریں بتوں پر سخرہ اور ایک تکنیک تدریجی علاصرفت ملٹی (یعنی لزوج) کے خواست آواروں کی درجہ بندی کرتے تھے)
	4.4.2.11	تجنیس بلاق:
		جب دو لفڑوں کے درمیان حرفاً کا فرق احتلاف ہو اور جس حرفاً میں اختلاف ہو وہ بزرگ بھی ہو (یعنی افظاً کر کر میں ملٹی کے اگلے اگلے حصوں کو کام میں لانا پڑے)۔ ذوق اس کو خود اڑائی سے خود ہی میں سے خونق آکھڑا فوچے ہے نسب سبز ہاتھ میں یہاں "ذوق" اور "خونق" میں ایک بھی رفت کا فرق ہے، لیکن ذا اور سس کا افظاً کر کر نہیں ملٹی کے نہیں ملٹی کام میں لائے جاتے ہیں۔
	4.4.2.12	تجنیس مکملہ:
		کسی بھی قسم کی تجنیس پیدا کر لے والے تجنیسی اخانا کام میں تکریر والی ہوں۔ یعنی کاغذیاں ہے کہ کسی بھی قسم کی تجنیس بھاگر میں تجنیس افظاً ملٹی دافق ہوں یعنی تو اس کی تجنیس تکریر گئی ہے فریغ تکریر۔ فی کا دیدی و درب و برات و صوت حسی کا تکسی تکسی میں کب شوگت
	4.4.2.13	تکریر یا تکرار:
		دو لفڑوں کو جو ایک بھی منی رکھتے ہوں شعر میں باہر ہوں میں زر ابر بر بزیج کرنا۔ دو صرفے لفڑوں میں جب کسی شعر میں ایک افظاً کی تکرار کی جائے یعنی ہر بار اس کے اس کی مات قسمی ہے۔

**4.4.26۔ تحریر بوكہ:**

دو گمراہ المذاق میں جب دوسرا لفظ پہلے لفظ کا آکید کرے ایعنی اس کے معنی میں نہ پیدا کرے۔  
تو نے بھے بیانے پڑا کہ کہا  
یا صحت سے فریکہ سخن پر کہا کہا

**4.4.27۔ تحریر مششو:**

بعض اوقات لفظوں کی سکراپس طرز کرتے ہیں کہ معنی میں کوئی اضافہ نہیں ہو جائے کبھی بھی اسے غافل اس  
کا اثر پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

ای وول حوار بیت سے بروگز د ہو ملول

دنیا میں ہے کہاں مگلے خار خار خار خار

(فیاض علی زاد)

”گلے خار“ پربات مکمل ہے ”خار خار“ فیر خود ری ہے۔

امجد یوسف کے غنچہ ول میں فلاستہ شاہ

قریان اس سے گلے ہوں از بار بار بار

انہار جمع زبرہ بخنی پھول۔ لہذا ”بامبار“ کے دونوں لفظ طرف خود میں ہیں۔ مشو کے مغلیں سخن سماں  
نیچے میں (۱۷۰۰ء)۔

**4.4.28۔ قلب:**

دونوں لفظوں کے حروف ترتیب میں بیکھاں ہوں۔ مگر حروف کی تقدیرم و تاخیر میں اس طرح فرق کریا  
جائے کہ جو حروف پہلے لفظ میں مقدم ہو وہ دوسرا لفظ میں سورجیں اسی کی مدد جذبی تھیں ایسا۔

**4.4.31۔ مخلوب گل:**

جب لفظ کے تمام حروف میں ترتیب اٹھ جائیں۔

وہت اس سر مر شیم کا کون لکھے با پڑتے

زہیں دوئے مدد جذب فرقہ زیاد

فرافت اور فرفز کے حروف میں ترتیب اٹھ جائے ہیں۔

**4.4.32۔ مخلوب بھل:**

جب ایک لفظ کے بعض حروف کی ترتیب اٹھ جائے۔ مثلاً ترتیب رتیب۔ کلام۔ الام۔

**4.4.28۔ مخلوب سسوی:**

پھر فقط پورا فقرہ یا صدر یا شروع یا شروع جائے اور پھر وہی لفظ، فقرہ یا صدر یا شروع یا شروع جائے۔

ٹھکر جزا فے و نہت بر کش

شوہرہ بیل بیل جو موش

دونوں صدر جوں کے حروف کو آخر سے پہلے جس توڑی صدر یا پھر جاتا ہے۔ خال صدر اول کوٹھ سے پہلا  
شروع کیجیے اس کی رابت مزاد فے و فیرو۔ ٹھکر جزا فے... جو جاتا ہے۔

**4.4.29۔ مخلوب بھج:**

جب الفاء مخلوب شعر کے دونوں کڈر جوں پر جوں۔

رکھ جوں اک پدر ہے تو شیر

رم مادر سے اٹھ لکھا جو تیر

(رسان)

**4.4.30۔ مخلوب گرس:**

اگر روندہ حکوب میں اتر ترتیب پاس پاس آئیں اور اس میں حرف عطف یا اسی کے مثل اور حرف کے بوا  
کوئی فاصلہ نہ ہو تو اس کو مخلوب کرنا یا مخلوب مزدود کیا مخلوب ترقہ دکھیں گے۔

صود و فوت سے جی اس جوک جے تاہب روں

آنسوں کا آنکھ سے اک دم دنوں اتار رات

کار اندر رات تریب تریب واقعی میں۔

**4.4.31۔ روا العزیز:**

دوسرے صدر کے دوسرے نکٹے کی تحریر کر کرئے ہیں۔ اس کی چال قسمیں ہیں۔

**4.4.32۔ روا العزیز علی الصدر من اتجہیں:**

شعر میں اون لفظ بھیں کئے وہی لفظ صدر میں بھی آئے۔ یہ صفت مندرجہ ذیل صدر جوں میں بخود پڑیں  
ہوتی ہے۔

**4.4.33.1۔ روا العزیز علی الصدر من اتجہیں:**

پیرو مرشد ظلق کا پسدا ہوا خوش ہر کس محل دو جان و پیرے

**4.4.33.2۔ روا العزیز علی الصدر من اکھارا:**

دونوں لفظ بطور سکرار سگر چینیں کی رہا یت کے بغیر آئیں۔

(عشرت)	جی ہمارہ، تو گوں نے جمادا نک سے بس طرح تو نہ ہے تارا روالیز علی الحشوں، چنیں :	(رسم دلچسپی)
(یک)	جو لفظ صرف کے بڑیں ہو تو یہ لفظ حشوں میں ہو۔ یہ حشو صرف اول میں بھی ہو سکتا ہے اور صرف آنے لیں بھی۔ اس کی کسی پار قسمیں نہیں ہیں۔ روالیز علی الحشوں، چنیں :	خط نامہ بر کو پھیس رہا ہے کہ کہا کہ تم نے جان یا مدعاے خط 3.4.4.1.3 روا لیز علی الصدر، بیج از شستاق :
(دوسری)	ہر دو تم پر کی پردہ تم پر مرے ہب دو تم فدا بھے بن جو پرے یہاں چنیں ہوتے ہے۔ بعد مرا اول کے حشوں پر کی یا اسے صرفت سے ہے اور صرف نہیں کے بڑیں پرے یا نہیں ہوتے ہے۔	جب دونغفار جن کی تحریر ہو، ایک ادے سے مشتق ہوں۔ لفظ اپنے شفا خانہ بناتے ہے شاید بھیج کر اٹا کو بلد پر لکھ رکھ
(چوتھی)	اسیں افت علی مثل بیل بدل خار و مدل حربت علی روالیز علی الحشوں، چنیں :	4.4.5.4 روا لیز علی الصدر، بیج از شستاق : جب تکراری اظفاظ کے بارے میں دھوکا ہو کر وہ ایک ہی ادے سے مشتق ہوں گے۔ چینی نگ کا وہ اپنے دکھ کر دالم ایک عالم کو ہوئے کے بدل میں چنپت
(پانچھیں)	ہم پکاریں اور کئے یون کون جائے پار کا دوداڑہ پاویں گر کھلا روالیز علی الحشوں، چنیں :	4.4.5.5 روا لیز علی الحشوں، چنیں :
(نالہ)	بچے پا کے رکھیں ہیں داد دست مر جنت وچی میں دل کے گھاؤ کو آنام گھائیں روالیز علی الابتداء :	ہمارے سامنے مت اور بلد پر لاس جو ہم سے ہر کے بھتے نہ ہو اس
(ہیل)	جو لفظ صرف نافی کے آخر جز میں ہو تو یہ لفظ اس صرف کے اول جز میں ہو۔ اس کی بھی پار قسمیں نہیں ہیں۔ روالیز علی الابتداء :	یہ صفت ہر مرد فرط مطلع میں ہوتی ہے۔ روالیز علی الحشوں، چنیں :
(نحوں)	بہت شاداں ہوا شو زمانہ خواب میں ملا اس کو خواند	یہ صفت ہر طبق میں ہوتی ہے۔ بھ کریں یعنی کوچھ کو ملا دہیں پکاتے ہے تو یہ میں سے مادر ہیں

(حکما)	منظوب ہری سے نہ ہوں حال بیلوں سے جوں کا تھا حال	5.4.4.2.3 روا لیز علی الحشوں، چنیں :
(حکما)	بچے کی ایک دوسرے سے مشتق ہوں۔ معنی بھری سے نہ ہوں حال	5.4.4.2.2 روا لیز علی الحشوں، چنیں :
(حکما)	بچے کی ایک دوسرے سے مشتق ہوں۔ معنی بھری سے نہ ہوں حال	5.4.4.2.1 روا لیز علی الحشوں، چنیں :
(حکما)	ہماری اظفاظ کے بارے میں دھوکا ہو کر وہ ایک ہی ادے سے مشتق ہوں گے۔ چینی نگ کا وہ اپنے دکھ کر دالم	5.4.4.1.5 روا لیز علی الصدر، بیج از شستاق :
(حکما)	جب تکراری اظفاظ کے بارے میں دھوکا ہو کر وہ ایک ہی ادے سے مشتق ہوں گے۔ چینی نگ کا وہ اپنے دکھ کر دالم	خط نامہ بر کو پھیس رہا ہے کہ کہا کہ تم نے جان یا مدعاے خط

(۱) فوج بشری می تھے ہنار آتش و بادو اب و ناک  
مشتی نے کر دیے عین آتش و بادو اب و ناک  
آتش۔ اب۔ ناک۔ باد الفاظ لازم کے گئے ہیں۔  
(شاعر نصیر)

(۲) قاتے نصیب ایک شب اس سے ہوئے نہ آہ ہم  
دست و دست اس بہب سینہ پر سینہ رو رو  
صرخ اہل میں چار چیزوں کا ذکر اس کے بعد میان حرث مب رایے اتحال کولازم کیا گیا ہے  
۴.۴.۵ صفت تصحیح:

اس کے لغوی معنی ہیں «عطا کرنا» شاخرا یہ الفاظ استعمال کرنے کا اگر ان افظوں کا تغیر ہو جائے  
تو اس سے دوسرے افظوں جائیں اور جو درست ہے وہ تحریک جائے تو اسے صفت تصحیح کہتے ہیں  
صفت تحسیں خلی اور صفت تصحیح میں یہ فرق ہے کہ خلی میں تغیر انتظام سے جو انتظام ہے ہیں  
اُن کے صرف معنی پہل جاتے ہیں لیکن تصحیح میں متاخر افظوں سے مندرجہ میں پہل جاتی ہے۔  
اس کی دو قسمیں ہیں۔

۴.۴.۶ صفت مستتر:

ہر کلمے کو ملحدہ تصحیح کے ساتھ پڑھا جائے اور ان کو لہجہ کی ابتداء اور انتہا تصحیح کا اندر  
ٹکرایا اور تصحیحی مہر۔

بیارت۔ — تعب بے کام ہب ماقبل کو کبر پسند ہے  
بیارت کی تصحیح۔ — تعب بے کام جھیٹ ماقبل کو کبر پسند ہے  
۴.۴.۶ صفت مضطرب:

حروت لے چلا ہوں اور کامات کے جذبے خود نکل کے بعد تصحیح انتہا۔ بھی نفو۔  
کنز اسٹر میعنی خدا نہ ہے اور اسے فور کے بعد کیر اسپ رہنمی گھوڑے کا عضو نہ میں پڑھ  
لیا جائے۔

۴.۴.۷ افراز:

افراز انتہا کرنے کو کہتے ہیں یعنی جب خام شعر کے آخر میں الفاظ کے حروف علیحدہ ٹھہر کے  
کہتے ہیں اس قسم کے شعر کو سفر و المعاوی بھی کہتے ہیں اگرایت کے حروف ترکیب سے تباہ کئے  
جیں ہیں۔

(نماہ)

(مسیر)

۴.۴.۸ روزہ روزہ علی الابد اسی افکار:  
۴.۴.۸.۱ دو بھی دن پر کوئی اس ستم گرے  
۴.۴.۸.۲ آن کی پھر جو بلکے حضرت نماز  
۴.۴.۸.۳ روزہ روزہ علی الابد اسی الاستحقاق:  
جہاں سیرے دز دز رہ جائی  
خدا میں ہوا جمعہ غفران  
۴.۴.۸.۴ روزہ روزہ علی الابد اسی الاستحقاق:  
ماید زاہد فقیر جو جی موقی کا بھی جو جی صفائی داروںی سیلہ بر رہی  
۴.۴.۸.۵ میر، صدر، ابتداء، عروض، اضرب، ان اصطلاحات کی تعریف ہاپ تعریفات میں اکھے  
۴.۴.۸.۶ لزوم مالا لیزم:

جب شامر کسی ایک امر پا چکدا ہو تو جو ضروری نہ ہوں غزل یا تقصیدہ کے ہر ضروری لازم کرنے  
کو روہ صفت لزوم مالا لیزم وہ کولازم کرنا جو لازم نہ ہو کہلاتی ہے۔ اس صفت کو انتظام اور تضمین اور  
تکمید اور اضافات بھی کہتے ہیں۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں۔

۴.۴.۸.۷ جب کسی تلفیق کے حرفت روی کے پہلے کسی خاص حرث یا حروف کے لانے کا  
انتظام کیا گیا ہو۔

نلاکت ہے کہیے ام الحرام  
حیں درجہ ایک اس پر طبع جس سے قائم  
اس میں قافیہ کا حرفت روی 'م' ابھے جس سے پہلے 'الف' 'اوڑی' لانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

۴.۴.۸.۸ جب حرفت جبھی کے کسی خاص حرث یا حروف کو لایا جائے پا اس کی بہاتے  
۴.۴.۸.۸.۱ کسی حرفت کو ترک کرنے کی مثال صفت مخفف یا قلعنحرفت ہوگی۔

۴.۴.۸.۸.۲ کسی حرفت کے پتا کیا لانے کے انتظام کی مثال یہ ہے۔

لہستان کیم گیسوے دبیر ہے مثال میں اس پر جان پر مدد ہے  
ٹھہرت پاکد خارجی ماؤنٹین ٹھہرت ہے جو غالباً پارک اندر ہے (جلال)  
اس میں حرث 'ٹ' کا ہر ضروری کے شروع میں لازم کیا ہے۔

۴.۴.۸.۸.۳ جب کوئی خاص افظاً اسی تخصوصی الفاظ صرف میں آئی۔

رہے گا چار سو ستر بیس لفڑی رہانے میں  
کلاس پر کامبائی سادشوں کا جوزا  
یہاں تینوں حروف راء، ش، ق (کوئی شیش کافی پڑھنا پڑے گا)  
4.4.8 اشتھاق:

جب کلام میں ایک مصل کے جنڈ لفڑالائے جائیں اور ان الملفظوں میں اصل لفڑا کے حروف کی ترتیب  
بھی فائم رہے اور اصل میں جو معنی ہیں اسے بھی موافق نہیں ہے۔ جیسے سے  
تو مرے بال سے غاظل ہے پر اسے غاظت کریں  
تیرے ادازہ تغافل نہیں نظرت دے

#### 4.4.9 شب اشتھاق:

جب کلام میں ایسے لفڑا کیں جو بنتا ہر اشتھاق کی نوبت رکھتے ہوں یعنی اصل سے سبق صورم ہونے  
ہوں اور ان میں کوئی حروف کی ترتیب بھی اصل کے جسی ہو تو گریغت میں ایسا ہو۔

جو پرانوں میں کھواریں ہیں پرانی سب ہیں

وید کے منتهی سے کم آن کا کامبیس جاہ و دقار

تجو دل تار نماز میں بست سے رٹا پچھے

وہ کہیں جو گز کے کھسبے کو جا پچھے

تو کچھیں جو پرانے کام ہے اسے کھبٹیں کہتے ہیں۔ اس کا کوئی تعلق خانہ کمپہنی میں بھی ٹھہر جاتا ہے  
گردوں اخواز ایک بی انس سے ہے۔

#### 4.4.10 ایداع:

مد و ن کی تعداد ہے جسے لفڑالا گا کوئی سے اس کا نام بھی نہیں۔

کیا دیز بس کا سعادت میں نے دی

برہان مک اسخن منصور و نجاشم

ایو لفڑا شد و اگر جہاد دشاد

سازان درین کی سایع خدا سے تحریر

اس صفت میں اور کچھیں فرق ہے۔ جن میں ایک صرف پر مشتمل ہوتا ہے جیسے "حمد کا لے۔" کو  
جن ہے ۷۰ دوہم نہ کا لے اور ان کے اور بعد امام کی معنویت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسا میں م

کی معنویت برقرار رہتی ہے، لیکن اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

#### 4.4.11 تزلزل یا اختر زل:

جب الملفظوں میں حروف کے تغیر سے درج کی جگہ ذمت ہو جائے تو یہ سے  
ہے وہ میری یا تجویز کے کروڑا  
اس کے سرگور کم ہیشہ کامبار  
یہاں "کامبار" درج کی صورت میں بمعنی درکشی ہے۔ لیکن اسے "کامبار" رجھانسی کے پہنچے  
تک پہنچا جائے تو برائی ہے۔

#### 4.4.12 صنعت ماظدر فی منقوطہ ایمبلر یا اصطھل:

ایسا کلام نواہ لفڑم ہوا نہیں جس میں کوئی حرفاً نقطہ دار نہ ہو صنعت ماظدر کہتا ہے۔  
ہم طائفہ بہادر و ہم درسا ہوا  
لاؤ سر کلک در اُر جا بجا

#### 4.4.13 صنعت فو قانی ر فوق النقااط:

اسی میارت یا انقلہ کھانا میں میتھے حرفاً نقطہ دار ہو جو وہ سب ایسے ہوں کہ ان میں حرفاً  
اوپر اوپر نقطہ آئے۔

منظومدقی و مطاقد رہنا میں مژدم

محدث مدل و م SMA مخبر اخوات و معاشر

(نظام)

یہاں نہ، نہ، نہ، نہ، نہ میں نقطہ اوپر ہی آتا ہے۔

#### 4.4.14 صنعت تھانیجیر (تحت النقااط):

تمام عبارت یا انقلہ میں حروف منقوطہ ایسے ہوں جن میں نقطہ یعنی آنے والے، لہذا فرق، لذت اور لذت  
ماما بھاؤ سے صدر کرا کو ما ما  
سردار کو ما ما تو ملصدار کو ما ما

(لذت)

#### 4.4.15 قطاء:

کسی بیلہت یا انقلہ یا مصروع یا بیت میں ایک حرفاً بے نقطہ اور ایک حرفاً نقطہ دار بالا ترتیب

موجو دہر

بے برق کی مثقل ہست آپ کتابے  
کا قرب کیا ہیدر برکش فضابے

خیفا :

جس شعر پانقہ کے اک لفظ کے کل حروف بغیر نقطعون کے ہوں انہا اک لفظ کے سب حروف  
نقطع و ارہوں۔

شب کو جشن سرورِ جنت رہا  
کار فیضِ عادِ جنت رہا

بھی سعرا

جیہنِ اس زینتِ حصولِ جنِ مرام  
ذوقِ فیضین (ذوقِ فیضین) :

اس کو صفتِ ذوقِ فیضی بھی کہتے ہیں۔ جب ایک شعر میں روایزادہ کا نئے ایسیں  
مثال دو قافیوں کی:

جب بر در دلِ حضرت عشق آن پکارے  
باقی رہیِ محفل اور ہرے اوسان کدرے

مثالِ تائیفیوں کی:

جب میں نے کبا اوپت خواہم دے آ  
تب کپٹ لگا پل بے او بدنام پرے با  
ذوقِ فیضین بخ اکا جب ،

جب دو قافیوں کے درمیان روایت لائیں۔

کہیں اٹھوںے غون ہو کے بہا  
کہیں دل میں جنون ہو کے رہا  
دو قافیوں کے بیچ روایت ہو کے ہے۔ قافیوں کے درمیان کی روایت کو روایت حاجب  
کہتے ہیں۔ اور اس شعر کو جس میں روایت حاجب ہو گی کہتے ہیں۔

## ۴.۴.۱۹۔ بعض المزدوج :

جب کسی فرمیں اُولیٰ کے طاوہ کپے اور الفاظ بھی ہم تائیفہ ملائے جائیں  
اُسے نکل ملک ہے اس ستر زمیں سے نکل  
مکنی خیس کر تجوہ سا کول کسی سے نکل  
یہاں تائیفہ تو زمیں کہیں نہیں ہے، لیکن دو ہم فرمیں الفاظ ایسیں۔ ملک، اور ملک "مزید استعمال کیے  
گئے" ایسا۔

## ۴.۴.۲۰۔ صفتِ ترا فی :

پارِ صفرے اس طرح کے ہوں کہ ان میں سے کسی کو بھی صحر عاقل و دودم، سوم و پیغمبر کر لیں  
سرخِ مخصوص وہی ہے۔

مفتریوں ہوں یہی اس فرم و حیا کاملے سے ماننی ہوں یہی اس تائیفہ کاملے سے  
شید ایوں ہیں اسی ذاتِ مذکوہ کاملے کشہ ہوں یہی اس طنز و فکار کاملے سے  
(انٹ)

## ۴.۴.۲۱۔ تیس :

جب شر کا ایک صحر عاقل زیادا ہیں ہو اور دوسرا کسی اصرہ بانی ہیں۔ یہ صفتِ ذو سانجن سے  
 مختلف ہے، ملکاں کو بہن و دگر نے اسے ذو سانجن بھی کہا ہے۔

بھار نندگہ بھار کر دی  
تیاضتے دل نتمار کر دی

اس شعر میں ذیلی لفظ یہ ہے کہ اور و اور نہیں دلوں زاروں میں پڑھا جا سکتا ہے۔ فارس کا جملہ  
کے "کردی" میں سخت ہوں گے۔ تو نے کردی: "ہنایہ شر کسی اور ذو سانجن دلوں کی مثال ہے۔

## ۴.۴.۲۱۔ چائی حروف :

کوئی ایسا شعر پانقہ جس میں تمام حروف صحیح سما جائیں۔

مکنِ فیض و مطامعنی جو دو سما سمجھ کل مشرب و ہمہ قدم بند و نا  
ہیں میں اسی حروف ملی آگئے ہیں۔

## ۴.۴.۲۲۔ قلعِ الحرف (حروف) :

کہا نظر پاٹریں کسی خاص حرف یا حروف کے مذاہ لے کا انتظام کرنا۔

ہو سکیں تو وہ بھی ترجیح ہے۔ مثلاً  
آدمیت ہے بھی اور کسی انسان ہوتا  
کے اخلاق پرے پڑے رکن پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ آدمیت (فاظ اپنی) ہے کبھی اور (فاظ اپنی اپنی)  
اُس اس (فاظ اپنی) (ہزار نئے اس)۔

ذخرا کچھ تو شرعاً کچھ نہ ہوا تو خاصہ ہے  
ڈوبیا بھوگ کو جو نے دی بیٹھ تو کیا ہتا (غائب)

کے اخلاق پرے پڑے رکن پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ذخرا کچھ تو رضا میں (خدا خواکچھ رضا میں) نہ  
ہوتا تو رضا میں (خدا جو کار میں میں) وقیں علی ہزاد

4.4.25. ترجیح من التجییں :  
جب ہم وزن الخاکیں رہا ہے تجییں کی بھی ہو۔ یعنی محرمہ ہائی میں وہی اخلاق اور ہر اسے جائیں جو  
مصرع اول میں تھے۔ لیکن ان کے معنی مختلف ہوں۔ میں

ذ وہ بیوی خا د کالا۔ ہے بات  
ذ وہ بیوی خا د کی ای زیبات

#### 4.4.26. افریع :

جب کسی شہر کے پہلے صرف کے پیٹے ملکے کا آخری حرمت دوسرے صرف کے آخری گز  
کے آخری حرمت کے موافق ہو۔

ہیئت وہ سادت ہیں جب بدیجی جس وقت  
لدنی تھی صبا یار سے پیغام ہست  
صدر زیبات کا آخریات غریب گز کے موافق ہے۔

#### 4.4.27. تو سیم :

شان کرنا اس کے لغوی معنی میں۔ یہ وہ صفت ہے کہ تما فیہ میں تحریر کا نام آ جائے۔  
سرگرم صفت تیراز نیا میں ہر انسان ہے  
اسے مظہر خوبی تو اخلاق اٹلی خالی ہے  
(سودا)

#### 4.4.28. تو سیچ (ایم ڈیشیم) :

ایسے اشعار جن کے مصر عوں کے شروع کے حروف سے کوئی نام یا عبارت باشفرم ہے۔

مشق ہے تعفل دل تھاگ پس  
مشق ہے دلے گل تھاگ پس  
کوئی نے ہو فرم سے سیدہ کی  
زبت یہ بھ کی بھی ہے  
تقطیع انت کی مثال ہے جو بے مثال ہے۔

#### 4.4.23. قطار العیسیٰ :

اس کے لغوی معنی اونٹوں کی تمار کے ہیں۔ جب شرمیں مصرع اول کا آخری اخلاق وہی ہو جو مصر  
خانی کا نقفا اول ہو۔

بوگیا جس دن سے اپنے دل پر اس کی اختیار  
اختیار اپنائی ہے اختیاری رہ گئی

#### 4.4.24. ترجیح :

دو نوں مصر عوں کے اخلاق اٹلی اخراجیں ایک دوسرے کے ہم وزن ہوئے کو ترجیح کئے ہیں  
و جدید پکار ریاست ہیں تھے  
ضید زمانہ بھارت ہیں تھے

#### تیراز مسکنی شاند رکن ایم

تیری رفتار قلم جیسیں بال جہشیں (غائب)  
دو نوں مصر عوں ہیں بیٹے اخلاق ایں ایک دوسرے کے ہم وزن ہیں۔ پہلے صرف کا "تیر" دوسرے  
صحرے کے "تیری" اور پہلے صرف کا "تیراز" دوسرے صرف کے "مرفتار" کا ہم وزن ہے۔  
رہم وزن کی تفصیل باب عروضیں دیکھیں)۔

بعضوں کا قول ہے کہ ترجیح کے لئے خروی ہے کہ اخلاق ایم وزن ہوئے کے ساتھ ساتھ  
ہر تما فیہ میں ہوں جیسے۔

پرچا کر خلب کیا تھا مدت

پرچا کر سبب کیا تھا مدت  
دریا شکریم  
بعضوں کا قول ہے کہ اگر شعر رامصرع کے اخلاق اس طرح ایس کر پہنچے پہنچے رکن پر تقسیم

۴.۴.۳۱ میاذ :

یہ منہت روایہ علی الحصر کی طرف کی ہے۔ اس میں اغظاً خور صدر اول کا لفظ اول صدر ٹائی ہو گتا ہے اور اغظاً خور صدر اول صدر ٹائی ہو گتا ہے اور اغظاً خور صدر اول صدر ٹائی ہو گتا ہے۔ یہی

گردن تری شیشہ بکھر ہے جساد پہنچا کی طرح پال ہے منہت  
منہت ہر رک روشنی داری سرشار سرشار گدھ سانی سے خاد  
(دجال مخصوصی)

۴.۴.۳۲ واسع اشتفین :

ایسا شعر یا نقوہ جس کو پڑھیں تو بے اب نہ ملتے۔  
دو خوبیوں سے غمگینی میتے  
اُس کا جس کوچے سے گزار ہوا  
(دجال)

۴.۴.۳۳ واحل اشتفین :

ایسا شعر یا عبارت جس کا ہر اغظاً پہنچنے میں اب سے اب مل جائے۔  
بہ بریجے بدبات تسلی میں مگر  
پاکیزوہ ہر سان بست سرا  
(اس سر مخصوص خارق)

۴.۴.۳۴ موتوں الآخر :

ایسے اشعار کئے جائیں جن کا ہر قافية درس پڑھنے کا مقابی ہو اور اس سے ملا جائے۔  
درشی ترا کے خانہ — ۱۰  
خوشیدہ کوہ میچ بروں آیدہ — ۱۱  
خدمت گندپے تو اسد — ۱۲  
بین آنسوے اوج پا اسد — ۱۳  
(ایم فشو)

۴.۴.۳۵ برافت استبلان

جب کتاب کے ٹرولی میں کسی تھیڈی تھیڈی کے ابتدائی اشعار میں ایسے اغظاً موجود ہوں جن سے اصل مطلب ظاہر ہو جائے۔ مثلاً اس کا تھیڈیہ بارشا، انگستان کی تعریف میں ایوں شدید

کوچکا بیب تمام میں یہ کتاب  
اسمی تاریخ کا خیال ہوا  
نام ہو ساختیک منہت کے  
اسی نے کھو کے تھوڑے تاریخ  
ریبعت دل سے خوب بکر کی  
یک دیکھے بصنعت آوشیج  
(رام پور شاہ قلاب ہر طبقہ)

کوئی ایس کلام جو کجی دنوں میں پڑھا جائے مثون کہا جائے۔

۴.۴.۳۶ مستلوں :

کوئی ایس کلام جو کجی دنوں میں پڑھا جائے مثون کے لغوی معنی میں مل جگ  
پڑھنے والا ۱۰

بھسے دہ جب سے جدا گفتم ہے  
بھت ہے دل کوہ کچھ آرام ہے  
اس کے میں وہن ہیں۔

۱) فاطمیں فاطمیں فاطمیں

۲) مفتولیں مفتولیں فاطمیں

۳) فاطمیں فاطمیں فاطمیں

۴.۴.۳۶ مخدوف :

یہ منہت مثل مثون کے ہے۔ اگر کسی شعر کے دنوں صدر عنون کے اقلیاً اخیر سے کچھ اغظاً کر دیے جائیں تو شرعاً مخدوں نہ ہو گا بلکہ اس کی بحرب دل جائے گی۔

بھکر حزاد کرے آفتے جاں بہر خدا  
اس میں کیا فائدہ گرجی کو کیا قتلے قتل  
اہمیت سے ابتدائی اغظاً بھکرے جنہے اس میں کچھ بھی خذف کرنے سے اشعار  
یوں ہو جائیں گے۔ اندوزن بریاں کا باقی رہے گا  
رسواد کرے آفتے جاں بہر خدا  
کیا فائدہ گرجی کو کیا قتلے قتل

تیرا بروں میں کرحم میں اس بہر خدا

اغاث کرے سروروں بہر خدا

**4.4.39 صفتِ تَقْلِي (متصل المروءات) :**  
 شعری و مفہومی این کے عروت علمدہ علمدہ لکھنے جانتے ہیں جیسے ہے  
 سے آدم ناد زادہ زادہ زادہ  
 (وَاشْكُرْتُمْ)

**4.4.40 موصی (متصل المروءات) :**  
 شعریں ایسے اخاطر لانا جن کے عروت بلکہ لکھنے جانتے ہیں جیسے ہے  
 مخفی ہی مخفی ہے خوب ہے بُجَّہ  
 مخفی بن گم گو کہیں ہے بُجَّہ  
 اس کی کوئی تکبیں ہیں۔ موصی دوسری، سحری، چہارھری دنیو دنیو دنیو۔

**4.4.41 فخری :**  
 فخرت سے کرفت ہے جی پر  
 ہم سے نافل ہے ذلت کافر

**4.4.40.2 سحری :**  
 حکم کیا کیا جھائی کیا کیا ہیں۔  
 سمجھیں جو جائیں کیا کیا ہیں۔

**4.4.40.3 پیداواری :**  
 پچکے کھجور مجھے کہا  
 ہبہ کیا پہا سمجھا کہا

**4.4.41 مختاری :**  
 کوئی فخری مصرع یا پر اشعار اس طرح کا کھوا جائے گہ اس کے سہیان یادہ اڑڑات دندانے کی شکلیں  
 کھو جائیں۔ جیسے ہے

وَالحمدُ

**4.4.42 تَعْسِيق الصلفات :**  
 کسی شخص یا کسی چیز کا ذکر اس کی صفات کے ساتھ کیا جائے، خواہ یہ صفات خوبی کی ہوں یا  
 بدائی کی۔

**78**

تجھیں تو رکی تیار کرے بولے سمن  
 کہ بہ کھانے کو تکھیں گے جو زبان ہیں  
 مالم، مفال، نباتات پر ہو گا کچھ اور  
 کرے کاے بھی میں تھیں **جُنے پیرے پہنچے**  
 اس میں آگزیزوں کی، میں خصلت کا بیان ہے کہ وہ ہمارا خود کے بہت خوبیوں میں۔

**4.4.43 مبارکہ اُرسین :**  
 کسی شعریں دو فاظوں کے ابتدائی عروت ایک سجدہ کرنے کو مبارکہ اُرسین کہے جیسے ہے  
 اُرجن نے جوشی بے عقل تیپ  
 تو سمن بھے تو ایک نعلیٰ بیگب

**4.4.37 متابع :**  
 لغت میں یہ لفظ اپنے درپے کے معنی میں آجے جب کس شعریں اس میں سے اس نکالنا جائے اور  
 ایک کی متابعت میں دوسرا لفظ آتے جیسے ہے  
 محل مل کرتے تاروں نے بھولائی کی جھوٹ، کامی  
 چلی گئی کہ چم چھم کرنی یا ملن کی دست گباس  
 (وقای)

**4.4.38 مغرب :**  
 کسی بدارت یا شعری کسی خاص اعراب کا لفظ امر کر، یعنی نیز از برداشت میں سے کسی ایک کو ہر  
 شعر میں استعمال کرنا جیسے ہے

بولیے تھے پسی درجنے کے لیے  
 پھیلکے کی چڑھی یہ پھینک دی

کو کا زندہ کر غیب ہے کو صنم  
 گزد ہما آتی **ثوبے** اُرس غصب

صلفِ رسیل و علی و نہیں  
 بھوک جو ہوں مخصوص ثوب ہو یاد

باقی شرائی خوں کی طرح سطح کے دونوں طرف کے جانی اور مطلع کاہر لفڑا لگے شر کا ہے عطا  
بن جائے۔

جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے ڈال دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے  
جس سکھی دل تھا بھائی کو وہ چکا دے دیکھ کر نکھل دے

اس کو باتا صدہ غزل کی شکل میں لکھا جائے تو (ملائی) سطح کے بعد دو شرایروں ہو گا۔  
سر دکھ بے بھائیں کر کر یعنی ناشوقوں کے ساتھ غسل ہادہ ہے

تمسرا یون ہو گا۔

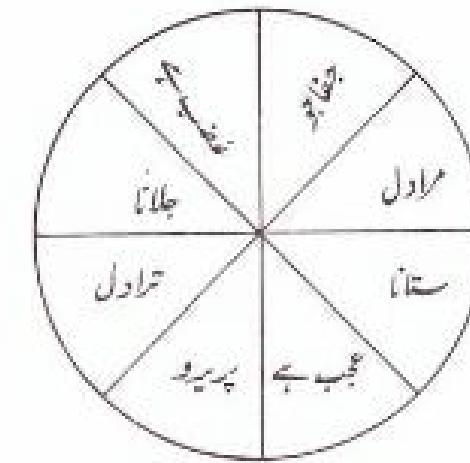
سر دخوش قلب گرچا ہیں وہ تدبیہ مثل شل ہادہ ہے

چوتھا ہو گا۔

سر دلا سے مت آکر جو کہ ہو پاہیں دھو کر آزاد ہے  
وغیرہ بعض نے اس صنعت کو صنعت تو شیم کا حصہ ہا۔

۴.۴.۴۹ سیاق الاعداد (سیاق الاعداد) :

کسی شعر میں صدقہ کے لئے کا لفڑا کیا جائے۔ سیاق الاعداد مندرجہ ذیل تین تمثیلوں میں سے کسی ایک  
یعنی مکتابے



۴.۴.۴۵ مرٹی :  
مرن کو چار دن چدار بھی کہتے ہیں۔ اس کے اندر چند سطریں چار چار خانوں میں اس طرح لکھی جاتی ہیں کہ  
آنکھیں طول میں اور عرض میں رخکان ٹھہر پر پڑھ سکیں اور کسی قسم کا فرقی پیدا نہ ہو۔ مثلاً :

کروں کیا	خطابے	البھی	وہ دلیر
خطابے	وہ بھے	عیش کریں	سسن بر
البھی	عیش کریں	خطابے	خطبے
وہ دلیر	سسن بر	خطبے	ستکر

۴.۴.۴۶ مشنی :  
اسی ترتیب سے اگر بھارت اٹھاٹھے خالوں میں بھی جائے تو اس کو صنعت مشن کہتے ہیں۔  
۴.۴.۴۷ مستطی :

مستطیکی نخوی میںی مرجی باہر سے اوس استہ کیے ہوئے ہوتے ہیں تین یا تین سے زیادہ ہم وزن  
فقرے اگر کسی شعر میں آئی تو اسے صنعت مستطی میں کہا جاتا ہے۔ یہ سلطہ اس سلطے سے مختلف ہے جو  
شعر کیکہ بہت بیسی اس کا بیان اپنے آگے پڑھیں گے۔

۴.۴.۴۸ مشخر :  
شعر و کو رخت کی شکل میں لکھنے کا مشتر کہتے ہیں۔ یعنی مطلع کو رخت کے نئے کی طرح مسید حالکر

<p>(۱) (رسان)</p> <p>ضدی ہے خطے مرتے تو ہر دن کئے و سچے خیار ہیں بھی لگھی دلکھی کافر</p>	<p>ز خطے تک دکا نہم</p>	<p>(۲) (رتاب)</p> <p>ز جانپا کھنے نے راغب صوب برجی جسی صورت ہر بیاس ہیں لگ و جود عطا و برجی اور نگب (یعنی نجی)</p>	<p>(۳) (رسان)</p> <p>وہ دھونی کا کم طلبے سی دل اور وہی بہت کوئی کے اس سے بخوبی اس کو بہم جھوپی</p>	<p>(۴) (رسان)</p> <p>و دھونی، میلنا، یعنی میلنا دھونی۔</p>	<p>(۵) (رسان)</p> <p>تھیں براوے ہے بھیں کھا بیرون ان بھانیا و بہر من (مار)</p>	<p>(۶) (رسان)</p> <p>پانی اس سماں کی چاویں اولیں ہیں دیولیں پر (چاہ، باولی، دیوانی)</p>

- خدود ترتیب فارزیتے جائیں۔  
خدودوں کو بے ترتیب رکھا جائے۔  
خواہ ایک سے درس لگیں اس سے زیادہ ایک۔  
خواہ اس کے پر کھسن زیادہ اصلاح سے ایک لگ۔  
کسی اس صفت میں چند عددوں کا ذکر کر کے ایک جو عمومی بحث بنادیتے ہیں۔ مثلاً
- (۱) (راس)
- کئے ہوں ایک طرف میں دو ہوں کہ پڑا ہوں  
مشدید تھے سب کہ سوتے کیوں نکر دوچار ہوں  
یا یا ہوش شد، کہ "مشش" بھی ساتھ الاصدار کا کام کردا ہے۔  
مع عصت کی خواہیں ساتھ اگر دوسرے کیلئے  
لیے رخا ہے اس در پار جام دلائیں وہ بھی  
اس شعر میں زیر خوبی ہے اس سانی صفت میں اور ایک روپار کا ماحصل جیسی بھی صافت ہے۔
- ۴.۰.۵۰ ضلع جگت :
- ایسے الفاظ استعمال کرنے جن میں معنوی ربط نہ ہوں یعنی ان کا لفظ اسلامی اسماں پر کھوپی ربط  
کا درخواہ ہو۔ معنوی ربط کا درخواہ ہونا لیکن ایک بات سے دوسری بات کی طرف دھیان منتقل کرنے  
والے الفاظ کا اس طرح استعمال کرنے کی پھر ہرگز دیپراہ، کلام کا بہت جزا حسن ہے۔ ہمارے  
اکثر ہرے نے ضلع جگت کو بڑی خوبی سے برداشتے۔ وضلع کا تعین بونے سے بے اور جگت اگئے  
تھے لیکن عالم طور پر دوسری الفاظ ملک ایک اصطلاح کی طرح بولے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ جدید  
زانے میں لوگوں نے ضلع کا فرض بھالا رہا ہے۔ مدد جو دلیل مٹا لیں دیکھیں
- (۱) (راس)
- پانی کھوئیں جس بھپ گیا سائے کی پڑھے  
("کھوؤں" اور "چاؤن")
- (۲) (راس)
- شاہی کتاب ہو کے پس پڑا ہوئے  
("شاہی" اور "ہندے" یہ دوں کتاب کی تحریکیں ہیں)
- (۳) (رتاب)
- بس کر رکا ہیں نے سینے میں اور بھری ہے، پے  
میری آہی سختی پاک گریب ہیں ہو گئیں  
("سینے اور سختی")

<p>۴۱) صدیق ہے خطے میں تاہم ہر دن گھٹے دستِ خیار میں بھی لگھی دیکھ کافی نہ ز خطے تاہم کا غذا۔ (رخواں)</p> <p>۴۲) اُحناپا کھن نے داشت صحاب بر سلی میں وہہ بر بسیں شگ و جود معا (بر سلی اور شگ، یعنی شگ)</p> <p>۴۳) وہ دھوپی کا کر ٹھاپے سینی دل اور ہر چھت پرست کوئی کبے اس سے مخہیں اس کو کیم ہم دھوپی و دھوپی، سیلی، یعنی میلان، دھوپیں۔ (رخواں)</p> <p>۴۴) جوں بڑا وے ہے یکھن رکھا ہوں ان بھاپا و لہر میں امار۔ (رخواں)</p> <p>۴۵) پانی ایسا منھا کہ اس کی چاہ میں باول بھی رزوں پر (چاہ، باول، رزوں اتنی)</p>	<p>۴۶) ۴.۴.۹. تقلييٰ: اس کو قلب بھی کچھ ہیں۔ اگر شعر اس طرح موزوں کیا جائے کہ اس کے پچھے مصری کے دونوں ٹکڑوں کو پہنچ دیا جائے تو وہ سماصرع ہن جائے اور اس طرح شعر میکھ ہو جائے جیسے وتنے سے بھوئے گیا مادوں دیکھ کے تیرے نہیں دیکھ کے تیرے نہیں بھوئے گیا مادوں</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>۴۷) عدد ترتیب وار دریے جائیں۔ عدد دوں کو بے ترتیب رکھا جائے۔ خواہ ایک سے دس تک یا اس سے تراہ تک۔ خواہ اس کے بر کھس فریادہ اخداوتے ایک تک۔ کسی اس صفت میں چند عددوں کا ذکر کر کے ایک جو عمد سمجھی بتاویتے ہیں۔ مثلاً کچھ ہوں ایک طرف میں دو ہوں کہ چار ہوں (دائمیں)</p> <p>۴۸) ششہ تھے سب کو سوتے کیونکہ وہ چار ہوں یہاں "مشتر" کا "مشش" بھی سیاتہ الامداد کا کام کرے گا۔ معے عشت کی خواہیں ساتی اگر دوسرے کیلئے لے رہا ہے اس در پار جام و داؤں وہ بھی اس شہر میں خوبی ہے اسہان سات میں اور ایک در چار کا حاصل جبکہ سات ہے۔</p>	<p>۴۹) ۴.۴.۱۰. ضلع جگت: ایسے الفاظ استعمال کرنے بھن میں معنوی ربط نہ ہو سکیں اُن کا تنظیم اٹالیا کیا مہماں ایسا ہو کہ معنوی ربط کا درجہ کا ہو۔ معنوی ربط کا درجہ ہو تو ایک ایک بات سے دوسری بات کی طرف دھیان منتقل کرنے و اسے الفاظ کا اس طرح استعمال کر کر سچو ہر چیز نہ پیدا ہو۔ کلام کا بہت بڑا حسن ہے۔ ہمارے اکثر ہرے نے ضلع جگت کو تریخی خوبی سے بتاتا ہے۔ (طبع کا طبع باتے سے ہے اور جگت کا کچھ ہے، لیکن عام طور پر دونوں الفاظ ملکر ایک اصطلاح کی طرح لوٹے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ جسید زانے میں لوگوں نے ضلع کا فضیل بیٹھا ہے۔ منہج جو فلی مثالیں دیکھیں (پانی کوئی میں چپ گیا ساتے کی پڑائے و "کنوں اور چادو۔")</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>۵۰) ۴.۴.۱۱. شاعر کی کتاب ہو کے پسند تھا ہوئے "شامی" اور "پسندے" یہ دونوں کتاب کی تسمیہ ہیں۔ بس کہ روکا میں نے سچے مادہ بھروسے ہے پہ میری آئی بختی ہاں گریب اس ہو گئی و سچے اور بختی</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

- 5.2.1 اشارہ کا وزن معلوم کرنے اور ان روزن کے اقسام کو سمجھنا۔
- 5.2.2 ان افراد کی آپس میں مناسبت اور نمائت کا مفہوم کرنا۔
- 5.2.3 اوزان کی مختلف ترتیب کی بیانات اور ان کی اچھائی برائی معلوم کرنا۔
- 5.2.4 اس بات کو معلوم کرنا کہ شعر کے اوزان میں کون سی تہذیب میان میں معلوم کرنے کی وجہ پر مشتمل ہے۔
- 5.2.5 اوزن کے اقسام میں خوبی کی اوزن اور اوزن کے مختلف انواع کے بارے میں آگئی جو شعر۔
- 5.2.6 جو اوزان کا سافی سے بیان ہو سکتے ہوں، ان کو ان اوزان سے سازگر ہوں۔
- 5.2.7 حقیقی اور غیر حقیقی طریقے سے اوزان کو بیان کرنے میں فرق کرنا۔
- 5.2.8 نام انسانوں کے بینظہ اور شعری فرق کرنے کے طریقے اور اصول فرم کرنا۔
- 5.2.9 جوٹ اور سچے اوزان میں فرق کرنا۔
- 5.2.10 ان چیزوں کو معلوم کرنے جو کہ صولی صورت میں بیکن مشتمل یا مخصوص نہیں ہے اس کی وجہ سے ہم اُن سے بے خبر ہیں۔
- 5.3 اور یہی نسبت سے بیانات و افسوس ہمچنان بوجوگی کو خود میں کامیابی کی عمل اوزنوں کی ترتیب اور ان کے خوبیوں کا مرطعہ معرفہ کرنا ہے۔ آوازوں کی اسی ترتیب کو اگر مستقر عالمتوں کے ذمہ دھنہ کی جائے تو اسے انداختہ کو درجن گاہ کی جائے گا جب اس ترتیب کو یہی سمجھنے یا ترتیب کے احاطہ میں داخل رہا جائے اور اس پر ملکی ترتیب یا نام نہ کے ورزش کو مستقر عالمتوں یا خوبیوں کے ذمہ دھنے کی وجہ سے آواتے ہوئے یا ترتیب کی ترتیب کرنا اور بھروسہ کرنے کی بھرپوری۔
- 5.4 یہ بات بیان یعنی جاہیزی کے علم و میں مسلط خود پر ہموزون یا آوازوں کا فرق نہیں کرتا، لیکن اس کے ذمہ دھنے کی ترتیب خود پر یہ بھروسہ خوبی کوئی حدیث سمجھنے پر باش۔ یہیں میں جانتے ہیں یہ فائدہ ہے کہ جس قسم کے آوازیں سمجھنے اور ترتیب نظریں یا امام خود پر استعمال ہوتے ہیں ان سے فائدہ ہے کہ جو بھروسہ ہے۔ اس طبقہ عالم خود پر ہموزون خوبی کو خوبی نہ رکھنے کا فرق معلوم ہو سکتا ہے۔
- 5.5 کسی بڑے زبان میں آوازوں کو دیکھنے کی صورت و صورتیں سمجھنی ہیں۔ یہی ترتیب

## باب پنجم

# عرض پر کچھ بنیادی بحث

1. عرض دیجیت پر زیر ہے، اس علم کا نام ہے جسیں زبان اور شعر کا مطالعہ ایک شخصی طریقے سے کیا جاتا ہے۔ اس علم میں زبان کا مطالعہ اس طبقے سے ہوتا ہے کہ زبان میں آوازوں کی بھی تحریر پر جمع ہوتی ہیں لیکن اخلاقاً کو اور کرتے وقت میں قسم کی آوازوں نکلوئیں وہ بھی پاچھلی ہیں مکتبی نبی آوازوں کی بھی جو کئی ہیں۔ اتنی پچھلی آوازوں کی بھی پر مکتبی ہیں اور مکتبی اور پچھلی آوازوں کا ایک وقت اجتہاد کسی مدد سے اور کس تحریر پر ملک ہے، اس مطالعے سے اسی پر معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زبان میں آوازوں کی ادائیگی کی خوبیوں کی بھی جسدت ہے۔ علم عروض میں شاعری کا مطالعہ عزم مخصوص طرز سے ہوتا ہے اسے صورتیں کا طرز کہے گئے ہیں لیکن آوازوں کو کس طرز جمع کیا جائے اسکی کس طرز کی آوازوں پر مخصوص سوتے کیجاہیں تو مناسب ہے۔ اس علم کی روشنی میں ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ کسی شعر کو آوازوں کی ادائیگی کے اعتبار سے کہ خوبی میں تفصیل کیا جائے اور ان حصوں کو کس طرز نام دیا جائے یا پہچانا جائے۔

2. مختصر اور کہہ سکتے ہیں کہ شاعری کا مطالعہ عرض کے مطالعہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا اس لیکن جو ہے کہ شاعری اخلاقاً سے بنتے ہیں اور اخلاقاً مختلف طرح کی آوازوں کا پھر عرض ہے۔ لہذا جب اسکے آوازوں کی نوعیت، ان کے میں ان کے خوبیوں، ان کی ہم آہنگ اور ترم آہنگ کے بارے میں واقعیت دہ جو اس وقت میں اس بات کا پڑا علم ہیں ہو سکتا کہ شاعری میں اخلاقاً کی امام کر سکتے ہیں اور کس قسم کا کام کر سکتے ہیں۔

3. مرتضیٰ اوزن لکھنؤی نے اپنی بے مثال کتاب "متیال الاشعار" میں لکھا ہے کہ عرض کے کئی فائدے ہیں۔

### ۵.۷.۱ چھوٹ آواز کے لیے ایک نشان درملا گئی اور بڑی آواز کے لیے کوئی اور نشان

رٹشمیت، مقرر کریا جائے اور جس تینوں آوازیں دہنی اور جمان بڑی آواز سائے وباں  
مشیت بنالیا جائے۔ اس احتمال سے افظع "دوخی کی ترتیب بون نایا" کی جائے گی:- + - +

اور دو خی کی ترتیب بون ظاہری کی جائے گی ( ) - + + : اس طبق کہیں تقدیم کی ترتیب مثلاً  
ٹھانیوی۔ منسلک "کہہ" ہے کی ترتیب کو دیں کہ کرست پیرو + + + + + + + + +

### ۵.۷.۲ جو سکتہ کے بعد غیر آواز کی ترتیب ہے تو کوئی کوئی آواز کی ترتیب ہے تو مورپھتے

اویت اور چول مدنی ڈی۔ تاہت کے کاری آوازیں دیکھ جوں گی تو نکل کے خرمنہت داد دن فدا  
چھوٹی جزو کے یا چھوٹی دیں میں سے کوئی حرف بوجا۔ ایسے صدقہ پرور شدہ نہیں۔ دراپ نیا اس

اور جھن کے فریے پر معلوم کر سکتے ہیں کیا یاد رکھوں ٹیڈی نہیں ہے بخشنے یہ تو نہیں ہے مگر  
پڑھنے میں سمجھوں ہے۔ شناختہ ہے :

ماریں خنکوں کی بر لائے وار

اسی "مادیں والہ" فریجوں میں تو کوئی تکمیلی ترتیب کی بنیاد مدد حاصل نہ ہے کیا مادیں میں  
بکل اداز چھوٹیں ہیں اسی ادازی کی جویں اور کی کیفیت فریجوں نہیں ہے۔ تھیں نہیں کہ  
اور چھن افسے۔ میں مشکل ہو سکتی ہے کہ اسی کو ایک خی آواز اور ناتھ کو دیکھی اسی زیر کیوں دھکو  
کی جائے؟ اس سے جو اسی سے مکمل ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے میں آوازیں اور فریجوں کی مانیں یا  
آوازیں کی یہیں آنے میں اگرچہ "او" ہلانے کے لئے کوئی آوازیں فرض کیا جائے تو ایسیں لیں  
آوازیں پچھوئے ہو جائیں گی اور چھوٹے خطوط ہو جائے گا۔ اس یہ تھام کر سکتے ہیں کہ مردی کے  
دو نوں میں دو حروف صاف کچھ ہوئے ہیں۔ یعنی پڑھنے میں ایک ہی ترتیب ایک ہی کافی نہیں  
توں بڑی سے زیرہ کی آواز ادا ہو گی۔ اس طبق "مادیں فریجوں کی بر لائے دنا" کی ترتیب  
کو ان خدمات کے قریب میان گیا جائے گا۔

+ + + + - + + + - + + +

### ۵.۷.۳ دوسرا مشکل ہے کہ ہم کچھ ایسے الفاظ بنائیں جو تواریخی کی ترتیب کے ترتیب

میں شروع گوئیا۔ اگر سمجھے ہوں، اور اُنہیں اخدا کو مستقل امتیاز کریں۔ اس طبق ان امتیاز کے  
میں دو یہیں مشکل ہو جائیں اگر سمجھوئے گروہ طائفہ ہے۔ اور + کی سب سے متقدم رجھت  
صرع میں ایک چھوٹی آواز کے بعد دو ہی آوازیں دو اسی میں اس پر مرد مبارکے پاں کو ہوں اور

کہ آوازیں اس طرح ادا کی جائیں کہ ان میں سے بعض آوازیں لمبیا بنتی مسلم ہوں اور بعض آوازیں  
چھوٹی معلوم ہوں، دوسرا طریقہ ہے کہ آوازیں اس طرح ادا کروں کہ بعض کی ادا بیچیں میں ازبارہ  
نہ رہا اب اور خرچ ہوئا ہو اور بعض کی دیا بیچیں کہ آسائی کے لیے جس ان دو طریقوں کو طراحتی اور  
طائی طریقہ کہ کے ہیں۔ اس طریقے ایک زبان میں یک وقت استعمال نہیں ہو سکتے لیکن اتوانی  
لیکن ہرگز جس میں آوازیں تجویں اور بڑی سناٹی دیں گی یا اسی ہو گئی جس میں آوازیں زیادہ زور رکھتے  
کہنے والی سناٹی دیں گی۔

### ۵.۷.۴ اس بات کو یاد کیجیے جیاں کر سکتے ہیں کہ بعض نہ انہیں میں آواز کی ادائیگی باہرست

Quantity پر تھی تھی بوقتی ہے اور بعض نہ انہیں میں آواز کی کیست

Quantity اس لیے زبانوں کا دو خی نکام اتو سیستی افادہ کی سینیر

Quantity امہاتا ہے یا کیسی

لیکن متفاہی سینی ( Quantitative ابوقاہب )

### ۵.۷.۵ ہماری زبان کا انتظام متفاہی سینی و Quantitative ہے۔ اس کا مطلب

ہے ہمارہ بجاہی زبان کے تمام انتظامی ہے جیسے کہ ان کی آوازوں کو جب ادا کی جاتا ہے تو بعض آوازیں  
خیلی درج بعض چھوٹے معلوم ہوں گیں۔ اسی سے بہتر مراتب بھی آوازوں کی تقسیم ہجھوٹ اور بڑی کی بندی و  
بزرگی کے لیے کہیں گئی ہوتی ہے تھا کہ ہماری زبان میں یہیں سکتے ہیں۔ ان کا اپناء تھیں نہ ہوں گے  
آوازوں کی ترتیب کے ذرا بھی میں آتا ہے

### ۵.۷.۶ چھوٹی آواز کی تعریف یہ ہے کہ دو آواز جس میں صرف ایک حرف کی آواز میں

ہے۔ اسی طرح بڑی آواز کی تعریف یہ ہے جس میں دو مرغوں کی آواز سائی ڈے۔ مثلاً افتادہ ڈھنی  
یہی سب کے پہنچ تو ایک حرف ہمیشہ کی آواز سناٹی ہوئی ہے۔ اس کے بعد دو مرغوں کی آواز  
ڈھنی اور داؤ کی سناٹی ہوئی ہے۔ اس کے بعد پھر ایک حرف اسی کی آواز سناٹی ہوئی ہے۔ اس  
دن ہمہ پرستیں کر لے دیں اور ایک بھائی ہے جس کی آواز ایک بڑی دار بھر ایک چھوٹی اور جھوٹی کی آواز  
ہے۔ اسی طبق "کچھ جیاے دو خی ہوتا اوناہی جسے کس میں بے جو آوازیں سناٹی ہیں وہ یوں  
ہوئیں ایک ہچھوئی اور ایک اسی حرف میں ایک بڑی دار بھر ایک داؤ اور داؤ ایک بڑی  
آواز سیانیں اور تھوڑی میں۔

۵.۷.۷ چھوٹی اس بڑی آوازوں کو سنتی علامتوں کے قریب ظاہر کرنے کے دو طریقے  
میں سے ایں۔

جس کا پہلا حرف "خوک" ہے وہ مجموعہ کہلاتا ہے۔ وہ تین حرف "خ" اور ساکن "کو" کے زندگی میں دیکھئے جائیں۔

5.8 بات دیکھانی پر رکھنے کی پڑے کہ جامدی زبان میں کوئی لفظ یا کسی لفظ کا مکارا ساکن حرف سے نہیں شروع ہو سکتا اسی وجہ سے انگلیزی کے ساکن حرف سے خود ہمہ نواسے الفاظ امثلًا <sup>5.8.1</sup> <sup>5.8.2</sup> بات دیکھانی پا تو شروع میں انت شکار کروادھتے ہیں رجیے سکون کی جگہ اسکو ایسا بھی حرف پر نہ بڑھ رکھیں ابتدہ بھیزی کی مگریزی پا پھر دلوں عرونوں کو ملا کر ایک ہی آوار فرض کریں (یعنی فرض کوئین کے دلکش پر منصوص کرتے ہیں) اسکی حال مستقرت اور بندی الفاظ امثال "کرش" وغیرہ کا بہت

5.9 اپریل نے افغانیں کاٹ کر کیا ہے کہ یہ افغانیں مستقبل ملادیں ہیں اور ان کا ذمہ دینے ہم اپنی زبان میں ادا ہونے والی آوازوں کے تین صوفون کو قیاحہ کر سکتے ہیں۔ یہ داعیں جب اپنی اصل شکل میں آجیں تو اس اسکے کیا اور جب اُن کی شکل میں کوئی تبدیلی کر دی جائے تو فرمی دو تبدیلی کا حصہ کے مطابق ہو تو اسکی "ذراحت" کہا جاتا ہے۔

5.10 ۱۰ میں جس کے ذریعہ کسی سالم افغانی میں ازروے قاعدہ تبدیلی کی جاتی ہے،

ذراحت کہلاتے ہے

5.11 سالم افغانی دو طرز کے ہیں۔

5.11.1 سالی "یعنی رہا تو میل ہیں" میں سات حروف ہیں۔ وہ ہیں معاشرین، ہماری مستقطن، منسوبات، متناصل، متناطل۔

5.11.2 نہ سی۔ یعنی وہ افغانیں جو پاچ حروف سے بنتے ہیں۔ یہ ہیں صوفون، درہ ملن۔

5.11.3 بمعنی ملات میں مستقطن اور فاعلان کو توڑ کر کھتے ہیں۔ اس کی شکل میں اسکی منحصر یا "ذراحت" کہ جاتا ہے۔ اگر بغیر قوئے ہوئے کھے بھیں تو آنحضرتؐ ہمیں کیا مدد و نیکی کہا جاتا ہے۔

5.12 ان ہی آنحصار میں کے اٹ پھرے نہ لفت نہ کرنے بنائے گئے ہیں جسیں بھکر کتے ہیں۔

5.12.1 اس دوسری جو بھریں سائیں ان کی تعداد ۱۹ ہے جن میں سات سکھی بھری اسکی پیس کے سبب افغانی سالم ہے۔ بھنی یہی ہیں جن کے سبب افغانی سالم ہیں اور بعض بھویں ایک دفعہ ہیں جو اپنی سالم شکون میں بالکل استعمال نہیں ہوتیں۔ ہم اگے باہر میں ان بھروں اور انہیں <sup>5.12.2</sup> ہونے والے زانیت کا ملنا بعد کریں گے۔

لفظاً ہر ہے جو مستقل استعمال کر سکیں اسے جس میں ایک بھول آواز کے بعد دو لمبی آوازوں ایک نویم اس لفظ کو لکھ کر - اور + کے صحبت سے پہنچ سکتے ہیں۔ ہمارے غرفیوں نے ایسے الفاظ پہلے تکہاں دیے ہیں۔ ان کو افغانیل یا انگلیل کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک بھجنی آواز کے بعد دو لمبی آوازوں کی ترتیب کو تلاہ کرنے کے لیے جو افغانیل یا انگلیل کیا جاتا ہے وہ فضولی ہے۔ فضولی یہ بھرپولی آواز بھجنی آواز کے لیے دو اوازوں میں ہیں۔ اس طرز لفظاً "ڑاویں" کی ترتیب یعنی دنیا یا ترتیب بھوقی کو تلاہ کرنے کے لیے ہم فضولی کافی افغانیل استعمال کر سکتے ہیں۔ اور پرہم نے دیکھا ہے کہ یہ ترتیب رعنی ایک بھپولی کافی ہے جو ہمارے مدرسے میں، اس ترتیب سے آئی پڑے چار بار دہرا یا لگایا ہے۔ اس لیے ہمارے لیے دع کا وزن ہو گی۔ فضولی، فضولی، فضولی

5.8 ہماری زبان میں آوازیں جتنی طرح جمع ہو سکتی ہیں، ان کو بھی مردوں میں نے دیکھاتے ہیں کی تفصیل حسب زیر ہے:

5.8.1 "ترن" یعنی کوئی کیا حرف مثلاً اسی اب اس کی دو شکلیں ہوں گی۔ ساکن اور متحرک

5.8.2 ساکن حرف وہ ہے جس پر نہ بڑھ جو شکر پہنچنے سے نہ ہو۔ جیسے لفظ "اردو" میں اور دو جو اپنی بلکہ یہ نہ ہو جو دوں ہیں اور نہ بڑھ پہنچنے سے خانی ہیں۔

5.8.3 متحرک حرف وہ ہے جس پر نہ بڑھ جو پہنچنے سے کوئی ایک حرکت ہو جو دہم۔

یہ لفظ "اردو" میں اسی اور دوں دوں پہنچنے سے ہے۔

5.8.4 مردوں نے یہ تاحدہ بھی دیکھاتے کر لیا ہے کہ اگر کسی ساکن حرف کے بو

کوئی متحرک حرف آجائے تو وہ ساکن حرف کی متحرک ہو جائے اسی یہ ایسے حرف جو کسی لفاظ کے

آخری، ایک پیچے ہتھی رجیے کتاب کی بـ شعر کا، رشام کی سیم، ان کو موقوت (یعنی شتمہ رہوا) کہا جاتا ہے۔ اگر ان کے بعد کوئی متحرک حرف آجائے تو وہ متحرک گن یہی جائیں گے اور اگر کچھ نہ

ہو گا تو وہ پڑھ تو یہی جائیں گے لیکن شتمہ رہوا بیان کوئے کے لیے ان کو حساب میں بنا کر دوں ہے بلکہ

5.8.5 جس طرز وہ آوازیں جو ایک ہی حرف رکھتی ہیں یا ایک حرف کے فرائید بیان کی جائز ہیں۔ حرف کہلائیں اسی طرز دو حروف والے مکڑے کو "سبب" کہتے ہیں۔

5.8.6 اگر کسی دو حرفی مکڑے میں دونوں حروف متحرک ہوں تو وہ "سبب تکلیل" اور اگر حرف پہلا حرف متحرک ہو تو وہ "سبب خیف" کہلائے گا۔

5.8.7 اسی طرز تین حروف والے مکڑے کو "ڈھرنا" تو پڑھ کتے ہیں۔ وہ میں حرف مکڑا

718 سے 780 تک اور انھیں کامال وفات 835 مانجا آئے۔ ضمیل اور انھیں دونوں کے بارے میں مشہور ہے کہ انھوں نے قافیہ اور موسیقی وغیرہ پر کمی جبکہ بہت کچھ کا حابہ تھا لیکن ان کی کوئی کتاب اس وقت سستیاب نہیں۔

6.4 ایسا بحول نے بھی بعض بھروس ایجاد کیں یعنی یہ وہ بھروس ہیں جن میں قدیم خوب نہیں بیان میں  
کوئی شعر نہیں کہا گیا۔ وہ بھروس خود بیان میں بھی بہت درج کی ہوئیں۔ ہمارے ملک میں لوگوں کے نام  
بھی بہت کم لوگ جانتے ہیں، عربی کی بھی تمام بھروس خدا یا انہوں نے استعمال کیں اور دہم لوگوں نے  
یہ ملود بوا کہ بعض بھروس رشنا بھروس کاں، جو عربی میں بہت مقبول ہیں، ایسا بھی فارسی میں بہت کم استعمال  
ہوئی۔ اس کے برخلاف بھروس کاں کو جندوستانی قادری گویاں، نامیں کریمیں نے ہنایت خوبی سے بڑا اور  
اب ہمارے شعر ایسی بھی اسے خوب استعمال کیا ہے، بھروس تقارب کی بھی بعض شکھیں جو عربی میں کم نظر  
آئیں افغانی اور اردو و دوں میں نہیں۔ ایسا بھتیجی تھا کہ اس کے بھروس کو جندوستانی کے بھروس کا نام  
خوب نہیں کیا گی اور اردو و دوں میں مبتخلوں ہوتی ہیں۔ اس سے پڑھتا ہے کہ آزادی کی  
تریکیب کا زخم اپنے ان شاخوں زبانوں میں کرو جائیں ایک ساپے، کوئی کہ کہ بات ثابت ہے کہ زبان صرف  
اُسی عروضی نظام کو تبلیغ کر سکتی ہے جو اس کی آزادیوں کے لیے مناسب ہو۔ یعنی کسی زبان کے عروضی  
نظام کو بدلتے کی کوشش لا حاصل اور اس کا دعویٰ ہے متن ہے، ہاں اگر زبان کی پہلی دلی جائے  
تو عروضی کے بدلتے کا امکان رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مظہٹ اثر نام کی یہ کوششی کا اردو زبان کے  
عروضی کو ہندی کی طرح مانگا کیں جو مقام کیا جائے، ناکام ہوئی۔

6.5 بعض چدید علماء کا کہتا ہے کہ اصل فارسی زبان کا عروضی مقداری ہیں اقلادی  
تحالا اور بعض عربی والوں کی وحداندی ہے کہ انھوں نے اس زبان پر اپنا عروضی نظام مسلط کر لیا  
ان علماء میں ایک اگرزر پروفیسر L. P. Elwell Sutton اور ایک امریکی مارٹن فائز  
پرویز خالدی تابی ذکر ہیں۔ ایں وہ ملن کا کہنا ہے کہ اگرچہ فارسی کا عروضی مقداری نہیں لیکن عربی بھی نہیں ہے۔  
ہمارا خیال ہے ان دوں کے دعووں میں کوئی خاص صفات نہیں۔ قدیم فارسی کا عروضی نظام  
سنکرت کے نظام سے مطابق ہے اور سنکرت کا نظام مقداری ہے اقلادی ہیں۔ یہ ضرور  
ہے کہ سنکرت کے نظام میں بعض بعض جگہ بڑی پیکا در آزادی کی گنجائیں ہیں ریجمنگ کیسی بندی  
میں بھی نظر آتی ہیں، لیکن سنکرت اور قدیم فارسی دعووں کے عروضی نظام اصلًا اور اصولی مقداری  
ہی تھے۔ یہ کہ وجہ ہے کہ فارسی اور اردو وغیرہ عربی کی اکثر بھروس کو خوب اور خوبی سے قبول کر لیا

## باب ششم

### بھروس اور زحافت

1. اردو میں جتنی بھروس سختی ہی وہ سب عربی سے لی گئی ہیں، اس میں کم سب  
بھروس کی سی شکلیں عربی زبان میں موجود ہیں۔ لیکن بھروس اور ان کے متعلق تمام علم اور معلومات  
کو ملود کرنے کا کام ایک ایرانی نے نہام نصیل دین احمد سعید اگرچہ وہ کم کہا جاتا ہے  
لیکن جدید تحقیق کے اعتبار سے وہ ایرانی ثابت ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بھروس کے نام اور زحافت  
کے نام بھی نصیل ابن احمد نے تحریر کے، لیکن یہ بات خود پایۂ ثبوت کو پہنچ عکس ہے اور عقرین تیاس  
معلوم ہوتی ہے۔ ہمارا علم عروضی اتنا وسیع ہے تھیہ، اور اس کے لیے کہ کسی ایک شخص کے لیے اس  
کا ایجاد کرنے بنا پر معاہدہ تھا۔ ہمارے ہمراہ کوئی کوئی تھوڑے عربی شاعری کا مطالعہ کر کے نظریاتی مباحث  
وہ تم کے نوں گے اور بھروس کی شکلیں جو موجود تھیں ان کو مرتب اور منظم کیا ہو گا، وہ سرے اقطائیں  
ظیلیں ابن احمد نے وہ ساپے کام اپنی ہمارا نہام دیے ہوں گے جو ہم ایران 5.1 سے لے کر  
5.4 اور پیر گران 5.8 سے 5.13 تک بیان کرچکے ہیں۔ ظیل ابن احمد کا یہ  
کارنامہ ایسا ہے کہ اسے دنیا کے بڑے منکروں میں مشہور کرنا چاہیے۔

2. کہا جاتا ہے کہ صرف ایک بھروسی ہے یعنی مدارک جسے ابو الحسن انھیں نے  
ایجاد کیا۔ لیکن یہ بات بھی قرین قیاس نہیں لگتی کیونکہ یہ بھروسی مشہور ہے کہ اس بھروس کا نام  
وصفت ان تقویں ہے اور نہیں اسی لیے رکھا گیا کہ صفت علی ہے ناقوس کی آوارگی کو کہا کہ  
کہتا ہے ”حقاً حقاً حقاً“، فقرہ بھروس مدارک میں موزوں ہو سکتا ہے۔

3. ظیل ابن احمد اور انھیں کی صحیح ساز بھروس کا علم نہیں خیل کا زمانہ عام طور پر

انداز یا تخفیف لعنی ان کے ارکان کی تعداد زیاد کر کرنا ہے جائز ہے۔

- 6.12 بعض ایسی بھروسی بھی ہوتی ہیں جن میں ہر صورت میں چار رکن ہوتے ہیں اور سبے دو ارکان کی تحریر کی جاتی ہے۔ لیکن اگر سلسلہ اکتف اور اسے کہا جائے تو پورے صورت کی تحریر اکتف ہے۔ ایسی بھروسی کو تحریر کرنا امکن نہ ہے بلکہ کوئی بھروسی نہیں۔ لیکن یہ نام بعد کے لوگوں نے تجویز کیے ہیں۔ عربی فارسی کے مصلح عروجی قاعدوں میں انہوں کا کون ذکر نہیں۔ لیکن بھروسی ابتدہ موجود ہیں جیسی ہیں تھکل نظر آتی ہے۔

- 6.13 جب جو کسی شعر یا صورت کی تخفیف بیان کرتے ہیں تو اس سے پہلے بھروسہ کا نام لکھتے ہیں۔ اس کے بعد یہ بتاتے ہیں کہ تحریر ہے یا مسودہ۔ پھر اگر بھروسہ میں تو سالم تھوڑی دیتے ہیں لیکن اگر اسی میں زحمات استعمال ہوئے ہیں تو وہ زحمات اسی ترتیب سے صورت یا صوری آتا ہے اس کے نام اسی ترتیب سے لکھ دیتے ہاتھے ہیں۔ اگر بھروسہ مضافت ہو تو اس سے آخری مضافت بھی تھوڑی بجا آتے ہے۔

- 6.14 ہم ان بھروسی کا تذکرہ نہیں کریں گے جو اردو میں بالکل استعمال نہیں ہوتیں بلکہ بعض بھروسیاں خود میں جو اپنی سامنے مٹکل میں اردو میں استعمال نہیں ہوتیں لیکن ان کی مراجعت ملکیتی ہیں اسی سے ان کے نام بھی درج کر دیں گے اور بتاویں لے کر یہ مراجعت شخصی میں ہی استعمال ہوتی ہیں۔

#### 6.14.1 بھروسیط : مستفعلن فاعلین دربار

6.14.2 بھرجدید : فاعلان فاعلان مستفعلن رصوف مراجعت

6.14.3 بھرخفیط : فاعلان مستفعلن فاعلان (رصوف مراجعت)

6.14.4 بھر جزو : مستفعلن پار بار

6.14.5 بھرسیل : فاعلان پار بار

6.14.6 بھرمیں : مستفعلن مستفعلن ملعولات رصوف مراجعت

6.14.7 بھر طولی : فاعلین معاں میں دربار

6.14.8 بھرقرب : معاں میں فاعلین فاعلان رصوف مراجعت

6.14.9 بھر کامل : فاعلین پار بار

6.14.10 بھر مدارک : فاعلین پار بار (اس کو مدارک اور غریب بھی کہتے ہیں)

6.6 اس بہت کا نامہ کرنا اور اس سب معلوم ہوتا ہے کہ مقداری عروضی نظام وہ ہے جس میں اور اس کی ادائیگی کیست پر مخصوص ہوتی ہے۔ لعنی اس نظام میں کچھ اور اسیں بھروسی اور کچھ آزادی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن اس کو ادا کرنے کے لئے اس کی ترتیب ہے۔ یہ بات ہم سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کی ترتیب میں کچھ اور اس کی ترتیب میں کچھ باہمی ترتیب ہے۔ اس کو تقریباً اسی اس سے کچھ باہمی ترتیب ہے اور اس کی ترتیب پر ممتاز ہے۔ لیکن اس بہت پر ایک ادا کرنے میں کچھ اور صرف ہو جاتا ہے۔ اگر مفترہ سے کم باہمی وہ وہ فاعل اور استعمال کی جاتے تو ممزد و نیت خطے میں پڑ جاتی ہے۔

6.7 بھر کی تعریب کے سے ہے اب دہم ملاحظہ کیجئے جس میں تمام اصطلاحوں کی ترتیب تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

#### 6.8 وضع کے لحاظ سے بھروسی دو طبقہ کی ہوتی ہے۔

6.8.1 وہ بھروسی ایک بن افاضل کی تحریر کی جاتی ہے۔ ایسی بھروسی کو مفرد کی جاتا ہے

6.8.2 وہ بھروسی جو ایک سے زیادہ افاضل کی تحریر سے مالک ہوتی ہے۔ ایسی بھروسی کو مركب کہا جاتا ہے۔

#### 6.9 طوالت کے لحاظ سے بھروسی کی دو مجموعیں ہیں:

6.9.1 وہ بھروسی جس کے صورت میں چادر کی ہوتے ہیں۔ ان کو شخص کہا جاتا ہے ایک یونیک درلوں سے ملکر اسکو ہوتے ہیں۔

6.9.2 وہ بھروسی جس کے صورت میں تین رکن ہوتے ہیں۔ ان کو مددیں کہا جاتا ہے ایک یونیک درلوں صورت ملکر جو ہوتے ہیں۔

6.10 اگر کوئی شعر میں چار کل جگہ، خیالات کی جگہ چار ارکان والے صورتے پائے جائیں تو بھر کا نام اور ہی مدعی کے لئے مخصوص یا مسدس ہے۔ لیکن اس کے آگے لفظ مضافت دو لوگوں پر اشاعت رکنی یا دو اندہ رکنی بڑھاتی ہے۔

#### 6.11 ڈھانچے کے لحاظ سے بھروسی دو قسم ہیں:

6.11.1 وہ بھروسی جو اصلًا چار ارکان والی بھروسی ہے لیکن اسی میں ایک یا ایک سنبھالہ رکن کم بھی کیا جاسکتا ہے۔

6.11.2 وہ بھروسی جو اصلًا ہر صورت میں تین رکن کی ہوتی ہے۔ اسی بھروسی میں کسی اندہ رکن کا

کرو رہا جائے تو نفلاتن بچتا ہے جسے مخصوصون کہہ دیتے ہیں۔ فاعلان کی یہ شکل بنانے کے لئے یہ بھی ممکن ہے کہ میں کو نکال دیا جائے۔ اب فاعلان بچتا ہے اس کو مخصوصون کہہ دیتے ہیں۔ اس میں کہاں تشریث بھی ہے۔ اس صورت میں رکن کو مشعث کہا جاتا ہے۔

• 6.18.3.2 بیج میں اگر فاعلن پر کیا جائے یعنی الف زکال کر میں کو ساکن کرو رہا جائے تو فاعلن بچتا ہے اور رکن کو مسکن کہتے ہیں۔ اگر مخصوصون میں میں کو ساکن کرو رہا جائے تو مخصوصون پر کیا جاتا ہے جسے مخصوصون میں بدل دیتے ہیں۔ میں کی میں بھی بیج کو مسکن کہا جاتا ہے۔

• 6.18.3.3 اگر رکن کی بچے بعد ویرگے اس طرح ایسی کہیں متبرک جسے ہو جائیں تو یہ کہے اسے متبرک کو ساکن کر سکے ہیں۔ مثال کے سورپریزی خرچ کی شکل یوں ہوتی ہو۔ مخصوصون مفاہیں فاعلوں اور ایم دیجیتی میں کو مخصوصون کا لام اور معاہد کی یہی امرت دونوں متبرک میں یعنی ایسے متبرک بچا جائے۔ اب اگر بیج کے حرف یعنی نیم کو ساکن کرو رہا جائے تو شکل بنتے گی مخصوصون نہ میں فاعلوں مخصوصون کو مخصوصون سے بدل دیں گے۔ نیکین کے اس عمل کو تحقیق یا تجویز کیا جاتا ہے انہیں خوفت ۱

تے رکن کو نکتہ رکھنے کہتے ہیں۔ جس اس بھی کہیں ایسے متبرک ہو جائیں تو یہ واسطے تحریر کر دیں کرو رہا جاتا ہے۔ اسے نیکین اوس طے کہا جاتا ہے۔ مثال کے سورپریز فاعلان کا میں معاہدیں کیتے اس نیکین کا لام ساکن کرو دیں تو بالترتیب فاعلان، مخصوصون اور معاہدیں حاصل ہوتے ہیں۔ اسیں مخصوصون، مخصوصون اور مفاہیں میں جلد یا جاتا ہے۔

• 6.18.4 ٹرم؛ فاعلوں کا اوت اور نون دو نوں زکال دینے سے محوال بچتا ہے جسے فعل کہہ دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں رکن کو ٹرم کہا جاتا ہے۔

• 6.18.5 ٹلم؛ فاعلوں میں کم کر دینے سے ہوش بختی جس کو فعل کہہ دیتے ہیں۔ اس صورت میں رکن ٹلم کہلا جاتا ہے۔

• 6.18.6 جب؛ فاعلیں میں سے ٹبلن کم کر دیتے ہوئے بختی ہے جسے فعل کہہ دیتے ہیں۔ اس صورت میں رکن جب جو ٹبلن کہلا جاتا ہے۔

• 6.18.7 خفت؛ تو مدنون کائن یا معاہدیں کائن اسکال زن تو فاعلان اور معاہدیں اور فاعلوں بچتے ہیں۔ اسیں فاعلوں اور فاعلیں کائن اور فاعلیں کائن کہا جاتا ہے۔ اسیں صورت میں یہ کائن نہیں دیکھتے ہیں۔

• 6.18.8 نبین؛ فاعلان کا بہلا افت بخصوصون کی سیں اور فاعلن کا افت زکال دیں تو

6.14.11 بحر مستقارب؛ فاعلوں چار بار (اس کو تھا رب بھی کہتے ہیں)

6.14.12 بحر بجتث؛ مستفعلن فاعل لاتن دوبار (صرف مزاحفت)

6.14.13 بحر مدید؛ فاعلان فاعل میں دوبار

6.14.14 بحر مشائل؛ فاعلان مفاہیں مفاہیں

6.14.15 بحر مغاریخ؛ مفاہیں فاعل لاتن دوبار (صرف مزاحفت)

6.14.16 بحر مقتضب؛ مخصوصات مخصوصون دوبار (صرف مزاحفت)

6.14.17 بحر مندرج؛ مستفعلن مخصوصات مستفعلن مخصوصات رصرف مزاحفت

6.14.18 بکروافر؛ مفاہیں چار بار (صرف مزاحفت)

6.14.19 بحر ہرجز؛ مفاہیں چار بار

6.15 جو بھریں اور وہیں بہت کہ استعمال ہوئی ہیں یعنی اتحی کہ کران کے بارے میں ملزید واقفیت غیر ضروری ہے اسے ذیل میں:

ٹولی۔ مدید۔ وافر۔ مقتضب۔ مدید۔ قریب اور دشائل

6. خاہر بے کا اوپر درست کی جوئی بھروسی کی تعداد بہت کم ہے اور جاہر سے بہاں خاصی تعداد ریں ایسے اشعار نے ہیں جو ان بھروسے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ سے کہ بہت سی بھروسی کی کمی مزاحفت شکلوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ لہذا اب ہم ان چند اہم بھروسیاں کا ذکر کریں گے جو سالم افایں پر اثر نہیں زیاد کران کی شکلوں بدل دیتے ہیں۔ ان کے امام اور کتاب خود کی وجہ سے بہان شکلوں کو سیما نہیں کی ہارت ڈالا ہجہ وردی ہے جو ان اڑھافات کے ذریعہ بھی میں اڑھافات کے سیان کو حق الامکان محصر اور اسان رکھا گیا ہے۔ اور اس میں پہلے عروضیوں نے بڑی پیچھی گیاں پھیلانی ہیں۔

6.1 اضمار؛ متفاہیں کیتے کہ ساکن کرو دینے سے مستفعلن بناتے ہیں۔ اس صورت میں رکن کو مغضوب کہا جائے گا۔

6.2 تبریر؛ مفاہیں سے متناہی اور فاعلوں سے فاعل کال دی تو صرف اسی بچتا ہے اسے لئے سے جملہ یعنی میں افسد کن کو اہر کہتے ہیں۔

6.3 ناسکین؛ یعنی طبع کی جوئی ہے۔

6.4 اگر فاعلان کا پہلا افت لکال ریا جائے تو فاعلان بچتا ہے اور میں کو ساکن

- ۱۶.۱۹۔ گفت :** ناٹھائیں کافیون یا معاہدین کافیون لکھائیں تو فاعلیت اور مذاہل بچے  
ہیں اسی صورت میں ان ارکان کو محفوظ کہا جاتا ہے۔
- ۱۶.۲۰۔ خمر ہے مفعولات میں سے مخصوص کو اور سبھی نکال دیں تو صرف لاپچا ہے جسے فع  
لیں بدل لیتے ہیں۔ رکن کی شکل محفوظ کہلاتی ہے۔**
- ۱۶.۲۱۔ ہستم :** معاہدین کے ان نکال میں اور سچرخائی سے کی نکال میں تو مذارع بچاتا ہے  
اسے فحول سے بدل لیتے ہیں اور رکن کو اٹھ کر لے ہیں۔
- ۱۶.۲۲۔ اب ہم مٹاون کے ساتھ ان بھروسیوں کو بیان کریں گے جو اردو میں معروض ہیں مانی  
 نقطت کا احتدام یہ بھروسیوں کی طرح کیا ہے۔**
- ۱۶.۲۳۔ پہلی طرح کی بھروسی وہ ہیں جن میں اتفاقیں کی تعداد اور ترتیب متعین ہیں اور ان  
میں صرف یہ تبدیلی ممکن ہے کہ کبھی کبھی ایک اتفاقیں کی جگہ دوسرا اتفاقیں لے آیا جائے۔ اس تبدیلی  
کے قابلے سبب سخت ہیں اور اُن کی پابندی کرنے سے مصروف بھروسے خارج ہو سکتا ہے۔**
- ۱۶.۲۴۔ دوسری طرح کی بھروسی کی بہرہ سے اس میں کبھی رکان کی تعداد اور ترتیب متغیر ہے  
یعنی جبکہ پہلی قسم والی بھروسی میں ایک ہی ترتیب کی پابندی پوری تکمیل اور غسل میں کتنا پڑتی ہے اسی  
کی بھروسی ۲۴ ترتیبیں ہیں اور رہنمائی کے پار بھروسی میں اب ۲۵ میں سے کوئی چار استعمال ہو سکتی  
ہیں۔**
- ۱۶.۲۵۔ تیسرا قسم کی بھروسی وہ ہی جنہیں تم آسانی کے لیے بخوبی کہہ سکتے ہیں جو تعداد میں دو ہیں۔ ان  
میں کبھی رکان کی تعداد مقرر ہے لیکن اتفاقیں کی ترتیب سے فرط نہیں ہے جو وہی کہہ سکتا ہیں میں نہیں  
فاعلیت سے برآمد ہوتے ہیں لیکن کیون ساتھ اتفاقیں کہا جاتے ہیں اس میں شام کو ٹوپی سوچ آزادی ہوئی ہے  
جس بھروسی کی طبقہ میں کیا اس کی تقطیع بر مقتاپ میں اور دوسری طرح کی بھروسی طبقہ کی بھروسی کی طبقہ بھروسی کی  
میں کی جاتی ہے۔**
- ۱۶.۲۶۔ ان کے علاوہ نئی شامی میں اور عظمت الشناہ کے سیماں پابندی کے مسند  
لی جوں یا پابندی کے نہیں پہنچتی بھروسی کی استعمال ہوئی ہیں۔ ان جس سے اکثر کی تقطیع ہوتا ہے  
بھروسی کے اعتبار سے ہو سکتی ہے لیکن بھروسی کا تعین دشوار ہے۔ لہذا ہم صرف اول تین شکوں کی بھروسی  
کا بیان کریں گے۔ ہم تمام بھروسی کا بیان حرمت بھی کے اعتبار کے کریں گے رہائی کی بھروسیوں کو  
ایک خاص راستہ کہتی ہے اس یہ اپنی اصل (معنی ہرن) کے ساتھ ایک مستقل بھروسی کا راستہ۔**

- ۱۶.۲۷۔** فاعلیت متفعلوں اور فاعلیں بچتے ہیں۔ فاعلیت اور فاعلیں کی مشکل تو وہ ہی رہتی ہے کہ کہنے متفعلوں کو فاعلیں  
کہہ دیتے ہیں۔ اسی صورت میں یہ ارکان بھروسی کہلاتے ہیں۔
- ۱۶.۲۸۔** خمسہ، معاہدین کی سیم کو زکال دیں تو فاعلیت کو نکال دیں اور نون کو نکالیں تو فاعلیت بچتا ہے جسے فحول کہہ  
دیتے ہیں۔ اسی صورت میں رکن کو خرب کہا جاتا ہے۔
- ۱۶.۲۹۔** خرمہ، معاہدین کی سیم کو زکال دیتے سے فاعلیں بچتا ہے جسے فحول میں سے فحول کے  
ایسی صورت میں رکن افرم کہلاتا ہے۔
- ۱۶.۳۰۔** شتر : معاہدین کی سیم اور دیون کو نکال دیں تو فاعلیں پر رہتا ہے۔ اس شتر  
میں رکن کو اٹھ کر کاپا کہتا ہے۔
- ۱۶.۳۱۔** مشکل : فاعلیت کا پہلا انت اور نون نکال دیں تو فاعلیت بچتا ہے۔ اس صورت  
میں رکن کو مشکل کہا جاتا ہے۔
- ۱۶.۳۲۔** طے ہے متفعلوں میں سے فحولوں میں سے وہ نکال دیں تو متفعلوں اور فاعلیں  
پچھے ہی جنہیں متفعلوں اور فاعلیت کہہ دیا جاتا ہے۔ اس مشکل میں ارکان مطلوبی کہلاتے ہیں۔
- ۱۶.۳۳۔** قبضہ : معاہدین کی سیم کی نکال دیتے سے فاعلیں سچتا ہے اور فحول کا نون نکال  
دیتے سے فحول سچتا ہے۔ اسی صورت میں یہ ارکان متفہوض کہلاتے ہیں۔
- ۱۶.۳۴۔** قصر : فاعلیت، معاہدین اور فحول کے خری حروف کو نکال دیں اور اب جو  
آخری حرفاں پر رہتے ہے ساکن پڑھیں تو فاعلیت، معاہدین اور فحول نیک رہتے ہیں۔ ایسی صورت  
میں ان ارکان کو متفہوض کہا جاتا ہے۔ رہیں زمانات کی کوئی عملی افادیت نہیں ہے۔ یہ صرف بال کی نکال  
نکالنے والوں کو خوش کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔
- ۱۶.۳۵۔** قطع متفعلوں میں سے نون کو نکال دیتا اور فاعلیں میں سے نون کو نکال دیتا اور بھ  
جو آخری حرفاں نیک رہتے ہیں لام، اس کو ساکن کر دیتا قطع کہلاتا ہے۔ اس کے بعد متفعلوں کی گلہ متفعلوں اور  
فاعلیں کی گلہ فاعلیں پر رہتے ہیں جنہیں فحولوں اور فعدن کہا جاتا ہے اور ایسے ارکان متفہوض کہلاتے ہیں۔
- ۱۶.۳۶۔** کشف : متفعلوں کی تکوں ساکن کر دیتا کشف کہلاتا ہے۔ رکن کی مشکل وہی  
ہے اسی کے مکفون کہتے ہیں۔
- ۱۶.۳۷۔** کشف : متفعلوں کی تکوں ساکن کر دیتا فاعلیت کے متفعلوں کہہ دیتے ہیں  
اسی صورت میں رکن کو محفوظ کہا جاتا ہے۔

- 6.18.2.4** ایے نھروٹا بیسے کبیوں مکاری وغیرہ۔
- 6.18.2.5** اگر تن ساکن حرف ایک ساتھ آجایں تو آخری ساکن ہوتے تقطیع ہی نظر انداز ہو رکھئے۔
- 6.18.2.6** شے سزیت : کی تہ دل کارڈ کی دال اور قادس بکی سین تہ ساکن کے خاتمہ خود پر ان انفلامیں والیں ہوتے ہیں جو جو انتہی سین است، وادو، سین است، الٹ اسٹین است، وادو، سین است، الٹ اسٹین است، وادو، سین است، الٹ اسٹین است، الٹ اسٹین است، وادو، سین است، الٹ اسٹین است۔
- 6.18.2.7** مصرے کے آخری جو ساکن حرف اکیلا ہو رہے ہے اسے تقطیع نامہ خود پر نظر انداز کرنے لیں۔ مثلاً صدر عَصْنِیں بندوبست برنگ دگر ہے آئیں اگر خونی الفاظ آج ہے جو کی جو ساکن ہے اس اکیل پچ رکھی ہے تقطیع میں اس جسم کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔
- 6.18.2.8** اب بھروس کا پیان ملاحظہ ہو۔
- 6.18.2.9** خفیت : پسر مدرس آئی ہے اور سالم کبھی نہیں آتی۔ اس کی کبھی نہیں ملکہ نہیں۔
- 6.18.2.10** بہاں خود ہے اس کو پہلا رکن فاطق کی جگہ فیدعاں اور آخری رکن فیصلہ ہو رکھ کر دیتے ہیں۔ جنی یہ مکن ہے کو ایک جی شعریں فاطق اور فیصلہ، فیصلہ اور فیصلہ کو تبعیع کر دیا جائے۔
- 6.18.2.11** خفیت مدرس نہیں مقطوع، غالب
- دل ناہل اس تجھے ہو کیا ہے آخراں دیدکی دو دیکھا ہے  
مل کا دل فحلاں تجھے جو مناطقی کیا ہے فطن  
آخری نہ فاطق دل دعا ہے کیا ہے ۔
- 6.18.2.12** صدر بڑی مثالیں ایک مصرے کا آخری رکن فیصلہ اور ایک کا آخری رکن فیصلہ ہے غالبہ۔
- کیا وہ خود کی ضعلیٰ تھی بندگی میں هر بھلاند ہوا  
کیا وہ خود فاطق اور دل مناطقی دل کی فیصلہ نہیں  
بعد میں ہے مراحتہ ہے دل کا فطن
- 6.18.2.13** بربادی اس کی بھرپور ہے، ہر مصرے میں چار رکن اور میں اترائیں مہلتا ہیں۔
- لیعنی تقطیع کرنے پر میں حرف بنتے ہیں۔ اس کے چوبیں ارزان مقرر ہیں اور ایک بارا میں کوئی بھی استعمال ہو رکھتے ہیں۔ جو کہ ان ۲۴ میں سے ۱۲ اوزان حرف آخری حرف ساکن کو زیادہ کرنے والے فیکٹری گنج نام رکھتے ہیں اسی یہے شامل یہ اندان ۱۲ ہی ہے جاتے ہیں۔

- درست کیا گیا ہے۔ جو میر کو مقابلہ کے تجھت درست کیا ہے لیکن راقم الفووف کی مفارش یہ ہے کہ اسے بھی الگ بھرمان کرتے بھرپور کا نام دیا جائے۔
- 6.18.2.14** اس کتاب میں حرف و میں بھروس مدنگی میں جو اردو میں ہارہار استعمال ہوئی ہے ان کی بھی غیر معروف شرکیں نظر انداز کر کے حرف معموق و معمول شکنون کوئی لیا گیا ہے۔ اگر زیادہ تفصیل درکار ہو تو کتابت کے تجھت مذکور کتابوں کا مطالعہ کریں۔
- 6.18.2.15** اس سے پہلے کہم اور دوسرے موجود بھروس کی مثالیں اور تقطیع بیان کریں تقطیع بیان، صوروں کی دھانستی، اعادہ خودی ہے۔
- 6.18.2.16** الفاظ جس طرح پڑھے جاتے ہیں اسی طرح ان کی تقطیع ہوتی ہے ایذا تقطیع کے یہ املاک ہے خانی ہر جگہ درست نہیں ہوتی۔ مثلاً ہم کھجور ہیں ”خوش“ بیکھنے پڑتے ہیں ”خش“ اسی طرح بہت سے اندازا کو نہیں کی نظر دیتے۔ مطابق جو جزا یا بڑا اسکے یا ملاکے پڑھا پڑتے ہیں مثلاً خود دست ہو تو سماں کاہل ہے کہاں ”بھی پڑھ سکتے ہیں دوڑ“ دل آوارہ کو ”و لا وڑ“ بھی پڑھ سکتے ہیں وہ نہیں کو اس خود بھی پڑھ سکتے ہیں کہ چھوٹی ہی کی آواز بہت کر سنا لی دے۔ اس طرح کے ہزاروں اندازا کوں ساختا کہ مجھ میں بڑا اسکے پڑھا جائے، اس کا کچھ اسازہ اس بات سے جو سکن پڑھ کر یہ آزادی نامہ خود پر صرف مدد جو فریض حالات میں ممکن ہے۔
- 6.18.2.17** جب ایذا ہو۔
- 6.18.2.18** جب دو غلطلوں کے پیچے میں دل دل پڑتی ہے ہو۔
- 6.18.2.19** جب نہاد کے آخر میں الحف ایون ہو، یا دل دل یا بھوٹی یا باشہری یہے جو۔
- 6.18.2.20** جب اصطلاح کے بکھر سے زیادہ لکھاٹا موہر ہو جوں یہیے ہر کائن کو آپ فی ”آپ“ اور ”آپ“ کو آپ پڑھ سکتے ہیں۔
- 6.18.2.21** جب لفظ کے خود حیں الحف ہو، اور اس لفظ کے پہلے والے لفظ کا آخری حرف نہ ہو یا کوئی اس حرف نہ ہو تھی پہلے اگلے ہو۔
- 6.18.2.22** صدر جنگیل آوانی تقطیع میں نہیں لی جاتی۔
- 6.18.2.23** دو پیشی و اگر وہ لفظ کے پیچے آخر میں بھویجیے پڑھنا۔ بھکا، آور وہ دنیو۔
- 6.18.2.24** اون فن چاہے وہ لفظ کے آخر میں بھویجیے پڑھنا۔ بھکا، آور وہ دنیو۔
- 6.18.2.25** وہ دل اور جو پڑھنے میں نہیں آتا جیسے خوش، خوب، وغیرہ۔
- 6.18.2.26**

شاند کریں تو کوئی ہرج نہیں۔  
6. 21. 3 ایسی رہا عیاں اور وہ میں تکالُس کی جائیں جن میں تمام ۲۴ اوزان آگئے ہوں تو  
شاخ میں جھوٹوں نے ایک پورا دیوان رہا عیاتِ مرتب کیا تھا۔ یہ دیوان نظر سے جھیں گندھاں یہے  
ہیں کہا جاسکتا کہ جھوٹوں نے تمام ۲۴ اوزان استعمال کیے ہیں کہ نہیں۔ راقمہ لہروں نے ۲۶  
ربا عیوں کے ایک مجھوئے میں تمام اوزان استعمال کر دیے ہیں۔

6. 21. 3. 1 اے عشق ترا چو من ہزار ان طالب

اے عشق مفعول ترا چو من مقاطعین ہزار ان طامغا عیلين لب فتح ۶. 21. 2. 9

ریدار ترا یوسف هصری راغب  
6. 21. 2. 8

ریدار مفعول ترا یوسف مقاعیل ن مصری رامغا عیلين غب فتح ۶. 21. 2. 3

وز بھر تو جاہم راصد محنت و فلم

وز بھر مفعول تو جاہم رامغا عیلين صدم مفعول ت غم فعل ۶. 21. 2. 2

آن پر کہ نگ روی تو از من غائب

آن پر کہ مفعول نگ روی تو مقاعیل زمن فامفعولون سب فتح ۶. 21. 2. 7

6. 21. 3. 2 در پیش تو آور دم دل را ب نیاز

در پیش مفعول تو آور دم مقاعیل دل را ب مفعول نیاز فحول ر ۶. 21. 2. 2

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ

دست من وزلف تو را بید و راز

دست م مفعول ن زلت تو مقاعیل و مید مقاعیل دل ز فحول ر ۶. 21. 1. 1

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ

در عالم ریش از من دسانده چونست

در عالم مفعولون بیش باز من مفعولون در اندہ مفعول پیمائیت فحول ر ۶. 21. 1. 2

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ

آن پر کہ نواز کم تو اے بستہ نواز

آن پر کہ مفعولوں نواز کم مقاعیل تو اے بندہ مقاعیل نواز فحول ر ۶. 21. 2. 3

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ

اردو والوں نے مام طور پر ہمیں ہی چلا اوزان میں بیٹھ آنکی کی ہے جو حضرت مکھنی خالیہ پاوار  
شاخ میں جھوٹوں نے ایک پورا دیوان رہا عیاتِ مرتب کیا تھا۔ یہ دیوان نظر سے جھیں گندھاں یہے  
ہیں کہا جاسکتا کہ جھوٹوں نے تمام ۲۶ اوزان استعمال کیے ہیں کہ نہیں۔ راقمہ لہروں نے ۲۶  
ربا عیوں کے ایک مجھوئے میں تمام اوزان استعمال کر دیے ہیں۔

6. 21. 1 رہا کے وزن کو مام طور پر مسلک کہا جانا ہے، لیکن درحقیقت یہ انتہائی آسان  
وزن ہے مگر اس کی حقیقت کہہ لی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ رہا کی کے تمام اوزان پر تکین وسط را  
تینیق کے ذریعہ بلا حظ بڑا ہے اگرات (۳. ۱۸. ۳. ۳) ۶. ۱۸. ۳. ۳ معرفت دوستی اوزان سے براہ  
ہو سکتے ہیں۔ وہ دیوان یہ ہے:

6. 21. 1. 1 مفعول مقاعیل مقاعیل فعل

6. 21. 1. 2 مفعول مقاعیل مقاعیل فعل

6. 21. 2 اس کی تفصیل یوں ہے کہ ایک ایک کے ہر کوئی پر تکین اور سط کا عمل کیجیے اور ضری  
وزن برآمد کیجیے۔

6. 21. 2. 1 مفعول مقاعیل پر تکین : مفعول مفعول مقاعیل فعل

6. 21. 2. 2 مقاعیل مقاعیل پر تکین : مفعول مقاعیل مفعول فعل

6. 21. 2. 3 مقاعیل فعل پر تکین : مفعول مقاعیل مقاعیل فعل

6. 21. 2. 4 مفعول مقاعیل پر تکین ر ۲. ۲. ۶ مفعول مفعول مفعول فعل

6. 21. 2. 5 مفعول فعل پر تکین ر ۲. ۲. ۶ مفعول مفعول مفعول فعل

6. 21. 2. 6 مقاعیل فعل پر تکین ر ۲. ۱. ۶ مفعول مفعول مقاعیل فعل

6. 21. 2. 7 مفعول فعل پر تکین ر ۲. ۲. ۶ مفعول مقاعیل مفعول فعل

6. 21. 2. 8 مفعول مقاعیل پر تکین : مفعول مقاعیل مقاعیل فعل

6. 21. 2. 9 مقاعیل فعل پر تکین : مفعول مقاعیل مقاعیل فعل

6. 21. 2. 10 مقاعیل فعل پر تکین ر ۲. ۲. ۶ مفعول مقاعیل مقاعیل فعل

6. 21. 2. 11 یہ دس وزن میں اور دوسرے اگرات (۱. ۲۱. ۱) میں نہ کوئی جوستے سب مکار بارہ  
ہو سکتے اب ان میں ہر ایک میں آخری حرف ساکن کا اضافی کروجیے تو بارہ اور حاصل ہو سکتے ہیں لیکن  
اصل بارہ وہی ایس جو اور پر بیان ہوئے کہیں کہ (جیسا ہم بتا پچے ہیں)، آخری حرف ساکن کو تقطیع ہیں

بُشِّنی مفعولیں بے خبر راضی جیسی ماں تامنا میں کے نئے (6. 21. 2. 10)

کہ ساخت لیاں اچھیں دو رہائش  
کہ ساخت مفعولیں لیاں ام مفعول جیسی دو رہائش میں باشیں نہیں (6. 21. 2. 11)

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ  
کا اپنی از جام سب اعلیٰ سے  
کا اپنی مفعولیں از جام مفعول اب اعلیٰ مفہومیں نئے نئے (6. 21. 2. 12)

چاں دارم درساہ و نفایت سے  
چاں دارم مفعولیں دراہ مفعول و فایت خس مفہومیں نئے نہیں (6. 21. 2. 13)

دل کردم قریانش بے بیٹھ د کے  
دل کردم مفعولیں تراش مفعول بے بیٹھ مفعول کے نئے نہیں (6. 21. 2. 14)

ز دستم کھار گریز پاہنچ فست  
ز دستم مفعولیں کا اثر راضی میں پاہنچ مفہومیں نئے نہیں (6. 21. 2. 15)

حرف کے اضافے کے ساتھ  
دردیدہ دو دل بس است گزیے دے  
دردیدہ مفعول دو دل بس اس مفہومیں نئے نہیں (6. 21. 2. 16)

6. 22. 0 رجز رہ مدد سبھت کم استعمال ہوئی ہے۔  
6. 22. 1 رجز رہ من سالم میرے  
اے بھے تجھ کو سوچے تجوہ مانیاں یا ایک دیں  
سو سو کہیں تو نے میر من پر نہ لایا ایک دیں  
اے بھے تجھ سنتھن کو سوچے مستھن تجوہ سا ہا سنتھن ایک جس سنتھن  
ہو گئیں ۔ تو نے رہ ۔ سخن رہ ۔ یا ایک دیں ۔  
6. 22. 2 رجز رہ من مطہوی تجوہون ناکاب سے  
غیرہ ناٹھن کر دے سے مت رکھا دیں  
بُوے کو اچھے بوسیں نہیں بھے تاکریں

6. 21. 3. 3 اے آں کہ خود ہم ز جھرا نہ اے اے  
اے آں کہ فحول خود ہم مفہومیں ز جھرا نہ مفہومیں بار قاع (6. 21. 1. 1)

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ  
از کوہ غلت بر دل تسلیم صد بار  
از کوہ غلت بر دل تسلیم صد بار  
آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ  
خواہم کہ پہیں تو چھ گوئی غم دل  
خواہم کہ مفعول بہ پہیں تو چھ مفہومیں بہ چھ گوئی غم مفہومیں بہ غم دل نہیں (6. 21. 1. 1)

چوں اچارہ من بر تو بندور شمار  
چوں چار مفعول اسیں بر تو خالیں شجور دش مفعولیں خارق اع (6. 21. 2. 7)

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ  
6. 21. 2. 8 بُر ایک خون بے مار دل کرو  
رجزات مفعولیں خون بے فاعلیں عراد دل مفہومیں کرد قاع (6. 21. 2. 8)

ڈیکہ ایک حرف کے اضافے کے ساتھ  
واندوہت درستین من منزل کرد  
واندوہت مفعولیں درستین مفعولیں من منزل مفہومیں کرد قاع (6. 21. 2. 9)

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ  
دیکھتا کے فرامیں غلت دھم  
دیکھتا مفعولیں کے فرامیں کیم من مفہومیں فلم فھل (6. 21. 2. 10)

کس ہرگز ایسی سختی بایے دل کرد  
کس ہرگز مفعولیں ایسی سختی مفعولیں بایے دل مفعولیں کرد قاع (6. 21. 2. 11)

آخریں ایک حرف کے اضافے کے ساتھ  
6. 21. 3. 5 یار آمد یار آمد یار آمد ہے  
یار آمد مفعولیں یار آمد مفعولیں یار آمد مفعولیں ہے نئے نئے (6. 21. 2. 12)

بُشِّنی ہے خبر بیں سلیکے

لڑ پر سپلائر کرن قاتلان ہوتا ہے اور ایک صریعہ کا آخری کرن فعلن اور دوسرے فعلن ہے (خطاط  
بُوئِی اگرات ۶.۲۳) نائب سے

حشرت قطرو ہے دریا میں قنا ہر جانا

درو کا مرست گذتا ہے دعا ہو جانا

اس شعر کے دونوں صفر عوں میں سپلائر کرن قاتلان اور ایک ارکان فعلان فعلان فعلن ہیں۔ بھر کا  
نام دی رہے گا جو ۶.۳ میں مذکور ہوا

۶.۲۳.۴ رمل مددی مذکور، نائب سے

میں کوکب کچنڈر تے ہیں کچے

دیتے ہیں دھکایا بازی اگدا

ہیں کوکب ناتھان کچنڈر ناتھان تے ہیں کچے ناطی

دیتے ہیں لادھو کویہ بازی گھلا

۶.۲۳.۵ رمل مددی مذکور، نائب سے

حشیج کو سنجی وحشت ہی کی

مری وحشت تری شہرت ہی کی

حشیج کو ناتھان نہیں وحشت خلافت ہی کی ذہن

مری وحشت تری شہرت ہی کی

۶.۲۳.۵.۱ اس بھر میں آخری رکن فعلن یا فعلن ہو سکتا ہے۔ رمل اخون ہوئے اگرات (۶.۲۳)

آخری رکن فعلن ہو تو بھر کے نام میں مقطوع کا حصہ فر ہو جائے گا۔ اسی طرح سپلائر کرن بھی ناتھان  
کی جگہ فعلان ہو سکتا ہے۔ نائب را کی خوف میں اسے

دہیں مشق مصیبت ہی کی

دہیں مشق خلافت قی میت خلافت ہی سی نہیں

۶.۲۴ سریع۔ یہ سمجھی سالم نہیں آئی نہ شمن آتی ہے۔

۶.۲۴.۱ سریع مددی مطلوب کشوں میرے

کہہ شناسائے نہ داش دل

اس کے پر کھنے کو جسکرایے

فہرست مختبلین شکست کو سناہن دوسرے مت مختبلین دکھل کر پوں سناہن  
بوے کوپو ہے چنانہ ہویاں ہے منہ سے بھے ہے بنا کر ہوں ہے

۶.۲۲.۲.۱ یہ بھر مذکور ہے۔ شکست بھر کی تعریف کے لیے ملاحظہ ہوئے اگرات (۶.۱۲) اور باب  
بازدہم ہو اگرات (۶.۳۱.۲.۱) میں مذکورہ بھر کے بارے میں بعض باتیں اور بیان کی ہیں

۶.۲۳.۱ اس کی دونوں نکیں یعنی مشق اور مددیں اور دوہیں مخفی ہیں۔ اس بھر  
یہ سپلائر کرن قاتلان اور آخری رکن فعلن ہو تو پیٹے کرن کو فعلان اور آخری رکن فعلن ہو یعنی دوسرے

مشق میں سپلائر کرن فعلان اور آخری رکن فعلن یا فعلن ہو

۶.۲۳.۱.۱ رمل مذکور، نائب سے

نقش فرادی ہے کس کی شوئی تحریر کا

کا غذری ہے پسہ رکن ہوئے مکر تصور کا

نقش فرما ناتھان دل ہے کس کی خلافت شوئی خ ناتھان یہ کا ناطن

کا غذری ہے ہر رکن ہر مکر تصور کا ویکا ہے

۶.۲۳.۲ رمل مذکور، نائب سے

یہ رسمی جاری قسمت کو وصال یاد رہتا

اگر اور سچی رہتے ہیں انتصار ہوتا

یہ رسمی وصلات اور قسمت خلافت کو وصال خلافت یاد رہتا خلافت

اگر اور سچی رہتے ہیں سکیانت ہے نادر رہتا

۶.۲۳.۲.۱ یہ بھر مذکور ہے۔

۶.۲۳.۳ رمل مذکور، نائب سے

نفس قیم کرے پر شم و چراغ سحر

دہیں شمع سیہ خانہ نیل ہے سچی

نصرتے خلافت سر کرے پس خلافت ہم چراغ خلافت صراحت

نہ کوئی شم ہے نایسہ غا ہے خیل ہے دہیں سچی

۶.۲۳.۳.۱ اس شعر کے دونوں صفر عوں کے پیٹے کرن میں خلافت کی جگہ خلافت ہے

یہ تکمیل فعلت شب فعلن میں کے فعلوں کو فعل کا پانی نہیں دیں بلکہ فعل کو فعل کر دیں  
 شروع ۔ شاد بہر ۔ لی آہ ۔ سیری ۔ نسخن ۔ ندش ۔ درد ۔ براہ ۔  
 ۸.۲۸.۴ متقابل مثمن معموق ائم مذاعفت، میرے نیازی سے  
 خدا سے میں وہ چہرو کپڑے پر لگے ہاتھ  
 دم سحر جب خمار اتر تو جس نے درخوا  
 خلد فعل سے میں فعلن وہ چہرو نہ عول کپڑے پر فعن رنگ ر فعمل ہاتھ فعن  
 دم س ۔ وجہ ۔ خمار ۔ بتا ۔ آئی نے ۔ دیکھا ۔  
 ۸.۲۸.۵ متقابل مثمن ائم، اقبال سے  
 لے ہبرہ باقی نے برو باندی  
 جیتا ہے روند بندے مانگ  
 نے در قطبی رہ بھل فرعون لے نصی مہ بازی نہ عول  
 جیسا ۔ پیر دل ۔ بنا ۔ ہے مانگ ۔  
 ۸.۲۸.۶ متقابل مثمن فرم، ائم ابڑ، مخلف فی اسی رسے  
 گیور دست کا بوسہ دو  
 پاندھی ہے صد قدر  
 گیش فعل درخوا کا فرعون بوس فعلن درخوا  
 پاندھ ۔ گھن ہے ۔ صد ۔ دو ۔  
 ۸.۲۸.۷ یہ بھر جیز کا بنیادی وزن ہے یہیں میرے اسے مذاعف یعنی شاعر وہ کہنی مستحکل  
 کیا ہے۔ ہر مصر میں آٹھو کسی ہوتے ہیں اور عام طور پر تیس ماڑائیں ہوتی ہیں (یعنی تیس کر لیٹے)  
 تیس حرف بخت ہیں، عام طور پر مصر میں کے دو حصے ہوتے ہیں اپنے حصے میں سوڑ اور دو صوبے میں  
 چودہ ماڑائیں ہوتی ہیں مگر آفری ساکن حرف جو مصر میں کا فری حرف ہو اور اکیلانا چاہے اسے  
 شمار نہیں کرتے، میرے یہاں کسی کسی صورت میں ۲۸، بکسی کسی صورت میں ۲۹ اور کسی کسی صورت  
 میں ۳۰ اور تیس بھی تین ایکس ایسے صورتے بہت کم ہیں۔ ملکان بہر حال ہر صورتے میں آٹھویں رہتے  
 ہیں مگر اسی طرح بعض بعض صورتے ۱۵ ماتراوں کے ووصوں میں بھی تقسیم ہو جاتے ہیں اسکی  
 صورت میں کی تیس بھی اعلاد ۵۵ علاد تیار ہوں اور ۱۶ اور ۱۷ ماتراوں کے ووصوں والی ہے۔

کم ہے تا مفتسلن سائے زر مفتسلن داغ دل ناطق  
 اک سکھ کر ۔ نے کو بر ۔ پلے ۔  
 ۸.۲۸.۸ کامل۔ یہ مدرس بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ بھر ار ان میں کم مقبول ہوں،  
 تمارے یہاں فارسی میں اسے بیدل نے خوب استعمال کیا ہے۔  
 ۸.۲۸.۹ کامل مثمن مسلم، اقبال سے  
 کبھی اسے حقیقت منتظر نظر آیا اس بہاذ میں  
 کہ ہزاروں سمجھتے تھے ہمیں تین نیازیں  
 کبھی اسے حقیقت متنا میں قبی منتظر متنا میں نظر آیا متنا میں اس بہاذ میں متنا میں  
 کہ ہزاروں کا ۔ صے تپہ ہے ۔ وہی ہی ہی ۔ ن نیاز میں ۔  
 ۸.۲۸.۱۰ اس بھر کے یاسے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا ہر کوئی پوچھے پوچھے الفاظ پر  
 تقسیم ہو جانا چاہیے یا کہے کہ اس طرح بر تا چاہیے گویا یہ بھی شکست بھر ہو۔ ورنوں خیالات بالکل  
 مطہریں۔  
 ۸.۲۸.۱۱ متقابل مثمن سالم مسلم سے  
 دو نیجوں میں رحمت فرعون ایک پانچوں نے دولا فرعون  
 مرادیں ۔ فریجن ۔ کابرلا ۔ ندو لا ۔  
 ۸.۲۸.۱۲ متقابل مثمن کندوون اقبال سے  
 گیا دوسرے بیوی داری گیا ۔ تباش او کہ اگر مداری گیا  
 ٹیا دو فعلیں رہ رہا فرعون یہ داری فرعون جی فعل  
 تباش ۔ دکھار ۔ مداری ۔ گیا ۔  
 ۸.۲۸.۱۳ متقابل مثمن معموق ائم مذاعف، اقبال سے  
 یہ تکمیل خوب میں لے کے لکھوں گا اپنے صاحبہ کا جو کر  
 شر فٹاں ہو گی اور میرا نفس نفس مسئلہ ہو ہو گا

6. 26. 7. 5 یہ بزرگستہ ہجرتیں ہے لیکن اس کا مقصود عام طور پر دو مصوبوں میں تسلیم ہو جاتا ہے۔ جو اس کی نفعیوں سے متعلق کل جگہ نہ رکھا ہے۔ اسے دنیوں سبھی ہے لیکن مصوبوں میں تسلیم کرنے کے شروط یا نتیجے میں ہمیں آئتا۔ لیکن نام رکھنے میں آسانی ہے کہ نفع اور نظریہ تسلیم کا انسان ہو جاتا ہے۔

6. 27. 6. متدارک یہ سچی ہرست کو استعمال ہوئی ہے۔ لیکن مشن مذاہعہ میں تسلیم میں جو سب سچی اسی بات کی گناہ کش ہے کہ سالم رفاقت میں بخوبی (فعلن) اور مقطوع (رفعل) ایکان کو جس سمت پڑا ہے جس کو سمجھتے ہیں۔ بشرطیکد ما تریکی ہر جگہ ہے۔ جو اسے یہاں اس آزادی کو خوب استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں یہی مثالیں کہمیں جوں میں ایکان کی ترتیب کا کسی مقررہ اندازہ اندازہ کیا گیا ہے۔

6. 27. 1 متدارک مشن سالم، فنا کان پوری سے  
ان بخوبی کی سمجھتے جسی کیا پڑے  
دنی ویگی میں خدا من عجیب

6. 27. 2 متدارک مشن سالم مذاہعہ سالم پوری ہجرتی سے  
وست خلام ہمیں سوت بیسی بھی ہو توں جھوٹی اونا کارہ ہجرتیں  
ہیں تو کہاں ہریں اے ہر جگہی نڈگی تو کالی بی بی جو توہا خپڑی پھیں  
سوتی فاطمیں اے سماں موت بیت فاطمی سی بھی ہو نادھنی مولی جھوڑا ملی اے فاطمیں کارہ ہجرتیں اگر خپڑی ملی

6. 27. 3 متدارک مشن مقطوع بخوبی (رفعل) اور جگہی (رفعل)  
پی کر کر ۔ تاہم ۔ سر جھری ۔ زندگی ۔ تو گا ۔ پاہن ۔ ہے تو سا ۔ مرنی ڈگہ  
بنیاد جہاں میں کوئی کہوں ہے  
ہر شے میں کسی کی کہوں ہے  
جیسا نعلن وجہی فعال میں کسی غسل کہوں ہے نعلن

6. 27. 4 متدارک مشن مذہعہ فعال میں کسی غسل کہوں ہے نعلن  
جیسا نعلن وجہی فعال میں کسی غسل کہوں ہے نعلن  
جیسا نعلن وجہی فعال میں کسی غسل کہوں ہے نعلن

6. 28. 7. 1 میر نے فعلن، نعلن، فعال، فعالن فعلن کے طارہ قبول، فعلن بھی استعمال کی جائیں اس بھرگی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ اس کے ایکان کی ترتیب مقرر نہیں ہے لہذا اس کے مستقل نوئے مقرر نہیں ہو سکتے۔ مزدوں میں کا احصار اتراؤں کی تعداد اور ہم آہنگی پر ہے۔ ما تراویں کی تعداد تو پھر بھی شمار ہو سکتی ہے لیکن ہم آہنگی کا کوئی معیار نہیں نہیں۔ اس یہ میر کے یہاں ارادہ ان تمام بخوبی کے سہاں جھوٹی نے اس بھرگ کو برداشتے ہے) میں حد تحقیق پایا جاتا ہے۔

6. 28. 7. 2 معمولی طور پر صرف یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اس بخوبی فعلن نہیں آتا۔ مصروف فعلن ایغماں سے شروع نہیں ہوتا اور ہر مصروف کا آفری رکن ایک سبب غضیت یا ایک قد بخوبی سے زیادہ نہیں ہوتا۔

6. 28. 7. 3 اس بخوبی میر کی طرزیں کا تفصیلی تجزیہ کرنے میں معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر ہر صرف کے پہلے حصے میں مدد جو فیل ذکر کوئی نہیں ہے کوئی بھی شکل ہوگی، اور در دوسرے حصے میں بھی، سچی نویں سے کوئی شکل ہوگی صرف ایک سبب غضیت کم ہو گا۔ یہ فہرست ان تمام شکلوں کا احاطہ نہیں کرتی جو میر کے یہاں پائی جاتی ہیں، یا اصولاً ممکن ہیں۔ لیکن اس بھرگ کے تقریباً ہکانوں میں صدقی اشحدائی تقلیع اس نقشے کی روشنی میں ہو سکتی ہے۔

6. 28. 7. 4 وہ نقشہ سب زیل ہے:

|      |       |       |       |
|------|-------|-------|-------|
| نعلن | فعلن  | نعلن  | فعلن  |
| نعلن | نعلن  | نعل   | فعولن |
| فعلن | نعل   | فعولن | فعلن  |
| فعلن | فعلن  | فعول  | فعولن |
| فعلن | فعولن | فعلن  | فعولن |
| فعلن | فعولن | فعلن  | فعولن |
| فعلن | فعولن | فعولن | فعولن |
| فعلن | فعولن | فعولن | فعولن |

6. 28. 7. 5 یہ دریافت ایک امریکی پروفیسر فرنسس ہرچیت نے ان تجزیوں کی روشنی میں کی ہے جو اقسام کی تحریکیں فیصلہ فرمائیں۔

- 28.1 بخت ششنجون مخوب مقطوع، غالب سے  
بریک بات پہ کئے ہو تم کو آ کیا ہے  
تھیں کہو کوہ انداز گستگو کیا ہے  
ہر کہا معاشر سے پہ کئے قلعائی ہو تم کو تو معاشر کیا ہے نصیل  
حکم کہو « کوہ انداز » گستگو « کیا ہے »  
• 28.2 اس کوئی بھی آخری رکن فھلن ہو سکتا ہے، غالب (اس غزل میں) اسے  
دو چیزیں کے ہے، اور جو بہشت خری  
سماءِ اردکل فام ملکہ کیا ہے  
پہنچ مردی کا آڑی رکن فھلن ہے دہنیزیکر کو نظر کو اڑ کر دیں گے اور دوسرے مردی کا آڑی  
رکن فھلن ہے۔  
• 28.3 کبھی کبھی فھلاتیں کی بڑی مقصود، بھی بعنی شعرت استعمال کیا ہے، تیکن کا عمل  
ہے، (ماہظ ہو پر اگراف نمبر ۱۸.۳) « مثلاً یا کادسے  
بوا پھری انسروہ دون کی تبدیل  
ابل پڑا ہے بھری لفتش باعل کا  
بنا پھری معاشر، امرہ مخalon دون کیست معاشر بدال فھلن  
الم پڑا « بچہرہ « لفتش با « عل کا »  
اس بات کی اجازت ہے کہ ایک مردی میں فھلاتیں ہو اور ایک میں مفعولی۔  
• 28.4 بخت ششنجون مخوب، غالب سے  
بجب نہ طے سے جلاو کے پڑیں ہم آج  
کراپے ساتے، اور یہ ہفت آج  
بجب نہ معاشر طے سے جاندیں دے کے چھے معاشر ہیں ہم آج فیضان  
کراپے سا « یے سرہا « دل سبھو دو، تھا گے «  
• 29 مختاری یہ سامن کہیں نہیں استہال ہوتی، دسدس استھال ہوتی ہے، اسی  
ماہلان مفترقی ہے یعنی تمام لائن کھا جاتے ہے۔  
• 29.1 مختار ششنجون اخرب مخوب مخوت غالب سے

- 27.8 متدارک ششنجون مخاعت، بہادر شاہ تکفیر سے  
ظفر اُنی اس کو نہ جائے گا ہو وہ کیا ہی صاحب فہم دذا  
جے میونی ہی یا ونڈار بی بے میں می ثوف نہ اندھا  
عفر فھلن ویں قبیل کو نہ جائیں نے کا تبلیغ ہو وہ کے نیشن سایی صاحبین حسب فہمیں مودذ کے نیشن  
بھٹکا « خری یا « دھرا » دری « جے میں « میٹھا » فٹھا » دیبا »  
• 27.9 متدارک ششنجون مخاعت، نظر کر پر آزادی سے  
ملک عرصہ دہن اک پھری میں مست دیں، دیں پھرے ملک  
قریق اجل کا نہ ہے وہ دن رات بہادر نقاہا  
اک مرتفع س وہ فھلن کو چھوٹیں زیمان فیصلی متعبد نطفیں س بے فھلن س پھٹے فھلن ملک اس  
ترزا نطفن قی اجل فھلن کا و فھلن نہ ہے فھلن وہ ما نطفن ت پا فھلن کرن فھلن کارا نطفن  
• 27.10 میساک او پریکی مثال سے تلاہر ہوا ہو گا، اس بھری فھلن اور فھلن کو کارا دی سے  
وکھنے ہیں کوئی ترتیب مختصر نہیں ہے، این اُن کی بعض مشہور غریبیں ملکا «  
اشابی الحبوب کوپ کرو، اس شہری ہی کا رکھا ہی  
فھلن لبیں فھلن نطبی فھلن فھلن لبیں فھلن  
اسی بھریں ہیں۔  
• 27.11 یکس اس بھرک ایک شکل مقرر ہی ہو گئی ہے، اس میں فھلن فھلن فھلن فھلن فھلن  
فھلن فھلن فھلن کا اذرام کیا جاتے ہے، عبد الرحمن زادہ  
افسوس ہے اپنی حالت پر اس نہیں ملک کو بخیجے  
جس نام کوئے کر اسے ناہ کافر بھی مسلم ہوتا ہے  
• 27.12 کبھی کبھی چوتھے، کن کو اور اگر زندگی روایت مارنے ہوں تو، آٹھویں، کن کو  
بھی فھلان کر لیا جاتا ہے، جگر مرد را آزادی سے  
چڑ دو گی، اس دو دو شہنشہ دو جو دیوان ہوتے ہی  
یہ معاشر دو گل فھلن یعنی فھلن دو دو شہنشہ ہوتے ہیں دو موروی فھلن دو دو  
فھلن تے دو دو فھلن  
• 28 بخت، یہ سامن کہیں نہیں استھان ہوتی دسدس آتی ہے۔

۵. ۳۱. ۱ بزرگ اس کی دو نوں شکریں رہن اور مددس مردج ہیں۔ بھرشن ہزار آفی  
کن معاہل ہو تو اس میں آخری ساکن حرف زیادہ کرنا لطف ہے۔ دی واحد بھرپڑے جس میں آخری ساکن  
حرف زیادہ کرنا لطف نہ آ جاتا ہے۔ لطف ہو پر گراف ۶. ۳۱. ۲

## ۶. ۳۱. ۲ بزرگ محسن سالم ناکب

کسی کو دے کے دل کو ناسخ تھار کیوں ہو  
ذہن جب دل ہی ہے میں تو پھر میں بند کر دیو  
کسی کو دے معاہل کے دل کرن معاہل نہ ناسخ معاہل کیوں ہو معاہل  
د جو جب دل ہے ہی ہے میں تو پھر میں ہے نہ کہوں ہو ۶. ۳۱. ۳

## ۶. ۳۱. ۳ بزرگ محسن اخرب میر

کچھ سوچ ہوا بیجاں اسے میر لکھ رہی  
ٹھیک کہ بہار آتی زنجیر نظر کی  
کچھ سوچ مفعول ہوا یہاں معاہل اسے میر مفعول نظر آئی معاہل  
شاید کہ ہمارا ہے زنجیر نظر کی ۶. ۳۱. ۴

۶. ۳۱. ۴ یہ ان بھروسے میں سے ہے خوبیں بھر کر رائکہ بھر کتے ہیں۔ لطف ہو پر گراف

۶. ۳۱. ۵ ان تمام بھروسے میں دوسرے رکن کے آخری بھی ایک ساکن حرف زیادہ کر سکتے ہیں۔ بھروسے  
شوکے یہ مدعی کے دوسرے رکن میں ایک ساکن حرف پڑانے قاعدے کی روئے نامہ بے کیوں کہ  
پڑانے تا حد تین ان غزیں نقطہ گاتے تھے اور اسے تقطیع میں شمار کرتے تھے۔ لہذا یہ لفظ پڑانے  
قادے کے اعتبارے یہ سچا ہے۔

## ۶. ۳۱. ۶ بن محسن ناشن ناکب مدد

کچھ ہو دویں گے دل ہم نے اگر پڑا ہاں  
دل کیاں کر کم کیجے ہم نے مدد میا  
کچھ ہو فاطم دویں گے دل معاہل ہم نے اگر فاطم پڑا ہیا معاہل  
دل کیاں کر کم کیجے ہم نے مدد میا ۶. ۳۱. ۷

۶. ۳۱. ۷ بزرگ بھر کی مسکتہ ہے۔  
۶. ۳۱. ۸ بزرگ محسن ناکب

سدت ہوئی ہے پار کو بجان کیے ہوئے  
بھرشن مقدس سے بزم چرانل کیے ہوئے  
سدت د مفعول کی ہے پار فاٹاٹ کو بھان کب معاہل نے تھے فاٹاٹ  
جوشی ۶. ۲۹. ۱ دے بزم چرانل کب ۶. ۲۹. ۲ مفارق محسن اخرب میر

## ۶. ۲۹. ۲ بھاکب ہی کو اپنا مقصود جانتے ہیں

اپنے سواب کسی کو موجود جانتے ہیں

ہم کب مفعول ہی کو اپنا فاعل اس سقادر مفعول جانتے ہیں تھا وتن  
پنے سیں ۶. ۲۹. ۲. ۱ دے گز کو موجود جانتے ہیں ۶. ۲۹. ۲. ۲ یہ بھر بھی مسکتہ ہے۔

۶. ۲۹. ۲. ۳ مشرح یہ بھر کی سالم نہیں آتی اور د مدد آتی ہے۔

## ۶. ۲۹. ۲. ۴ مشرح محسن مطہری مکثوت اقبال سے

سلہ روز و شب تھر گر حادثات

سلہ روز و شب اہل حیات و ذات

سلہ مشعلین روز و شب نامن لقش گر مقتضی محدثات ناحداث

سلہ ۶. ۳۰. ۱ روز و شب ۶. ۳۰. ۱ اصل ہیا ۶. ۳۰. ۱ نہات ۶. ۳۰. ۱

۶. ۳۰. ۱. ۱ اس بھر میں فاعل کی جگہ فاعلات لانے میں آزادی ہے۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ ایک ہی  
شعر یا لفظ با غزل میں کوئی مصرع مطہری مکثوت ہو اور کوئی مصرع مطہری مکثوت۔

۶. ۳۰. ۱. ۲ عالم طور پر خیال تھا کہ یہ بھروسے میں ہیں ہے، لیکن اقبال نے اسے  
تمہارت خوبی سے بر تائے۔

## ۶. ۳۰. ۱. ۳ یہ بھر بھی مسکتہ ہے۔

۶. ۳۰. ۲ مشرح محسن مطہری مکثوت مکروہ فاٹاٹ

۶. ۳۰. ۲ اک مری جان کو قرار نہیں ہے۔ طاقت ہے داد انکار نہیں ہے

۶. ۳۰. ۲ اک مری مشعلین جان کو قی فاعلات دار نہیں مختلط ہے نہ

۶. ۳۰. ۲ طاقت ہے داد انکار ۶. ۳۰. ۲ غار نہیں ہے۔

تو دوست کسی کامبی ستم اگر دہو رخنا  
ادھوں پر ہے وہ علم کر بھر بڑا خواہ  
تو دوں مخصوص کسی کامبی مفاسد ستم اگر د مفاسد میں بہو رخنا فرعون  
ادھوں پر ہے وہ علم کر بھر پردہ ہو رخنا ۔  
6.31.8.1 دوست کی تقطیع کی وفاحت کے لیے ملاحظہ موپر اگرات 6.31.8.2  
6.31.9 ہرچ مٹمن امتر متفہوں ساتی ناروئی سے  
اے بھائے غوش خرب زید شکرے  
مرے جیب دیستی میرے خود رنگے  
اے بھائی ناطن سے غوش خرب مفاسد اب فتے ناطن دشک دے مفاسد  
مرے ہے ۔ پ دیستی ۔ میرے خون ۔ سے رنگوے ۔  
6.31.9.1 یہ بھر بھی شکستے ہے۔

6.32 اس باب کو ختم کرنے کے پہلے مشنوی کی بھروس کے باسے یہ ایک دو تہیں کہنا  
ظوری ہیں۔ عام خجالت ہے کہ مشنوی بھوپی بھریں کمکی جاتی ہے اور اس کی بھریں مخصوصہ جس رجس  
طریقہ ربانی کی بھر تھوڑی ہے۔ یہ دلوں آئیں نظر ہیں۔ مشنوی کے لیے نہیں بھوپی ہے کہ وہ بھوپی بھر  
یہیں بھوپی ہے کہ اسے چند خاص بھروسی میں لکھر کیا جائے۔ یہ بھوپی بھر کے مخصوصوں کی  
کمی تعداد چند بھروسیں میں کمی ہی ہے، اس طریقہ بھوپی بھوپی نے یہ فرض کر دیا کہ یہی بھریں مشنوی کے  
لیے مخصوص ہیں۔ بہر حال مشنوی کی عام بھروس کو جان لینا امتناسب نہ ہوگا۔ وہ بھریں حصہ ذیل ہیں  
۱۔ فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان (رسل مدرس محدود)  
6.32.2 فاعلان فطلان فجلان یا فجلان رسل مدرس محدود (مقطوع)  
6.32.3 فاعلان مفاسد فبلان یا فبلان (رخصیت مدرس مطہری بھوپون محدود (مقطوع))  
6.32.4 فرعون فرعون فرعون فرعون (متقارب مشمن سالم)  
6.32.5 فرعون فرعون فرعون فعل (متقارب مشمن محدود)  
6.32.6 مفاسد مفاسد فرعون (جزع مدرس محدود)  
6.32.7 مفعول مفاسد فرعون / مخصوص فاعلان فرعون (جزع مدرس اخرب تھوڑی محدود)  
(آخر اشتراک محدود)

ہوس کوہے نہ اکار کیا کیا  
نہ بہر منا تو بیسے کا مزا کیا  
جوں کوہے مفاسد نہ مکا مفاسد رکیا کیا مفاسد  
نہ بہر منا ۔ ۔ تو بیسے کا ۔ مزا کیا ۔  
6.31.5 ہرچ مدرس اخرب مخصوصہ محدود اشتمہ  
دیکھا تو وہ گل جہا ہوئے کچھ اور ہی کھل جہا ہوئے  
دیکھا تو مخصوصہ وہ گل جہا مفاسد ہوئے فرعون  
کچھ اس ۔ ہیا گل ہجا ۔ ہجا ۔  
6.31.6 ہرچ مدرس اخرم اشتراک محدود اشتمہ  
چنان کر دے گیا گل جہلکن کوں دے گیا ہیں  
چنان مخصوصہ کوں سے فاطن گلیا گل فرعون  
جہلکن ۔ کر دے ۔ گیا ہیں ۔  
6.31.7 یہ دلوں او زلان ایک ہی شعر میں جمع ہوئے ہیں (این 6.31.6 اور 6.32.7)  
لیکم  
لے لے کے بلاعی کا کھون کی  
پیشانی چوہی پیٹھی خوی  
لے لے کے مخصوصہ بلاعی کا مفاسد کوں کی فرعون  
پیشان ۔ چوہی ہی ۔ خوی ۔  
6.31.7 ہرچ شمن مخصوصہ شخص از ملن ناروئی سے  
زین پر مخے مخے پاؤں کے نہ ان میں ہاہ جا  
کلد بھوپیت کا مکان بن کے مت گی  
زین پر مفاسد میں مفاسد دل کلکن اس مفاسد میں ہاہ جام مفاسد  
کلد ۔ ۔ دریت ۔ ۔ مکان بن ۔ ۔ کے مت گا ۔  
7 یہ بھرس سبی احتمال ہو سکتی ہے۔  
6.31.8 ہرچ شمن اخرب کھوف محدود تالیب سے

## قافية

۱. قافية شعر کو خوش بھنگ بنانے کا ایک طریقہ ہے۔ اگر درجہ گایا جائے تو وہ مبتدت  
ہمیں دزن ہوتا سالی سے زد ہر باتی ہے اور اگر دزن کے ساتھ فاہدہ ہو تو اس کا احسان تحریر ہو جاتا  
ہے۔ اس کی وجہ نامنا بارہ بھی ہے کہ قافية کی درجے سے مضمون کے آنکھ میں صریح دلنشی پیدا ہو جاتی ہے۔  
پرانے زمانے میں علمی کتب ہوں کو منظوم کئے کہ روانہ عام سے خود اڑ دوں بھی سیاحت اور حجرا فیہ  
دیگر کی منظوم کئی بھی کوئی بھی سرس پستے دم تھیں۔ اصطلاح سمجھ لیں کتاب، شعر و ادب، میں ایسے  
دو گوس کا دکر کیا ہے جو علمی مذہبیں کو منظوم شکل میں ظاہر کرتے ہیں۔ اصطلاح میں شاعر مہریں مانتے ہیں،  
یہیں اسس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اگر کسی کلام کو دزن اور قافية باعض دزن کی قیمت کے  
ساتھ تحریر کیا جائے تو اس کلام میں کوئی نہ کوئی ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جو اسے دوسری  
طریقے کام سے منداز کرتی ہے۔ زمانہ تدریج میں جب کئے گئے کہ روانہ عام دلخواہ، شعر یا کسی مبادت  
کو منظوم کرنے کا طریقہ بھی تھا کہ اسے دکر کر لیا جائے۔ اسی یہی ایسی تحریر بھی تجداد کی کوئی جس میں کامیاب  
یاقافیہ کے ساتھ سامنہ دوسری چیزوں جو قافية کا حکم رکھنی میں مشکل تھے اور ترجیح کا انتہا مہم ہو۔

۲. یہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ قافية کے ذریعے بعض خوش آہنگ میں اضافہ کیا جائے۔ قافية کی قید  
اور دوسری کام کا مطلب یہ ہے کہ قافية کے ذریعے بعض خوش آہنگ میں اضافہ کیا جائے۔ قافية کی قید  
پر علاحدہ بہت سی ٹائیپیں ہیں لیکن یہ بات بھی ہوئی ہے کہ قافية کے ذریعے شعر کے صنوی  
سمی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ قافية کے لفظ کے بیان میں ہوتا شرط ہے اسکے  
روایت کے بیان میں کوئی شرط نہیں۔ اور اگر قافية باعینی ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں اپنے ہمہ قافیہ

۳. مفتسلن مفتسلن فاطمہن رسمی سدرس مسلوی مکشون

۴. مندرجہ بالا آٹھ بھروس کے علاوہ متدارک اور متقدب کی بعض شکلوں میں یہ  
مشنویں کوئی نہیں ہیں۔ میر کی کچھ شعر مشنویں متاب مثمن نہم (فنل فوون فلشن فلشن) اور  
کی مختلف شکلوں میں (جن کا ایک ہی آنکھ میں طلب اجاہت ہے) کوئی نہیں ہیں۔

۵. اس طریقے احتد بھی جان لینا چاہیے کہ اقبال نے ہر ہن سدرس مندرجہ (مناسیب  
مفاصلن فوون) کے دزن پر چار مھر ہوں وان کی نظمیں کہیں اور ان کو رہ بائی کہا ہے۔ یہ صحیح یہ  
ہے لیکن یہ بھی ہے کہ بعض پر اسے شرعاً کیسا ہے اس دزن میں کوئی نہیں چار مھر ہوں وان انھوں کو  
بھی رہ بائی کہنا میں سے دشتی یا ایسا ہے۔ ہوا دھن یہ کہ دزن رسمفاصلن مفاصلن فوون (فلشن)  
کی ایک قدری صفت (یہ ترازو بھتھتے ہیں) کا دزن ہے۔ بعد میں ترازو تقریباً متذکر ہو گیا اور کسی لوگ  
ربائی کو کوئی تردید نہیں ہے۔ اس طریقے کا یہ دزن بھی لوگوں نے۔ باقی کا دزن سمجھا یا۔

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

اصطلاحی معنی میں قافیے کا اطلاق دہر گا، لہذا علا نے اس پر کوئی بحث خیز نہ کرے۔ حالانکہ شعر کے اندر آئے والے قافیتی لفظ رجے انسوںی قافی کہ کہے ہیں اس کے ذریعہ شاعری، غاصب کرنا زادِ شاعری، کی خوب صورتی میں اضافہ ہو گا۔

۲.۰۹ ان بخشون سے اندازہ ہوا ہو گا کہ قافی کے معاملے میں کہیں کہیں آرعنی کی وجہ دی کی جویں ہے اور کہیں کہیں فارسی والوں نے بعض اصول خوب نہ بنا یہیں ہیں۔ لیکن قافی کی صحیح تعریف متعین ہیں ہو سکی ہے۔ بہر حال فی الحال ہمارا مقصود قافی کے بھائے میں کوئی نیاز نظر نہ قائم کرنا ہیں ہے بلکہ درج فیالات کو تلک صنگ و فاختت سے پہلی کتابے پڑھا سب سے پہلے توہہ کہہ دیا چاہیے کہ درج امور اس کے مطابق قافی کی تعریف حسب ذیل ہے۔

۲.۰۱۰ ۲.۰۱۰ قافی وہ لفظ ہے جو شعر یا صدیع کے آخری یا نیکن روایت کے پہلے آئے ہے اسکے صدر یا شعر میں اسی بگانے والے لفظ کے ساتھ صولی مشاہدہ رکھتا ہے لیکن معنوی احتیاج سے مختلف ہوتا ہے اور دوسرے صدر یا شعر میں آئے والے لفظ کی پہلی پوری نقش ہیں کہ تالکاں اس سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔

۲.۰۱۱ ۲.۰۱۱ مندرجہ بالا تعریف کی وفاصلت آجھ آتی ہے فی الحال یہ کہہ دیا چاہیے کہ جامے دروجہ مہومن کی روشنی میں قافی کی شرط یہ ہے کہ وہ ملفوظ غنی ہو یعنی جس سے کھما جائے تو ادازہ ایک ہی طبق کی جھکے لیکن لفظ کی شکل حتمی مختلف ہو۔ مزید شرط یہ ہے کہ لفظ متن مختلف ہو کہ وہ حرف یا حروف جن پر قافی کی بنیاد ہے وہ بھی مختلف ہو جائیں۔ مثلاً "اول" کا قافی "مقفل" تو ہم مکنا ہے لیکن "غاصب" کا قافی "اس" یا "بات" کا قافی "احتیاط" میں ہو گا۔

۲.۰۱۲ ۲.۰۱۲ انگریزی میں اس قسم کا قافیہ نام ہے کہ لفظ کا لفظ متفہ ہو لیکن شکل ایک بروٹھا کا قافیہ Good کا قافیہ Blood کر کے ہیں کیوں کہ دلوں میں آخری تین حرف مشترک ہیں اور اس طرح دلوں اخلاق دیکھنے میں ہم کا واز معلوم ہوتے ہیں۔ انگریزی میں ایسے قافیہ کو

کہتے ہیں جسے یہاں بھی اس طرح کے قافی کی اجازت ہے لیکن اس طرح ہیں کہ "اس" اور "کھاں" کا قافیہ کریا جانے بکال اس طرح کر دلوں اخلاق کی تشكیل ایک ہوں مگر وہ مختلف شکل پر جائز قافت" بمعنی "ناقت" اور "قوت" بمعنی "روزی" کا قافیہ کر کے ہیں۔ ایسے قافیہ کو "مکتوپ" کہا جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ اردو کے ماہرین قافیہ لے اس آزادی کو جائز نہیں رکھا۔

۲.۰۱۳ ۲.۰۱۳ موقعہ مرد معااملہ بھی طے کرنا ہے کا لے اخلاق اور جو جو

لفظ سے صحت مشاہدہ کے ساتھ ساتھ کوئی نیا معنوی پہلو بھی ہو گا۔ لہذا "لفظ" باول "۷۷" قافیہ "پاگی" بھی ہو سکتا ہے اور "مقفل" بھی۔ اگر کسی شعر میں "باول" اور "پاگی" کو قافیہ کیا جائے تو کسی اور طرح کے پہلے اہم ہے۔ اسی حساب سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ لفظ کا قافیتی بعض حالات میں مناسب اور مناسب بھی ہو سکتے ہیں۔ لہذا قافیت کا شرط ہے تو "باول" کے ساتھ "کھن" کا قافیتی شاید مناسب نہ ہو۔ لیکن اگر قید و مشروی ہے تو مناسب ہو گی۔ لیکن اس سے پہلے چاکر قافیتی بعض اور پر اور پر کی تحریک کا کام نہیں کرتا۔

۲.۰۱۴ ۲.۰۱۴ قافیے کے سلسلے میں ملائے کدم نے بو شنگانیاں توہبہ کی میں لیکن انقلابی بحث سے قامں بچاتے رہے ہیں۔ شناور کہا گیا ہے کہ قافیہ کا علم وہ علم ہے جس میں شعر کے آخری لفظ کے مناسب اور باعیض رہا ہے غیرہ بھونے سے بحث کی جاتی ہے۔ باعیض لفظ سے مراد وہ لفظ ہیں جن سے جو طبع سیم پر گرانے نہ گزدے۔ لیکن بیٹھ سیم کیا ہے؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں کی جسی۔ یہ بات بھی قابل خوب ہے کہ مندرجہ بالا میان میں قافیہ اس لفظ کو کہا گیا ہے جو شعر یا صدیع کا آخری لفظ ہو۔ اس کا مطلب یہ نکلا کر روایت کی کوئی حیثیت نہیں۔ حالانکہ غلام ہر ہے کہ زیادہ تر اشعار میں قافیہ اور روایت دو نوں ہوتے ہیں۔ چونکہ کدم عربی شاعری میں روایت نہیں تھی اس سے قافیہ کو شرعاً ترقی لفظ ناہیں گی۔ غلام ہر ہو اکر زیر بحث تعریف کدم عربی شاعری کے یہی توہبی حد تک صحیح ہو سکتی ہے لیکن قادسی اور اردو میں پڑھتے شاعری کے یہی سمجھ کے۔ اسی وجہ سے فارسی کے ملائے قافیے نے یہ شرعاً بھی لگائی کہ قافیہ وہ لفظ ہے جو شعر کے آخری میں لیکن لفظ اور معنا تکرہ نہ ہو رعنی دو اخلاقوں کو قافیہ تاریخی کی شرط یہ ہے کہ ایک اخلاق دوسرے اخلاق کی لفظی اور صنوی تکرار نہ کرے مثلاً "وال" کا قافیہ "بان" صحیح ہے لیکن "وال" کا کھانے کی پڑھتے "کا قافیہ" وال" صحیح ہونا ہے اگر اس قافیہ میں بھی "وال" کو کھانے کی پڑھتے ہیں لیکن اسے بان" کر کے معنی جمل کا استعمال کیا جائے یعنی ایک "وال" کے معنی تو ہوں کھانے کی پڑھ اور دوسری کے معنی ہوں ولالت کرنے والی پڑھتے تو قافیہ میں بھی ہو گا۔ عربی میں اصول کا پڑھتے ہیں "چنانچہ لفظ محسن"۔ لفظ محسن نے لکھا ہے کہ عربی کی رو سے ایسا قافیہ لفظ ہے۔ فارسی کے ملائے اور ان کی دیکھا دیکھی اردو کے ملائے ایسے قافیہ کو بیس کے ملائے میں بتایا ہے۔

۲.۰۱۵ ۲.۰۱۵ قافیہ ریعنی ایک طرح کی آواز والے اخلاق اور شعر کے اندر بھی اسکے ہیں لیکن ان پر

سیاہی پرے کہ بچے ہیں، اگر دونوں صہر علوی میں آیا ہو تو قافیہ کا تمہارا  
ہے۔ فی الحال ہم یہ فرض کر سبے ہیں کہ دونوں صہر علوی میں لفظ "کام" کے معنی ایک ہی ہیں، اہنہا  
سلطانیں (کام کے کم دو قافیے ہوں گے ہیں) اس کے بعد شاعر کا اختیار ہے کہ ان ہی ناقصیوں کی تحریر  
کرے یا نئے نئے قافیے لائے۔ اسیکی قافیہ کو کتنی بار ایک ہی خزل یا لفظ کے مختلف اشخاص میں  
نظر کی جائے، اس باسے میں علاوی کوئی تعلیم رائے نہیں۔ مام طور پر یہ کہا گیا ہے کہ کسی خزل میں  
ایک ہی قافیہ دو سے زیادہ اشخاص میں نہ لایا جائے اور بستہ تو یہ ہے کہ اگر لایا گی جائے تو وہ پر کسی  
خیال سے بھلوے نہ ہے۔ اگر قافیہ کی تحریر کی اشخاص میں گردی ہوئی ہے تو یہ سب کو ترقیے ہیں تو  
اسے شاعری کی کمزوری کہا جائے گا۔

۲۰.۷.۱ اسی اصول پر اس مسئلے کو سمجھ کر اس کریں ہاں پہلے کہ اگر خزل یا لفظ بقیدہ فریہ ہے  
یعنی پوری لفظ یا خزل یا سلطانی کو جوڑ کر ایک ہی قافیہ بن دیا ہے، آپنی بار قافیہ سے میتوں  
سے بندھا جائے تو اسی اچھا ہو گا۔ لیکن کیا ہر بستہ کہ ہر بار ایک ہی قافیہ لائے سے قافیہ کے ایک  
ٹہے فائدے (یعنی تحریر) سے بہر حال بڑی مدد کے باعث دھونا پڑے گا۔

۲۰.۸ ان ہاتھوں کو سمجھ لینے کے بعد اب تم قافیہ کے مختلف حروف پر خود کرسی گے۔

۲۰.۸.۱ قافیہ کی بنیاد میں حرفت، حرکت پر ہوتی ہے، اس کو روکی کہتے ہیں۔ روکی کی کمی تھیں  
ہم اور اس کے پہلے اور بعد آنے والے تزویں جو قافیہ کی تحریر ہی میں اور ان ہوئے ہیں ان کے بھی کمی  
ہام ہیں۔ ان تفصیلات میں جانا غیر لذت داری ہے۔ بنیاد کی باتیں حسب ذیل ہیں:

۲۰.۹ قافیہ اس وقت تاخیر ہوتا ہے جب دلخظوں میں کام سے کم اکی حرفت مشترک ہو  
اوہ وہ حرفت آخری ہو اور اس کے پہلے جو حرکت یعنی زیر از هر بار ایش اگے وہ بھی مشترک ہو جائے  
"ستم"، "دوم"، "ام"۔ یہ سب قافیہ سمجھی ہیں، لیکن "ستم" کوہ فہریہ "حزم" سمجھی ہیں کہوں کہ  
اگر پر دو توں میں آخری حرفت یعنی سیم مشترک ہے لیکن یہم کے پہلے مستم میں ت ہر زبر ہے  
اوہ حزم میں ر پر جوں ہے یعنی رساکن ہے۔ لیکن اگر حرفت روی کے پہلے آئے وہ اسے حرمت میں  
دونوں بڑھ کر جو تو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ حرکتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ "نوش" کا  
قافیہ مشترک (یعنی چھ) اور "کام" کا قافیہ (گام) ہو سکتا ہے۔

۲۰.۹.۱ لیکن یہ بات خاطر نہ رہے کہ اگر سلطانی میں کوئی تقدیمی گھومنی ہے تو پھر  
اس قید کا لیا جا تھا اس اشخاص میں رکھنا ہو گکہ خداوند اگر سلطانی میں "ٹھان" اور "کام" کو قافیہ کہا گیا ہے

اور اگر ان کا تاثیر افت دالے اغماط کے ساتھ کیا جائے تو اسی صورت میں چھوٹی و دوسرے اغماط کو  
اغماٹ سے کھا جائے یا نہیں؟ خلاصہ مودع، "مشیر"، "فریته"، جیسے اغماٹ کو پہلا، "آدمی"، "مرزا"  
جیسے اغماٹ کا قافیہ کیا جائے تو کیا "مودع" کو "مرا" تاختیر کریں ہے اور "فریته" کو "مرزا" کو  
جائے؟ بعض لوگ جو خود کو پرانے خیال کا کہتے ہیں، ان کی رائے ہے کہ ایسا ہی کرنا چاہیے۔ وہ حقیقت  
یہ رائے قافیہ کے اس بنیادی اصول کے خلاف ہے کہ اس پر قافیہ سینیں تمام ہو سکتی، اگر ایسا ہوتا تو نہ  
کوئی سے کہ کرنا اس کا قافیہ کیوں نہ کریا جائے؟ اس سلسلے میں علامہ شاداب بلکرایمی نے وضاحت  
کیا ہے کہ اگرچہ بھی وہ برختی ہوئے وادے اغماٹ کا قافیہ است برختی ہوئے وادے اغماٹ سے کہا  
جائے تو اس ایجادے کی خودست نہیں۔

۲۰.۶ جیسا کہ ہم اور پہلے کہے ہیں، قافیہ کے ضمن میں جامے ملائے بہت سی غیر قو dalle  
موشکیں فیال کیں ہیں، بہلیں بک کہ بعض بار کیاں ایسی بھی قافیہ کیوں اس جو اصل زبان (یعنی عربی) میں  
بھی نہیں تھیں، بعض اوقات تو قافیہ کے اصول میں چھیدکی کو دیکھ کر بھیں ملائے ہیں اگر کہ  
دیکھ کر دریافت کے پڑھادیتے کے بعد قافیہ کے تمام اصول باقی رہیں تو کوئی درست نہیں۔  
یعنی سمجھ کر دریافت کے پڑھادیتے کے بعد قافیہ کے معلوم مسائل کے لئے یہ کہنا  
جہاں سے قافیہ کے معلوم مسائل کے لئے گئے ہیں اس میں روایت کیوں ہوتی۔ اس یہ لوگوں نے یہ کہنا

۲۰.۶.۱ تاہریت کے پڑھادیتے کے بعد قافیہ کے تمام اصول باقی رہیں تو کوئی درست نہیں۔  
قافیہ کے خواہ اور اس کے ذریعہ پیدا ہونے والے مسائل کے لیے یہ راجلان نمبر ۲۰.۱ اور ۲۰.۲ میں  
یکی ہے۔ ایسا اس بات کی تحریر مقصود ہے کہ جوں کہ قافیہ کا اصل راوی مدار اس بات پر  
ست کہ قافیہ وہ لفظ ہے جو حقیقی اسلام کا دہرا یا اسیں جاتا، اور اس کے خلاف دریافت ہر بار دہرا  
جائے۔ اس یہ قافیہ میں کام سے کہنے اسیوں کی پابندی خود کی ہے جو تحریر کو تھکن مدد نہیں  
ہے، مگر بھی۔

۲۰.۷ جوں کہ تحریر کی بات آگئی ہے اس یہ سیاہ اس ممالک کو سمجھی ہے کہ کسی لفظ  
یا خزل کے شعار میں کسی قافیہ کی تحریر اپنی ہے یا بر کی ہے تو ظاہر ہے کہ سلطانی میں قافیہ کی تحریر نہیں  
ہو سکتی کیونکہ قافیہ کی شرعاً ہی بھی ہے کہ وہ ایک شعر میں دہرا یا تھکنا ہو، لہذا اگر سلطانی کے دونوں  
صہر علوی میں قافیہ کر دیا جائے رمثلا کام شہزاد، کام شہزاد، تو یہ پورے کا پورا سکھڑا کام نہ ہوا  
دریافت بن جائے گا اور دریافت پورے کافیہ نہیں اسکی اس یہ شعر نظر لٹھ رہے گا، زبان،

۶.۱۰.۸ اپنے ادبات میں فارسی کے تدریج خدا نے اس طرح کے تاثیں آزادی سے برتے ہیں۔  
۷. ۷. ۱۰.۹ بہر حال اردو کی حد تک یا آزادی پاڑتے کہ اگر ایک لفظ میں فارسی والا لفظ انون  
بہر مثلاً بتے "بتاں" اور دوسرے میں اردو والا لفظ انون ہو رہا مثلاً "آدمی" سے "امیریان"  
تو یہ تاثیں تو نکلا جیسے کہتے ہیں۔

۷. ۱۰.۱۰ ۸. اسی طرح بعض مصادری اخفاکی ہم تاثیں مان لیے گئے ہیں، چاہے ان میں سے کوئی  
کوئی کائنات کے بعد جو کہ پہلے دو ہم تاثیں نہ ہو مثلاً "مکنا" کا تاثیں "ہونا" سمجھ جیسے ہے۔ مگر کافی  
ڈاکٹر "فری انت و الافتہ بہر گا مثلاً" دنیا، یادوہ لفظ بہر گا جس میں "نما" کو کائنات کے بعد جو کہ  
چے وہ بھی ہم تاثیں دیتے ہیں کافی ہے۔ مگر اسی میں دو نوں میں سے کوئی کائنات کے بعد کہ  
کوئی "بہر" پا رہتے ہیں جو ہم تاثیں ہیں۔ مگر "آتا" اور "لینا" اور "ستا" اس درست کے بعض لفظوں  
کو پرانے لوگوں نے تاثیں قرار دیا ہے۔

۷. ۱۰.۱۱ ۹. وہ واد جس کو ادا کرنے میں بھی کی ادا نکلنے ہوا سے داد معرفت اور جس  
میں بھی کے آتا کی آواز نکلنے ہوا سے داد بھول کتے ہیں۔ اسی طرح جس کی کواد کرنے میں بھدکنے کی  
لہ کی آواز نکلنے ہوا سے یاد معرفت اور جس میں بھی کے آتا کی آواز نکلنے ہوا سے بھول  
کتے ہیں۔ پرانے زمانے میں بھول اور معرفت کے لکھنے میں کوئی خاص فرق نہیں تھا، اگرچہ لفظ میں تھا  
(فارسی اور عربی میں بھول اور ایسی تھریاں تھیں میں)، اردو والوں نے یہ کیا کہ مصادری اخفاکیں تو بھول اور  
معرفت آوازوں کا تاثیں نکلے اور دیا یعنی "مکنہ" اور "کھان" اور "بیوی" اور "بیوی" وغیرہ کو تھریں  
قرار دیا (یعنی اسی میں اخفاکیں ہیں) تید نہ رکھی۔ چنانچہ پرانے زمانے کی حد تک "غیر" بمعنی جانور اور "ثیر"  
معنی "وودھ" کو "رطامت مفعول" اور "گفتگو" بمعنی "بہت چیز" وغیرہ کو تاثیں قرار دیا ہے یہ طریقے  
ابڑی حد تک تزویں ہو گا ہے۔ اس طرح اردو شاعری میں ایک آزادی ختم ہو گئی ہے۔

۷. ۱۰.۱۲ ۱۰. قافیہ کے مختلف اصطلاحی اخفاکی حسب ذیل ہیں۔ ان کی تعریف کرنے سے تفصیل  
کھنچنے ملنا نے بڑی بُرکداری کیاں دکھائی ہیں۔ لیکن تعریف اور تفصیل دو نوں سے تعلق نظر کے  
مرت آن کے نام سن لیجیے۔

۷. ۱۰.۱۳ ۱۱. روی۔ روفت۔ قید۔ آسیں۔ دخیل۔ وصل۔ سزید۔ خروج اور ناگزہ۔ ان کی بھی  
لئے کوئی قسم ہیں۔ محوات کے خیال سے ان کو نظر انداز کیا جائے۔

۷. ۱۰.۱۴ ۱۲. قافیہ کے معوب میں بھی بہت تفصیلات کو درکار کیا گیا ہے۔ ہم صرف کچھ بشاری

و پھر جم شعرا میں یہی تاثیں ہے جو میں انتہا میں اور لام آخوندیں ہوتے ہیں۔ یعنی  
اسی صورت میں سب تاثیں ہے کہاں "ہشائش"، "ماں" "آہل"، "ماں" وغیرہ میں ہے، ہاں "آہن"  
مشکل، "ہاں" وغیرہ کافی نہیں ہو سکے۔

۷. ۱۰.۱۵ ۱۳. اسی اعتبار سے اگرچہ "زین" اور "دفن" وغیرہ اخفاکی کافی ہے لیکن ہم اخفاکی  
ایسے تاثیں ہے جو میں ہوتے ہیں جو اس لفظ کے مقابلہ والا لفظ میں مشترک ہو جائے تو یعنی اگر  
"زین" کا کافی مطلب ہے تو اس کے مقابلہ کیا جائے تو پھر تمام اخفاکیں انکے مقابلہ ساتھ وہ کی تھیں جو  
ذروری ہو جائے گی۔

۷. ۱۰.۱۶ ۱۴. اردو کے مطابق دو سی اخفاکیں یعنی دو اخفاکی جو عربی میں ہیں اس کے مقابلہ  
میں تھوڑی بہت نہیں رکھی ہے مثلاً "نکح" کا فرمہ "مرا" یا "میرا" یا "گیا" وغیرہ اخفاکی کے مقابلہ میں  
ہے۔ اسی طرح اسکے مقابلہ کو جو کہیں کر سکتے ہیں۔

۷. ۱۰.۱۷ ۱۵. اس کی تفصیل یہ ہے کہ قدیم علم کافی کی رو سے کافی کی بنیاد پر ایسے لفظ ہے جو فو  
فلام نہیں ہے بلکہ دو لفظوں کو ملا کر خدا یا گاہے اسی مدرسے نکالا گاہے تو کافی اس وقت ہے  
ہذا ہے گا جب دو نوں اخفاکی میں مدرسے نہیں ہم تاثیں ہوں۔ مثلاً بڑا درستہ لام سمجھ کافی  
نہیں ہے کہوں کریں اخفاکیت اور "ستہ" کے مقابلہ "گر" جو گر بنائے گئی ہیں۔ جو لفاظ اگر بڑا  
کمال دیا جائے تو "ستہ" ایسا سمت بچا رہتے ہیں جو ہم تاثیں ہیں۔ اسی طرح۔۔۔ کھرا کا انت مکھرا  
کے مدرسے اخفاکیت کے مقابلہ کے اور اس کی جگہ اس کے مقابلہ پر کریں گا اسی ہے اور "گلی"، "بیان"  
کافی ہے جس میں اخفاکی مدرسے نہیں ہے۔ لیکن اگر "گلی" کا انت بکمال دیا جائے تو جو کہ بچا  
ہے وہ بھی نہ ہے جائے اسی طرح کے مقابلہ کافی نہیں کہوں اگر زردیا ہے ملائک اس میں کافی نہ  
ہے ایسے تاثیں ہے جو اس میں ہیں۔ میں صوت "ری"، "می"، "بیار" ہے، مکھرا، دلبر وغیرہ کافیوں کی ہے کہ ان میں  
جزیہ ہوتے کو الگ کرنے کے بعد جو چیز کہ جائے دو ہم تاثیں ہیں ہے لیکن بچا ہو اخفاکی اسکا مکمل مطلب ہے  
یا ہے سمنی ہو جائے۔ لہذا ان سب اخفاکی کو مستحق اخفاکی تھیں کر کے ان کا کافی جائز قرار دیا جائے۔

۷. ۱۰.۱۸ ۱۶. بہت سے نادر کی اخفاکی ادھیبت سے دو سی اخفاکیں جس انت کو اگر بڑا جائے  
جیسے "دخت" سے "روختاں"، "زین" سے "زیان"، "بُری" سے "بُنیاں"، "آدمی" سے "آدمیں"  
ہم تھوڑے ہے کہ دو نوں تاخیوں میں نادر کی اخفاکی اور اخفاکی اس کے مقابلہ کے بعد جو چیز ہے  
دو ہم تاثیں دہراؤ لیے تاثیں کو اخفاکی دیا گیا ہے۔ پتا نہیں، دو تھکن، اور "زین" کا کافی سمجھ جیسے ہیں

و ایت کرتے گم پار سو مال پرانی ہے۔ چنانچہ بن جاں نے ایک پوری نظم قافیہ کو ملحوظ کیا  
ہے۔ لکھرے۔ وہ بہتا ہے کہ قافیہ کی پابندی الفاظ اگر ان کے مل مقصود و منشائے سے بچنے کی وجہ  
کرنے کے برابر ہے۔ متن نے اپنے عظیم نہیے ۱ Paradise Lost ۱ کے دریافتے  
میں بہت شدت سے لکھا ہے کہ اس نے یہ نظم صوراً اسی طبقہ کی کافیہ کی پابندی بخشنے پر بڑک  
بندی اور تکلیفی بخشنے دست کو چھپا لے کا بہانہ ہوتی ہے۔ فرانس میں قافیہ کی یادگفت ۱۹ ویں صدی  
کے وسط میں خروع ہوئی تینک اس کے کچھ ہیں تو ان بعد اس کے دنیا میں بھی بہت کچھ کھا لیا ہے۔ چنانچہ  
شبدر طامتہ تکار شاعر دایری نے قافیہ کی بہت حمایت کی ہے۔ وہ کھلکھلے کہ قافیہ، شعر  
کے بوضوں سے باہر ایک آنے والوں تاکم کر رہا ہے اور اس کی مثال یوں ہے گیا شعکر اہلگ  
سے الگ کوئی گھٹری ہو جو اپنے اپنے عمل کر رہی ہو۔ وہم بیک بھیں قافیہ کا مقابلہ تھیں تینک میں  
کے فرا بحد آئے والا یک اور مشہور رومانی شاعر یعنی شیل قافیہ کا حامی تھا۔ اس نے لکھا ہے  
اس کو بہت سے خیالات بخشن قافیہ کی وجہ سے سوجھے رکیے ایک طرف یہ بھی خیال رکیے کہ غائب  
نے کہا کہ شاعری قافیہ پر ہمالی سر ہے۔ غالب نے اس بات کی بھی مقابلہ کی ہے کہ قافیہ بیٹے سے  
سر حق پا جائے اور پھر شر کہا جائے۔ ہشیل کی ایک طوبی نظم کے مسودہ میں جگہ جگہ صرف قلب کی کھے  
ہوئے ہیں اور باقی جگہ خالی ہے گویا اس لے پہلے قافیہ سوچے اور پھر ان کے مقابلے مصروف محفوظ  
کیا۔ موجودہ زمانے میں اگرچہ بے قافیہ نظم مغربی میں اپنے حد متحبوول ہے تینک قافیہ کی احیت بھی  
مسلم ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اچھا مطابع W.R. Wimsatt اس کے ضمن  
میں ہے جس کا عنوان ہے One Reason For Rhyme اس کا کہنا ہے کہ  
قافیہ میں ایک استعاراتی قوت بھی ہوئی ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ الفاظ اگر ایک دوسرے کی  
اصولی نقش کرتے ہیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ اس صورتی نقل میں معنوی نقل بھی پیدا ہو جائے۔

۷. ۱۸ بعدی مغربی ماہرین یہاں جان ہالندر نے بھی قافیہ کا ایک اچھا مطابع کیا  
ہے۔ اس نے اپنی کتاب Vision and Resonance میں تفصیل بحث کی  
وکھا ہے کہ قافیہ اکثر رو تصورات کے درمیان کام کرتا ہے مثلاً One کا قافیہ ۱  
کا قافیہ ۲، Short کا قافیہ Small وغیرہ  
۷. ۱۹ ہالندر کے بقول قافیہ کے متعدد حوصلے میں ہے اور جب  
۷. ۲۰.۱ ماننا تھا۔ یعنی ایک قافیہ جو گلہ جکا ہے اس کی یاد مانظہ میں رکھی ہے اور جب

محبوب کا ذکر کرتے ہیں۔  
۷. ۲۱ ایسا اس کو شاہزادگاں بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایسا ہے جملی اور ایسا ہے  
خفی۔

۷. ۲۲ ایسا ہے جس میں قافیہ دو مکالمے والے لفظ سے بنائی اور آفی مکالمہ  
کر دیں تو جو نیک رہے وہ ہم قافیہ نہ ہو شکل ایسا ہے اور "سمیر" "خواہاں" اور "خندان"، بشتم نہ  
سمیں "ویرہ"۔

۷. ۲۳ ایسا ہے خفی اس وقت واقع ہو جائے جب لفظ اور دلوں اصلی اور صحی ہوں تینک ان  
کے آخری تین حرمت یا دو حرمت اس طرح مشترک ہوں کہ تکرار کی قید کا دھوکا ہو شکل۔ آسانی اور  
انسانی "آرمان" اور "حرمان" ہے۔

۷. ۲۴ یہ خیال ہے کہ ایسا اسی وقت لازم آتا ہے جب ایسے قافیہ مطلع میں استعمال  
کیے جائیں۔ چنانچہ اس میں کوئی حرمت نہیں کہ مطلع میں قافیہ "باہر"، "اندر" ہو تینک بعد کے اشتعال  
میں "بت گرد"، "زیدہ درت" کی طبع کے قافیہ لائے جائیں۔

۷. ۲۵ مسول یا معمولہ قافیہ کی وہ مسونت ہے جب ایک صرف میں قافیہ مفرد ہو اور  
دوسرے میں مرکب ہو ایسی دوست کا حصہ بن جائے جیسے غالب کے شعر میں ہے۔

پھر مجھے دیوار تار یاد آیا

دل جھوٹ نہ فرد آیا

اس میں دوسرے صرف کا قافیہ یعنی "فر" لفظ "فرار" کا حصہ بن گیا ہے۔ اس طرح دو یہاں اور  
قافیہ ایک ہی لفظ ہی آگئی ہی۔ بعض لوگوں کا فیکلہ ہے کہ یہ بہتر ہے۔ حس الرین نقشہ  
صاحب صفات البلاغت اسی خیال کے حامی ہیں۔

۷. ۲۶ کبھی بھی قافیہ کو دورانیوں کے بین میں ڈال کر ایک طرح کی صفت پیدا کرنے  
ہیں یا اور وہ قافیہ کو کہتے ہیں۔ ان کی تفصیل صنانی منتظر کے بیان میں دی ہوئی ہے۔

۷. ۲۷ قدریم مغربی شاعری میں قافیہ سیس تھا۔ لکھنے ہے کہ میں کے اٹھتے اس کا دروانہ  
مغربی شاعری میں عام ہوا ہے۔ مشرقی شاعری میں قافیہ تھا۔ بھی اور نہیں بھی تھا۔ تینک قافیہ کی عرضی نہ  
ہے۔ قافیہ شروع سے سائیگا، با ہے اور صرف تباہے زمانے میں ہے قافیہ شاعری کی وکالت کی گئی ہے۔  
قافیہ کی افادہ مقابلہ تھا۔ جو یہاں سے بیجاں بھی نہیں ہوئی تینک مغربی شاعری میں قافیہ کی قافیہ کی مقابلہ کی

روایت کرستے کہ چار سو مال پڑا تھا ہے۔ چنانچہ جن جانش نے ایک پوری نظم قافیہ کو ملبوہ کیا  
ہے۔ کھنچ پڑے۔ وہ بہتا ہے کہ قافیہ کی پابندی القافا کو ان کے اصل مقصد و منشائے کے پیش کیجئے کر لیں  
گرنے کے برا برے۔ حقیقت نے اپنے ظفیر نہیں ہے । Paradox lost

1. سکے دیوار پر  
2. ہم ہست شدت سے کھاہے کہ اس نے یہ نظم صورا اس یہی نکوس ہے کہ قافیہ کی پابندی مخفی پر بُرک  
بُرکی اور لکھنی موز و خربت کو پچھا لے کا بہاذ بھوتی ہے۔ فرانس میں قافیہ کی یافت ۱۹۰۰ میں مدن  
کے وسط میں خروع ہوئی تھکن اس کے کچھ ہیں دلوں بعد اس کے دفاع میں بھی بہت کچھ لکھا گیکہ چنانچہ  
مشہور عالمت نگار شاعر دیسری نے قافیہ کی بہت حمایت کی ہے۔ وہ کتابے کہ قافیہ افسوس  
کے سوچوں سے باہر کی آزادیاں قائم کر دیتا ہے اور اس کی مثالیں یوں ہے گواہ شعر کی ایجگ  
کے اختری تین حرث یا دو حرث اس طرح مشترک ہوں کہ سکھار کی تیکید کا دھوکا ہو مثلاً "آسانی کو  
انسان" اور "امان" اور "عمران" ۔

3. بُر خیال رہے کہ ایسا اسی وقت لازم آتا ہے جب ایسے قافیہ مطلع میں استعمال  
کیے جائیں چنانچہ اس میں کوئی حرث نہیں کہ مطلع میں قافیہ "باہر" اور "بُر" ہو یکن بعد کے اشعار  
میں "بُر" اور "بُر" کی طبع کے قافیہ لائے جائیں ۔

4. مسول یا مسولہ تاثینے کی وہ صفت ہے جب ایک مصروف میں قافیہ مغزد ہو اور  
دوسرے میں مرکب ہو ایعنی ردیعت کا حصہ بن جائے جیسے ناٹ کے شعر میں ہے  
پھر بے دینہ اور یاد آیا  
دل جڑ تشد فسراد آتا

اس اس دوسرے مصروف کا قافیہ یعنی "فر" لفظ "فرار" کا حصہ بن گیا ہے۔ اس طرح ردیعت اور  
قافیہ ایک ہی لفظ ہیں آگئی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بہت نہیں ہے۔ شمس الدین نقشبند  
صاحب صوفی البلاحت اسی خیال کے حامی ہیں ۔

5. کچھ کچھ قافیہ کو در ریخون کے زپی میں فدا کر ایک طرف کی صفت پیدا کر دیتے  
ہیں یادو در قافیے رکھ دیتے ہیں۔ ان کی تفصیل صنایع لفظی کے بیان میں دی جوہل ہے۔

6. تقدم مغربی شاعری میں قافیہ نہیں تھا۔ تھا ہے کہ عربوں کے ٹھٹس اس کا رہنام  
مغربی شاعری میں عام ہوا ہو۔ مشرقی شاعری میں قافیہ تھا۔ تھا ہے کہ عربوں کے ٹھٹس کا رہنام  
میں قافیہ شروع سے ساکھا۔ ہے اور صرف ہمارے زمانے میں بے قافیہ شاعری کی دو کارت کی گئی ہے  
قافیہ کی تاحدہ نمائخت ہماستہ بہانے کچھ نہیں ہوئی تھکن مغربی شاعری میں قافیہ کی نمائخت کی

## One Reason For Rhyme

W.K. Wimsatt

قافیہ میں ایک استحکامی قوت بھی ہوتی ہے۔ وہ یہ سمجھی کرتا ہے کہ القافا اگر ایک دوسرے کی  
قصوی نقل کرتے ہیں تو یہ سمجھی تکن ہے کہ اس صوی نقل میں معنوی نقل بھی پیدا ہو جائے۔

7. جدید مغربی ماہرین میں جان بالندر نے سمجھی قافیہ کا ایک اچھا مطالعہ پیش کیا  
ہے۔ اس نے اپنی کتاب Vision and Resonance میں تفصیل بھٹ کی کی  
وکھلایا ہے کہ قافیہ اکثر دو تصورات کے درمیان کام کرتا ہے مثلاً Don کا قافیہ Soon ۔

8. کافیہ Soon ، Tall کا قافیہ Small وغیرہ

9. بالندر کے بقول قافیہ کے متعدد جملوں فا کے میں ہیں:

10. حافظاتی ہے یعنی ایک قافیہ جو گند جکا ہے اس کی یاد حافظہ میں سکتی ہے اور جب

صیب کا ذکر کرتے ہیں۔

11. ایسا کو شائع کوں سمجھی کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایسا ہے جلی اور ایسا ہے  
خفی۔

12. ایسا ہے جلی وہ ہے جس میں قافیہ دو تکڑوں والے لفظتے بناؤ اور آنی ہی تکڑا  
کر دیں تو جو پکارے وہ ہم قافیہ نہ ہو۔ مثلاً "بت گرو اور سس گرو" ، "قوہاں" اور "خداں" اور "شیخ" اور  
"کھم" وغیرہ۔

13. ایسا ہے خفی اس وقت واقع ہو جائے جب لفظات دو لوں اصلی اور صحیح ہوں تکن ان  
کے اختری تین حرث یا دو حرث اس طرح مشترک ہوں کہ سکھار کی تیکید کا دھوکا ہو مثلاً "آسانی کو  
انسان" "آرمان" اور "عمران" ۔

14. بُر خیال رہے کہ ایسا اسی وقت لازم آتا ہے جب ایسے قافیہ مطلع میں استعمال  
کیے جائیں چنانچہ اس میں کوئی حرث نہیں کہ مطلع میں قافیہ "باہر" اور "بُر" ہو یکن بعد کے اشعار  
میں "بُر" اور "بُر" کی طبع کے قافیہ لائے جائیں ۔

15. مسول یا مسولہ تاثینے کی وہ صفت ہے جب ایک مصروف میں قافیہ مغزد ہو اور  
دوسرے میں مرکب ہو ایعنی ردیعت کا حصہ بن جائے جیسے ناٹ کے شعر میں ہے  
پھر بے دینہ اور یاد آیا  
دل جڑ تشد فسراد آتا

اس اس دوسرے مصروف کا قافیہ یعنی "فر" لفظ "فرار" کا حصہ بن گیا ہے۔ اس طرح ردیعت اور  
قافیہ ایک ہی لفظ ہیں آگئی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بہت نہیں ہے۔ شمس الدین نقشبند  
صاحب صوفی البلاحت اسی خیال کے حامی ہیں ۔

16. کچھ کچھ قافیہ کو در ریخون کے زپی میں فدا کر ایک طرف کی صفت پیدا کر دیتے  
ہیں یادو در قافیے رکھ دیتے ہیں۔ ان کی تفصیل صنایع لفظی کے بیان میں دی جوہل ہے۔

17. تقدم مغربی شاعری میں قافیہ نہیں تھا۔ تھا ہے کہ عربوں کے ٹھٹس اس کا رہنام  
مغربی شاعری میں عام ہوا ہو۔ مشرقی شاعری میں قافیہ تھا۔ تھا ہے کہ عربوں کے ٹھٹس کا رہنام  
میں قافیہ شروع سے ساکھا۔ ہے اور صرف ہمارے زمانے میں بے قافیہ شاعری کی دو کارت کی گئی ہے  
قافیہ کی تاحدہ نمائخت ہماستہ بہانے کچھ نہیں ہوئی تھکن مغربی شاعری میں قافیہ کی نمائخت کی

شیخ محمد  
احمد

### باب ششم

## اقسامِ شعر

۱۔ اردو میں اصنافِ سخن یا اقسامِ شعری شناخت اور درجہ بندی کے لیے کسی منظفوی اصول سے کام نہیں لیا جاتا۔ اکثر اصناف بقیٰ مخصوص بیت کی بنابر اپنی شناخت رکھتی ہیں اور جسے اپنے مخصوص موضوع سے صفت کا درجہ پائی جاتی ہے۔

۲۔ یہ صفت حال ہمارے حامیے جو پہلا سوال پر مشتمل کرتی ہے وہ یہی ہے کہ کسی خاص صفت سخن کی شناخت میں ہم اصولاً موضوع کو بنائے ترجیح قرار دیں یا بعض بیت کو شعرو سنن اور فصاحت دیلاعف پر اردو میں مردمست جو کہ اسی دستیابی میں ان میں بالخصوص اصناف سخن کا تینیں بیت کی بنابر جواہ ہے۔ موضوع کی بنابر اصناف رمشامڑیہ۔ واصوت۔ شہرا شوب۔ اگل شافت۔ سخن روایتا ہے بناعف پر کہ بوس میں مریئے کو اسیم شعر میں شامل نہیں کیا گی۔ لیکن جو لوگ جامیں باہ میں مریئے کی ایک بڑی شاندار اور تو اگار روایت موجود ہے۔ مثلاً۔ میر جس آردو کی پاریزی اور مقبول اور زن اصناف سخن میں شمار کیا جاتا ہے اس لیے ب یہ نہیں کہ اقسامِ شعر کو اس کی تعداد اور اس میں مریئے شامل نہ کیا جاتے۔

۳۔ بیت کی بنابر اصناف سخن کی درجہ بندی کا ہر حال ایک منطقی جو زندرو ہے اور وہ یہ کہ اس طرح اصناف کی تعداد محدود و اونقہ قابل میں رکھی جا سکتی ہے۔ موضوعات جو کہ مخصوص کے بہت بہر لامدد ہوتے ہیں ابتداء اگر تھا اتناً کمیں اوضاعی شناخت کو اصول و معیار قرار دیا گی تو اس سے اصناف کی تعداد فیض وردی طور پر پڑھ جائے اور انتشار پیدا ہونے کا خدشہ لا جتی ہو سکتا ہے مگر جو ازان میں سوراؤں میں بہر حال قابیں تجویل نہیں ہو سکتا جماں کوئی موضوع ہماری شعری ریاست کا

ویسا ہی سبق پھر آتا ہے تو عاظم کو لطف ماحصل ہوتا ہے۔  
 ۷.۱۹.۲ تحفیظی۔ یعنی مدد ہون، اور صرحوں کے گرد ہون کو فایض کی مدد سے منظم کرنا۔  
 ۷.۱۹.۳ موسيقیاتی۔ یعنی انشا کی تہم اور اتنی کے فرایع شعر کے اپنے آہنگ کے خلاصہ ایسے اور اسے پیدا کرن۔

۷.۲۰.۱ مبنیاتی۔ اس کی تفصیل پر اگر ان ۷.۱۹.۲ اور ۷.۱۹.۳ میں لکھ پہنچی ہے مولوی ہیدر الرحمن دہلوی مراد الشمری کہتے ہیں: "تفاہی شعر کی اغذیٰ خصوصیت ہے... بلکہ شعر کی جان ہر زبان میں معانی ہوتے ہیں، الفاظ ان کو جسم کرتے ہیں۔ تو ان کے خوار غال بن کر سونے پر سہاگے کا کام کرتے ہیں۔ اس قول کی روشنی میں یہ دیکھا جائے نہیں کہ فلسفی کے بارے میں مغربی بلاغت کے خیالات جو اوپر نقش ہوتے ان میں سے کی تصورات ایسے ہیں جن پر شرقی ماہرین کی نظر پہنچی ہی سے بھی۔"

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

**8.0.1.4 وہ اصناف ہیں کیا شناخت نہ موصوی پر مشتمل ہے اور بیت پر بکرہ اپنے تخصیص  
تجزیہ و تحلیل مزاج کی بنابری صفت کا درج ہو جاتی ہیں۔ مثلاً انکم اور گیت۔**

#### **8.0.2 فتویٰ تینیں :**

ہماری دو اصناف سخن ایسی ہیں، جو صفت ہونے کے علاوہ دیگر اصناف کے لیے  
پر طور پر بھی مستعمل ہوتی ہیں۔ وہ ہیں غزل اور مثنوی۔ غزل کی صفت ہی سے شمار نظریں اُسیں  
انکیں۔ مثلاً کی بیت بھی نظموں اور جھوٹوں کے لیے برلی گئی۔ ان کے علاوہ جو دوسری بیتیں ہیں  
بڑی دو ہیں۔

**8.0.2.1 ترکیب ہند از یعنی بند اسٹریچ و قطعہ اسٹریچ مسلط از خود کوں علمیہ زینت نہیں ہے  
بلکہ علمیات پر ہوں کا بھوٹی نام ہے۔ وہ آخر ہی تینیں مندرجہ ذیل ہیں۔**

#### **8.0.2.2 مثلث امراء، عجس، مسدس، مستطی، ٹھن، مقص، معاشر۔**

**8.0.3 اصناف سخن اور شعری نظموں کے علاوہ شاعری میں کچھ اور جزیس ایسی بھی ہیں جیسیں  
ہم اس درجہ بندی کے لاملا سے نہ تو صفت کہ سکتے ہیں اور نہ شعری بیت کہون کہ وہ یا تو کسی نہیں ہے  
حمد و موصوی کو پڑھ کر لیتی ہیں؛ جس کا تعلق کسی خاص شعری نیک سے ہے اس نوع کی جزوں  
کو جم علیحدہ سے شعری اصطلاحات کے تحت صرف بحث لائیں گے۔**

**8.0.4 اس جائز کی درجتی میں آئیے دیکھیں کہ اردو میں اصناف سخن اور شعری نظموں کی  
کیا نوعیت ہے۔**

#### **8.0.5 مخصوصی تینی اصناف :**

اردو شاعری میں مثنوی کی درجہ یہی چیز ہے۔ ایک طرف کویر ایک محض صفت ہے اور اپنے تخصیص  
مخصوصیات امزاج اور مخصوص بیت کی بنابری شناخت کی جاتی ہے۔ دوسری طرف یہ ایک اسی  
بیت کی ہے جسے دوسری کسی صفت کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے۔

**8.0.6 مثنوی اردو کی پارٹی اور مقبول اصناف میں سے ایک ہے۔ اس کوی صفت  
اس کا اصل مزاج راستاں لشک کا بیان ہے۔ اس بتاہ پر اس کی مختصر ترین تعریف یونہیں جا سکتی  
ہے کہ مثنوی ایک طرت کی مذکوم راستاں ہوتی ہے اور داستان جو عشقی کے جذبے پر بھی ہو۔  
اپنی اس قدرت کی وجہ سے یہ صفت یا یہ شاعری کی معراج تصور کی جاتی ہے لیکن مثنوی کو داستان**

ایک حاوی درجیان ہیں جو کہ اوس کی وجہ سے کوئی صفت سخن و جھوٹ میں آنے کے بعد اپنی مستقل  
شناخت بنا پھی ہو، تو اس کے معاملے میں جب بھی صحنی شناخت کی گنجائشوں ہوں گے اس کے مخصوصیات  
کو بتائے ترجیح کر اور اسے گلہڑی، دا سوخت، شہزادوب اس اصول ہی کے تحت آئیں گے۔

اس کے برخلاف غزل پر جب بھی بات ہوگی بیت کو نظر اور اس میں کیا جائے اسکا ایک یوگ کہ غزل کی شناخت  
کا سارا اور مدار اُسی پر ہے۔ گویا کچھ اصناف سخن کی شناخت موصوی پر مبنی ہو گئی کچھ کی بیت پر  
بعض کی مساوای از طور پر مخصوص اور بیت دو توں پر ہو گی۔ بعض کی موصوی پر جویں اور کچھ پر۔

**8.0.6 اقسام شعری مصنفات اور درجہ بندی میں ایکی نقطہ نظر ان پر بڑا دلہنگی  
کرنے سے ایک بجن اور پیدا ہوئی ہے۔ شاعری کی وہ ساری اُسیں جو محض جھوٹوں کا درجہ بند کر کی ہیں  
آسپیں بھی اصناف کیا گئیں۔ لہذا اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہم صفت اور بیت کے مخاطب اور اصول  
کو ایک دوسرے میں خلط نہ کریں۔**

**8.0.7 مختصر اسلامی میں بھی پر اکتا کر ساختے ہیں کہ کسی خاص صفت سخن کی شناخت بھی ہی نہ لگتا  
ہے اسے پر مبنی ہو، لیکن اگر وہ واقعی ایک معرفت صفت ہے تو اس کے صفت ہوئے میں بہت بیت  
ہی دیگر شناخت نہیں ہے بیت کے سوا بھی اس میں کوئی ایسی پیچہ موجود ہے جس کی وجہ سے وہ  
خاص صفت، اس درجے تک پہنچی ہے۔ کوئی خودی نہیں ہے کہ کھلہ طرقہ، انبار کے باعث کوئی خود صفت  
کا درجہ حاصل کر جائے۔ اس پاہرا جائیں ہے اور جیسی بھی ہو جائے۔ مثلاً حالی کی شہرو معرفت فلم "مدھوڑہ  
اسلام" پر لاملا صفت نظر ہے لیکن یہ نظم مسدس کی بیت میں لکھی گئی ہے لہذا یہاں "نظم"  
صفت ہے اور مسدس مغلن بیت ہے۔**

**8.0.8 اور پر سیان کردہ اصول کی روشنی میں، اقسام شعری درجہ بندی یوں ہوں گی۔**

#### **8.0.9 اصناف سخن :**

**8.0.9.1 وہ اصناف سخن ہیں کی مصنفات مساوای از طور پر مخصوص اور بیت سے ہوئی ہے ا  
یہیں ہم اصطلاحاً مخصوصی بھننی اصناف کا نام دیں گے مثلاً منفوی اور قصیدہ۔**

**8.0.9.2 وہ اصناف جو کچھ اپنی تخصیص بیت کی بنابری اپنی مصنفات کو کھینچتے ہیں آسپیں  
اصطلاحاً بیستی اصناف کہا جائے گا۔ مثلاً غزل زبانی۔**

**8.0.9.3 وہ اصناف جیسیں ہم جھنل ان کے مخصوصی کی وجہ سے سمجھائے ہیں اصطلاحاً مخصوصی  
اصناف کہلاتیں گی۔ مثلاً مرثیہ، دا سوخت، شہزادوب۔**

پاکستان میں کے طاوہ آنکھی مظاہر  
کیا گیا ہے یہ دو رنگاں اس کی تہی قوت ہے۔ موٹوں اور سینت کے مدد کرو اور تباہا بنا کے  
کاظماں سے اندوں میں شنوی یکہ بتایتے محبول اور معروف صفت رہی ہے۔

۸.۳ مخفون کے لفظی معنی ہی "روزو" یا رو جزوں پر یعنی اس کا مضمون ہے "دوہرائی"  
کہنا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مخفونی یک ایسی شعری تخلیق ہے جس کے فشار کے دو نوں صرف  
ہم فذن اور ہم تافی ہوں۔ ہر شعر کا قافية پہلے شعر کے قافية سے مختلف ہو۔ مثلاً اسحداد کجھے۔

پوچھا ہوں سے کچھ فخر ہے  
شہزادی بکالوں کو حسرہ ہے؟  
منہ بھیرے ایک شکران  
آئندہ ایک لے ایک کو رکانی  
چخون کو ملا کے رہ لجی ایک  
(دیکھنے، گزارنیم)

اس مثال سے واضح ہوا کہ مخفونی کا نظام قافية اس طرح ہے۔ بب انتق۔ اسی طرح  
اگے کے تمام اشعار میں دو نوں صرفے ہم تافی ہوں گے۔ مخفونی میں روایت کا استعمال نہ تاکم  
ہو گا ہے۔ ایک موٹے اندازے کے مطابق ہم مخفونی میں دوں فذن اشعار درست ہوتے ہیں اور  
بانی غیر درست۔

۸.۴ اردو فارسی میں مخفونی کی بیت کے لیے آنکھ بھریں مرق جرمی ہیں۔ ان کے  
طاوہ کسی اور بھرپری مخفونی کہنا جائز ہیں کہا گیا لیسا کی یہ دیکھیں اپنے سشم، لیکن ہمادے زمانے میں  
بعض اہم شعرا نے دوسری بھروسی مخفونیاں کی ہیں۔ حصہ جاندہ عربی کا "شادا نام" اسلام شاہزادہ  
ہے اسی بھرپری مخفون سالم ہے۔ جوش کی ایک طوبی نظم "جہاگر کی شاہزادی"۔ مخفونی کی بیتے ہیں  
ہے لیکن اس کی بھروسائی مخفونی نہ ہے۔

۸.۱۰ قصیدہ:  
اور وحشی اور انسان کی مخفونی کی طبع ایک ایسی صفت ہے جس کی صفتی شناخت  
کے لیے اس کے موضوع اور بیت کو مساوی حیثیت حاصل ہے دو نوں میں سے کسی ایک کے  
فقدان سے یہ صفت اپنی شناخت کھو دیتی ہے۔ بلکہ صورت قصیدے میں مخفونی کی نسبت زیادہ  
پال جاتی ہے۔

۸.۱۱ رستمی نقطہ نظر سے قصیدے کی ابیت اس بات میں بھی مضری ہے کہ غزل جسیں

شاندار صفت کتنی اسی کے بطن سے پیدا ہوئی۔ لہذا اس کی بیت بڑی حد تک دی ہے جو غزل کی  
بیت ہے۔ قصیدہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "کلام حافظ" اس صفت کتنی پر اس لفظ  
کا لفظ اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ اپنے ناد و بلند اور پر شکوہ مظاہر میں کی وجہ سے تمام اصناف  
کتنی میں خوبیت رکھتی ہے۔ اس یہے اسے اصناف کتنی میں وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں مفر  
سر کو حاصل ہوتی ہے۔ لہذا سے بغیر کتنی تصور کر کے قصیدہ کا نام دیا گیا ہے۔ لفظ قصیدہ کی ایک  
توحیہ یہ بھی کی گئی ہے کہ یہ لفظ اتفاقاً تحدی سے شہقی ہے اور شاعر جب کسی کی درج بازدم کے بعد  
کہتا ہے تو اس میں اس کے قصد و ارادے کو دھل ہوتا ہے۔

۸.۵ نظر کی ہند قصیدے میں خیالات و مظاہر میں بروڈ اسسلیم ہوتے ہیں، چنانچہ اپنے  
 موضوع کے لفاظ سے ہر قصیدے کا کوئی نہ کوئی عنوان ہوتا ہے مثلاً سورا کے چند قصیدوں کے  
یہ عنوانات ہیں۔ "در منقبت حضرت علی" تر منقبت امام رضا" "در درج عالم" گیر شانی" "در درج غلب  
اشرف الدولہ" وغیرہ۔ عنوان کے باوجود کوئی کمی یہ بھی ہوتا ہے کہ قصیدے کو قافية کے آخری حرف  
کی میانسیت سے مخصوص نام دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً قصیدہ لاہی کا فہریتی میسر وغیرہ۔ یہ طریقہ عربی  
میں زیادہ محبول ہے۔

آنٹھی بھسی دے کا جستان سے گل

تجھ اندھی نے کی انکھ خزان سے اصل (دعا یہ) ۷۷۶

بے پروردی سجن کی بھے اپنی بانگ

جھٹیجھڑی گانے سے سرکان بانگ (كافیہ) ۷۷۷

۸.۶ قصیدے کا موضوع عربی شاعری میں بہت وسیع تھا۔ اس میں شاعروں کے  
فائق تحریمات فاحشات، ان کی نندگی کے مذکور کے واقعات، اگلی اور آجی حالت و مسائل کے  
طاوہ مذاکر فطرت اور مشق کی وارداتیں بھی شامل ہیں۔ تاہم اندوں میں قصیدے کا عام میلان ہذا  
بازم ہے اندوں یہ ہیز تاریخی قصیدوں کے قوسط کے داخل ہوتی۔ درج اندھوں کو قصیدے  
کا موضوع بنانا فارسی شاعروں کا کارنا مہر ہے۔ اگرچہ قصیدے کا تصور بالعموم مدد اور  
ذمہ سے بہت ہے اہم درجہ موضعات کا تقدیم ہیں ہے۔ پند و فصایح۔ اخلاق و حکمت بیعت  
پہنچ، گرفت زنا و رغیب کو بھی قصیدے کا موضوع بنایا گی۔ فرمادا روسا اور بندگان دین کے

اس یے آئے پر شکوہ اور جنت خیال کا مال ہو چاہیے تا اُسے سنتی صورت پری طرح موجود ہو جائے اور بعد کے اشعار خوشکار اثرات حفظ کیں۔

**8.10.8.1.2** اُشیب کی تھیجت یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں بیان کروہ مصادر میں معرفت کے منصب کے درج مطابق ہوں بلکہ بعد میں آئے غائب میں اشعار میں محتوا میں منصب بھی رکھے ہوں۔

**8.10.8.1.3** اُشیب کی تیسری اہم شرط یہ ہے کہ اس کے اشعار کی تعداد درج کے اشعار سے زیاد نہ ہو جائے۔ وجد اس کی وجہ ہے کہ قصیدے کا اصل مقصد اور موصوع درج بے قصیدہ میں کامنے والے محتوا میں نہ ہو جائے۔ لیکن اس شرط کو پڑھنے قصیدہ زگاروں نے بھی نہیں برداشت ہے۔ جو اپنے غالب نئے تو کھاہی پہنچانے کے قصیدے میں درج کے شعبہ بہت کم ہوتے ہیں۔ اوس کے بھی قصیدے اس طرح کے بینہ مودو اور ذوق لے بھی اپنے ہر قصیدے میں درج کو تشبیہ سے طویل تریں رکھا ہے جو درود پہنچ کر صفت عام علوم یا اتنے دھوم دھڑکے کی ہوئی ہے کہ تشبیہ کی طبالت کا اثر رکھ کر رونگی ہے۔ اس کی بہترین مثالیں خاتمی کا قصیدہ، مصطفیٰ درج میں جملہ کا بندہ اور دو اساتھ میں پاک عربی کا قصیدہ اور اقبال کرمی اگردار باب بہم رائیں۔ ان میں درج بہت کم ہے لیکن اس پاکی وجہ سے کہ تشبیہ اور پہنچانی ہے۔

**8.10.8.1.4** گریز، اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ قصیدے میں اُشیب اور صفات کے درمیان لیکن منطقی ابطال کا کام دیتا ہے تشبیہ سے گریز کر کے شاید درج پر آپ لیکن اس طرح کر کر خوب ہو جائے باس میں اس سے اس تکلیف آئی ہے تشبیہ اور درج موصوع کے کوئی لامع تخلف پڑھنے ہیں لیکن قصیدہ کو کمال دیکھنے سے کوئہ ان درود نکلت انجیال چڑوں کے، میان کر طلاقِ منافق اور احمدی را بظیریدہ کرتا ہے۔ مطلع میں گریز کو دوسرا کشیں بسلوں کو ایک جو سب سے جو نئے کے منصیں میں لیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ یہ بہت کی ایات ہے۔ گریز کا شعبہ قصیدے کے دریگ اجزاء کے مقابلہ بہت تکھر جو کام ہے۔

**8.10.8.1.5** درج قصیدے کا یہ تیر لیکن اصل منصب ہے۔ اس میں صورت کے مختلف امور اور صفات کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس کی سیرت و شخصیت اور کوہ اور کے جملہ اور صفات میڈہ پری شان، شوکت اور صالوں اور آنکے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں۔ درج ہے کہ اس کی ذات یہ ہے کہ اس کی شخصیت ہوئی ہے بلکہ اس کے صالوں اور آنکے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں۔ درج میں

ہو صاف تحریر کے بیانات بھی قصیدے میں شامل کیے گئے۔

**8.10.4** قصیدے کی مختلف قسمیں ہیں: ظاہری شکل کے اعتبار سے عمر اُشیب کے دو قسمیں کی جاتی ہیں۔

**8.10.4.1** تہمیدیہ: جس میں تشبیہ گریز درج و ذوق میں ترقی بخوبی عناصر ہیں۔

**8.10.4.2** خطابیہ: اس نوع کے قصیدوں میں تشبیہ گریز کے جزو اسے کام نہیں لیا جاتا۔ قصیدہ راست مددوح کی تعریف سے شروع ہو جاتا ہے۔

**8.10.5** ظاہری شکل کے علاوہ موصوع کے کاماتے بھی قصیدے کی تقسیم کی جاتی ہے۔

**8.10.5.1** مدحیہ: یعنی ایسا قصیدہ جس میں کسی شخص یا مصائب زمانہ کی بڑائی کی جاتی ہے۔

**8.10.5.2** رکھویہ: یعنی ایسا قصیدہ جس میں کسی شخص یا مصائب زمانہ کی بڑائی کی جاتی ہے۔

**8.10.5.3** وعظیہ: یعنی ایسا قصیدہ جس میں چند و نصائح کے مصادر میں بیان کیے جائے ہوں۔

**8.10.5.4** بیانیہ: یعنی وہ قصیدہ جو مختلف امور کی خیالات کے مصادر میں پڑھا جائے۔

**8.10.6** **8.10.6.1** ٹشبیب: قصیدے کے ابتدائی یا تہمیدی اشعار اصطلاح اُشیب کہلاتے ہیں۔ ان اشعار کا ایک اور نام نسبت ہے۔ یہ دونوں نام اس نسبت سے ہیں کہ عربی شاعر قصیدے کی ابتداء میں مشقی اشعار کا کرتے تھے مگر فارسی اور اردو قصیدوں میں تشبیب کے اشعار بعض مشقی مصادر میں بکھر دھوکہ بخوبی اور قصیدے کے مصادر میں تشبیب کے طبقہ تکہنے کے باعث لے چکا۔ اسی کی بہت سی شاعری، علم و فتوح کی تہذیبی، تحریری، شاعری کی تعریف، تاریخی واقعیات، حکمت، نجوم، منطق، فلسفہ، بیت اخوی، سیقی، تصوف، اخلاق، موسیم، پہلوار ندی و سرگی کی کیفیات، دنالے کی تکالیف، خوشی و امید کے پیکر و غیرہ اردو و قصائد میں تشبیب کا اہم حصہ ہے۔

**8.10.6.2** قصیدہ چونکہ غزل کی بہت میں لکھا گیا ہے، اس وجہ سے یہ بہت اس کے ساتھ مخصوصی رہی اور غزل کے ساتھ آڑاپ سکنی اس میں بھی برلتے گے۔ قصیدے کی تشبیب کا پہلا شعر جو نکر خود قصیدے کے پہلا شعر ہوتا ہے اور دونوں معزے ہم قادر ہوئے کی وجہ سے مطلع کہنے اپنے

**8.10.6.3** قصیدہ چونکہ غزل کی بہت میں لکھا گیا ہے، اس وجہ سے یہ بہت اس کے ساتھ مخصوصی رہی اور غزل کے ساتھ آڑاپ سکنی اس میں بھی برلتے گے۔ قصیدے کی تشبیب کا پہلا شعر جو نکر خود قصیدے کے پہلا شعر ہوتا ہے اور دونوں معزے ہم قادر ہوئے کی وجہ سے مطلع کہنے اپنے

آخری شعروہ کا ہے جس میں شاعر پر اختر را نام چیز، صدقہ انگلش کہا جاتا ہے اس تسلی کرتا ہے غزل میں بھت اور امقطط ہے ایک غزل اور ضربے۔ مقطط سے سخن ہیں "مطروح ہوتے گی جو"۔ لہذا مطری وہ شعروہ جس سے غزل کا آغاز ہوا ہے۔ اسی سے یہ سعین ہو جاتا ہے کہ اس غزل کی بھروسی ہوگی، اس کے قابلیت و دینت کی بھروسی۔ مقطط کے سخن ہیں "مطلع ہونے کی جو"۔ آخری شعروہ شاعر کے تھوڑی سے آغاز ہو جاتا ہے کہ اس نے اپنی بات ختم کرو دی ہے، جس فضوص ذہنی رو اور موڑ کے تحت سارے اشعار ہوئے تھے ان کا سلسلہ اپنے ختم ہوا ہے۔ ایک طرح دیکھا جائے تو مطلع دراصل غزل کا نقطہ آغاز ہے اور مقطط کے نقطہ انتہاء۔

**8.10.4** کیلی نور نیا یوں درستی برگی کے بروہی پرے  
Barca Pissi اتنے غزل میں  
ربط اور تسلی کی تلاش میں تحقیقات کی ہیں اور ان میں ایک بعد یہ نقاد بارہواستہ (Barha) سے  
سمیں کتاب Closure میں میان کرو دا ہمولوں سے مددی ہے۔ ہم اس  
پرے کا کہنا ہے کہ غزل میں بھی اسی طرح کا ربط اور انتہائی اڑڑا شکن اسکر ہے جو غزل نعم  
کا طاصہ ہے۔ آنھوں نے میر کی بعض غزوں کا تجزیہ کر کے دکھایا ہے کہ شروع کے شمار کس طرح  
آخر کے اشعار کی طرف اشارہ کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ بحث دل پس ہے یعنی اس کی درستی  
میں مشتبہ ہے، کیونکہ غزل کی بیادی صفت ہی کی ہے کہ اس کا آغاز اور انجام دونوں یک  
لخت ہوں بہر طال، اس طرح کے مطالعوں سے یہ توہافت ہوتا ہی ہے کہ غزل میں طرح طرح کی  
رسنی اُثریات کی کجا ایش ہے۔

**8.10.5** غزل کے باسے میں یہ بات تقریباً ایسی ہوتی ہے کہ اس کا ہر شعر ایک مکمل  
و صفت اور ہے لاحقی غیال و موضوع مکمل ہوتا ہے۔ ایک شعر بیانت پر ہو سکتا ہے۔ ایک  
فلسفہ پر ایک حقیقت پر۔ ایک اپنی ذات پر غرض کر غیال و موضوع کے تسلی کی تمام اشعار  
میں شرط لازمی نہیں۔

**8.10.6** ہم غزل کا ایک مخصوص مزاج ہے جو تمام اشعار میں ہونا چاہیے اور وہ یہ  
دانیت ہے۔ یہ درست کہ غزل کو ہر موضوع میں قید نہیں کر سکے۔ حس و عشق، رنجی ایسی ہے تماقی، سماجی  
سماجی، اخلاقی کو ہر سچ کا غیال نہیں کرتا۔ ہم کیا جاسکتا ہے کہ اس میں کوئی مخصوص  
دانیت نہیں ہی میں پیش کیا جانا چاہیے اور یہ تسبب ہی بھی ہے جبکہ اس زندگی کے تمام تھابی  
منظاہر کا اپنی بھروسہ بناتے۔ اسے ہم غزل کی کیفیت کا نام دے سکتے ہیں، غزل کے

غذام ارجب کا غیال ازحد ضروری ہے۔ سچی تعریف اسی ہو جو محدود کے شایان شان ہو۔ سچی وہ  
حال دیہو کہ کسی دیہاتی بڑھیا لے ایک اعلیٰ افسر سے ٹوٹی ہوئی ہو کر اسے دعاویٰ کہ اُنہوں کو سختے دار  
بنادے!

**8.10.6** عرض مطلب اور دعا، یہ قصیدے کا انصافی حصہ ہوتا ہے جس میں شاعر نے تاثیلات  
اور اخراج و مطالب بیان کرتا ہے۔ درج و تعریف کی دادا طلب کرنے کے طائفہ میں منصف اور صدراکرم  
کا حصوں بھی اسی کا خاص مقصود ہوتا ہے۔ اخبار مقصود کے بعد اخلاقی اور نفسیاتی طور پر ضروری  
ہو جاتا ہے کہ قصیدہ محدود کی وہی ایسی شان و شوکت اور نرمی والیں ترکی کی دعا پر ختم ہو۔

**8.10.7** اس طرح قصیدہ اول تا آخر ایک سلسلہ چلان پر تیار کردہ شعری تخلیق ہوتی ہے۔ اس  
یہی اس کے معنای میں اور ایک ایش و ایک ایش کے سامنے کو ازانت پہنچ کی شعوری گوشش  
سے داخل کیے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے قصیدہ دیگر اعذات سخن کے مقابلے میں زبان دیبات کے  
محاذے میں زیادہ پہنچم بالشان صفت آنکھوں کیا جاتا ہے۔

#### 8.11. دستی احتمات :

**8.11.1** غزل : غزل اردو کی مقبول ترین صفت ہے۔ بیعت کے اعتبار سے غزل کے لحاظ  
غزکیں بولیں ہیں۔

#### 8.11.1.1 مطلع، قافیہ اور بیعت مقططے۔

**8.11.2** مطلع غزل کا پہلا شعروہ ہوتا ہے جس کے دونوں صرف ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ غزوں  
میں بیعت کا چونکہ بکریت متعال ہوتا ہے، اس یہی بیعت کی بھروسی کا ایک جزو ہے جو گھنی کا ہم  
اے ہم غزل کی بیعت کا گونی بیانی رکن قرار دیں وے سکتے ہیں۔ اس یہی کہ فیروز غزوں کی مثالیں  
بھی کم نہیں ہیں۔ یہ بھی ہو اپنے کہ شاعروں نے کبھی کبھی بے مطلع غزلیں بھی کہی ہیں۔ مقططے کی خاصیت  
دونوں صرف ہم کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔ بعد کے مددے اشعار میں پہلا صرف قافیہ کا پابند نہیں رہتا  
یعنی سارے ثانی صرف ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

**8.11.3** غزل کی دستی ترکیب کا اخیل چیز مطلع ہے جو کہ اکثر غزل کو شعراً اپنی ملکوں میں  
مقطط ڈالتے ہیں اس وجہ سے ہر غزل کی بیعت کا ایک ہم جزو ہیں جزوگیا ہے۔ تاہم سے ہم بیعت  
کا بنیادی رکن اڑاکسیں دے سکتے ہیں کہ جو اس کو موجودہ زمانے میں اس کی بھروسی کی گئی ہے مطلع غزل

تھیج پے کر دیجئیں صفت تھیجہ کے علاوہ فارسی ملخت و مطافت کو تعلیماً پڑھیں  
کیوں کو مور توں کی روزانہ گفتگو میں اُن کا استعمال نہیں ہوتا۔

**8.12.1** اگرچہ حسن کے خارجی مظاہر کے بیان سے کھنوںی دیستان کی غزل عادی نہیں کہا جاتا  
غزل میں مور توں کے باک لفظ، لکھی چوپی اور آن کے بسا اور سامانی آلات کا بیان شخص نہیں کہا  
گی بلکہ سچی میں بھی اور اذمات اس صفت کا حسن بھی گے اور تعجب ٹاکڑا گیاں چند اس سے کیک فناہ  
بھی ہوا کہ امتحان نانے کے گمراہ رسانو سامان کی ایسی تفصیل مخصوصاً ہو گئی ہیں جواب محدود ہوئی جا رہی  
ہیں؛ تجھیں اشدار چوکر عورت کی زبان سے ادا کئے جاتے ہیں اسی سے اس صفت میں وہ ساری  
تفصیلات جو ایک مخصوص ہبہ اور مخصوص معاشرے کے روزمرہ اور کافروں پر مبنی ہے داخل ہو گئی  
ہے اور اس طرح چہار اسری لفظی خزانہ پر عاضہ ہے پا و جود کی اس خزانے میں اکثر مسئلہ اور فرقہ  
الخاطر کی کثرت ہے، بہر حال یہ لفظی خزانہ بھی اس صفت کی ایک امتیازی مخصوصیت اور اس کی  
مشینی شناخت کا ایک اہم وسیلہ ہے۔

**8.13** ہزول : غزل کی بیست میں رجھنی کے علاوہ ایک اور اسلوب اور دو شاعری ایں مرد  
رہا جسے اصطلاحاً "ہزول" ہے باتا ہے۔ موصوع، خیالات، جنبات اور محوسات کے لحاظ سے غزل  
لطافت و طہارت اور تہانت و فطرات کی طبع و ادبے "ہبک" ہزول " غزل کی بیست میں سو قیامت  
کا میانا اور بستن خیالات و افکار کے انہمار کا نام ہے۔ ہزول میں مزاح کی پاشی ہوتی ہزول بے لیکن  
اس کے کوئی لطیف احساس نہیں پہلا ہجہ کا ایک طرح سے دیکھا جائے تو ہزول کا مزاج کشید ہے۔  
رجھنی اور ہزول میں بھی ایک فرق ہے کہ رجھنی کا ادب و اہم اور انہمانی شعبہ زبانہ ہے جبکہ ہزول کا اہم  
غزل کی طبع مرداونہ ہے۔

**8.14** ریباعی : ریباعی ایک چھٹا اسی لیکن اہم صفت ہے یہ عام طور پر ظیبا، اخلاقی،  
تکمیری اور کسی بھی عشقیہ مظاہر پر مبنی ہوتی ہے، لیکن اس کا عام رنگ وہ ہوتا ہے جسے انگریزی  
میں *lyrical* کہتے ہیں۔ یعنی یہ خطاب یہ ادعا اصلی اور اذانت سے لگایا کرتی ہے۔ ریباعی کی سب  
سے اسان چیز اس کی بیست ہے، اس کی صورتی بیست میں کوئی منفرد ادا نہیں ہے۔ پار  
مصر عوں پر مشتمل یہ صفت غزل کے دو شعروں سے مشابہ ہے بالآخر اس کی انہدوں بیست اجس کا  
قطع نامہ دروضی ہے، اس کی مشناخت کا قاص دلیل ہے۔ ریباعی کے ۲۶ درجن مخصوص ایں  
و ان کی تفصیل کے لیے دیکھیے بہ ششم، ریباعی کی بھر عام طور پر مشکل ہمیں جاتی ہے اس لیے کثیر تعداد

تمام اشعار خیال کے لحاظ سے منتشر ہونے کے باوجود ایک بھی ذہنی ردو اور مودودی کے دھانچے میں  
پروردے ہوئے ہوتے ہیں۔

**8.11.7** غزل کے ایک شعر کے دوی مصر عوں میں بھی کوئی ایک ملک اور بڑے سے بڑا خیال  
بڑھ کر دیواریا جاتا ہے اس یہ اس کی اہم صفتی مخصوصیت ہے ایجاد اور احصار۔ یعنی کم سے کم اس خیالیں  
بڑی سے بڑی بات کہہ دی جائے۔ اس کے لیے شاعر کا قادی الحکم ہونا ضروری ہے۔ اسی سے غزل  
کا شاعر طالعوں، اکنیوں، استعاروں، تشبیہوں اور صنائع جان کا اپنے اشعار میں کثرت سے استعمال  
کرتا ہے اور ایک جزو انتشارتے بھی زیادہ اہم صفت یہ ہے کہ شعر کے دوں مخصوصیت اپس  
میں پوری طبق گئے ہوئے ہوں اور ایک احتفاظ و سربے لفظ کی طرف اشارہ کرتا ہو۔

**8.11.8** یہ صحیح ہے کہ غزل اسلسل خیال کا عالم ہے، نہیں اسحال۔ لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ  
غزل کی صفت میں اسلسل خیال میں متوحد ہو۔ پرورست کو ظلم اور اسلسل غزل میں بہت  
باریک اور برازک فرق ہے، ایک پھر ہر اور بڑے موقہ، شاعر تو خیزوں مخصوصیت اسلسل کی وجہ سے غزل  
کو ظلم کے دارے میں لے آ سکتا ہے۔ لیکن ایک سچا اور نادر احکام تابع جو بندہ اور احساس کو  
خالص دانی، اخبار دے سکتا ہے وہ تکروں خیال کے اسلسل کے باوجود رانی تجھیق کرنا ہے، تکھوں  
و اخترے سے باہر نہیں آتے دیتا، چنانچہ اردو میں اس نوع کی چند عددہ سلسل غزیں بھی ہوں گے۔

**8.12** ریختی : اردو میں مرقوم اقریب اسام اصناف سمنی اور شعری ایسیں فارسی  
شاعری سے در احمدی لیکن ریختی ایک اہم صفت ہے جو صرف اور دو شاعری میں ہی ہے۔ اردو  
زبان کا ایک نام، ریختہ بھی رہا ہے۔ اس کی متابعت سے جو غزلیں مور توں کی زبان، مور توں کے  
الخاطر ریختی کیا گی اور یون بجا طور پر یہ شعری اصطلاح اور ریختی کی ایسی ہے۔ اسی سے بسط  
فہمی بھی نہ ہوئی چاہیے کہ عورت کی طرف سے اخبار عشق کا نام ریختی ہے ذاکر گیاں چند کے  
صلائیں ریختی میں عورت کی طرف سے اخبار عشق کے ساتھ درج ذیں مخصوصیات کا ہوا لازمی ہے  
۱. ریختی کے بھائے ہوس کا بیان، بھنس فعل اور بھس بد عنوانیوں پر آجھہ مکونڈ کیا  
۲. مستورات کی رسم اور جماعت اور ریختی کا قدر و اقتی بیان۔

۳. مور توں کے مخصوص روزمرہ اور بھائیوں کا بیان، اس بارے میں بھائیں

مرثیہ کیا جائے تھا۔ لیکن اور لوگوں کی حکایت صفت موضوعاتیں اپنے واقعیات کر بلاتے تھیں بوجگی، اسکی مخصوصیں اور وسیعیں ہیں ایسے مرثیوں کی کملانگی جسیں جو مختلف لوگوں کی احوالات پر اکابر غم کے پر لکھے گئے ہیں۔

8.15.2 اپنے اخراج اور درود مرحوموں کو اپنے آسانی دو صوروں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ را، وہ مرثیے جو صفات، ام، حسین کی تجارت اور واقعات کر بلایا پہنچنی ہیں (ر)؛ وہ مرثیے جو مختلف شاہزادے اور قوم کی احوالات پر ہیں اور ان دونوں اقسام کے درجہ پر جو کیے اگرچہ مرثیے کی اصطلاح کا اطلاق ہوتا ہے امام دوسری قسم کے مرثیوں کی پہلی قسم کے مرثیوں سے مطلقاً کرنے کے لئے "خشی مرثی" کی صفت بھی موجود ہوتی ہے۔

8.15.3 جیسا کہ کہا گیا کہ مرثی کی صفت کے لئے کوئی شعری بیست مخصوص نہیں ہے۔ وقت وہ زمانے کے ساتھ ساتھ جوں جوں اس صفت کا ارتقا ہوا اس کی تکلیفیں بھی بدلتی رہیں۔ ابتداء مرثی "روتی" کی بیست میں لکھے گئے ہیں جس کی تکلیفی صفت یہ تھی کہ تین صورتے ہند اور چوتھائی پانچ صورتے ہند اور ستر رکب بندوں فیروں کی تقدیر ہے۔ بھی موجود ہے۔ ابتداء زمانے کے مرثی، غزل، پشتو اور ترکیب بندوں فیروں کی تقدیر ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے قبل وہ کسی دوسری کی شاعری میں بالخصوص حصر کے ہیں مرثیوں کے مطابق مدد اور اوراد میں موجودہ مدد میں بھی مرثیے لکھے گئے ہیں۔ ایک عام خیال یہ ہے کہ مرثیوں کے لیے مدد کی بیست جو مخصوص ہر جانے پڑے اس کی ابتداء احوالے ہوتی ہے امام یہ خیال اسی لیے درست نہیں کر سکتے۔ قبل وہ کسی دوسری کی شاعری میں بالخصوص حصر کے ہیں مرثیوں کے لیے مدد کی بیست ملتی ہے موجودہ مدد میں بھی مرثیے مدد کی بیست کا پھر کی طرح پانچ نہیں ہے۔ غالباً نے مرثیہ مادر غزل اور حاتی نے مرثیہ غالب اور ترکیب بندوں میں لکھ کر مدد کی بیست سے گزیر کا آغاز کر دیا تھا۔ محمد فیض حسین اور حفظۃ جاندھی و فیروں نے مرثیوں کے لئے غزل، تکھوہ مباری اور محس کی بیست انتہا کیں۔ ان شاہزادے کے مرثیہ بیست کی بنا پر نہیں بلکہ اپنے محدود و مخصوص موضع کی بناء پر حصی شناخت رکھاتے۔

8.15.4 مرثی کے اجنے لے ترکیبی حسب ذیل ہیں:  
چہروں سمل رخصت، اکابر جزا، رزم، شہزادت، زین۔ مرثی کے ترکیبی منہر میر فخری کے قائم کردہ یہ امام تمام مرثیوں میں ان کی پانصدی لازماً نہیں تھیں بلکہ کہ میر نہیں اور دیرے بھی ان کی پانصدی طرف پیروی نہیں کی۔

8.15.5 میں بسا عیاں نہیں کیا گیں۔ لیکن یہ ہر عہد میں مقبول اور محض برقی، چنانچہ چوہر ٹیکے شامنے تھیں بہت رحمایاں مزروع کیے ہیں۔ تقدیر میں جو معرفت مکھوںی اور چارے زمانے میں احمد عہد آجیا اور جگت موریں محل روانے صرف رہا یا میں کیسیں۔ عہد ماہریں میں لوگوں نے رہا میں کشتے کیے ہیں ان میں جو جس، یعنی اور طلاق کے نام سنایا ہیں۔ جدید شعر نے بھی بسا میں کی طاقت تو جو کی ہے اور منظر خنپی، کراپاشی، شمس الرحمن فاروقی، نور عیینی، سلطان، خرا، قریبی، وغیرے نے بہادر کیوں ہے 8.15.6 رہا ہی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی میں "پار، چار، اصلاح" اس سے وہ شعری بیست مراہی پر جو چار معموریں پر مبنی ہو اور نکروغیاں کے لحاظے مکمل ہو۔ بسا میں کے پاندوں صور میں خیالِ مریوط و سسلِ جو تکہ اور آخوندی صورتے میں خیال کی تکملہ ہوتی ہے۔ اس کے پہلے دو سطر میں جو تھے صورتے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور تمیز میں قافیہ تیسرے صورتے میں بھی قافیہ لانا بیس بھی ہے بلکہ بعض لوگوں نے تو اسے تھن قرار دیا ہے رہا ہی کے قافیہ صورت بھی ہو سکتے ہیں اور غیر مردود بھی۔

8.15.7 رہا ہی کے پہلے دو سطر میں جو تھے صورتے ہم قافیہ ہوتے کی وجہ اصطلاح اور صرخہ کہلاتے ہیں اور تمیز قافیہ نہ ہونے کے سبب خصیٰ کہا جاتا ہے۔ اسی رہا ہی کے پاہن صورتے متفہی ہوتے ہیں غیر خصیٰ کہلاتے ہے۔

8.15.8 رہا ہی کا ابتداء نام ترانہ تھا۔ ایک مطلع اور ایک شعر لینن دو ایام ایک وجہ سے اس صفت کا نام دیجی گئی رہا ہے۔ یہ صفت چار صور میں کے سبب چار رہا ہی بھی کہلاتا ہے۔ لیکن ترانہ اور روتنی اصل اس بھری کسی کے جاتے تھے جو اب رہا ہی کے لیے مخصوص ہے۔

#### 8.15. مخصوص اصناف :

8.15.1 مرثی، مرثی کی صفتی شناخت فاصلہ طور پر مخصوص پر مبنی ہے۔ یہ درست ہے کہ اس در دری کے مراثی کی وجہ سے مدد میں کی بیست اس کی بیست اس کی سچان میں داخل ہو گئی لیکن شروع میں اس کی کوئی مخصوص بیست نہیں تھی اور یہ صفت بیست کے بجا اسے موضوع ہی پر اپنی شناخت کی اساس رکھتی تھی۔

8.15.2 مرثی، عربی کا لفظ ہے جو ایک مار لفظ۔ رٹی "میں شستی ہے۔ مٹی" کے معنی میں مذوے پر رہا اور آہ و نذر کیا ہے۔ یہ صفت عربی شاعری میں بہائی تھی اور اسے عربی میں اور بنگلہ و بھگریدہ وہ استہانے کے استغفاری برائی و الم کے جذبات سے بہرنے بجا شمار کہے جاتے تھے اُسٹیں۔

8.16.2 ایسا گناہ ہے کہ واسوخت کا لفظ اور سوچنے سے شعق ہے اور جس کے متعلق سخن یہ ہے کہ عاشق اپنے معشوق سے اگر اس کی طرف سے محفوظ ہے وہ سوخت اگرچہ از خود ایک بعد د صفت ہے ایکس اس کی یہ تعریف اسے اور زیادہ محدود کر دیتی ہے۔ واسوخت کا دلکش ہم ہی جیشیت ایک صفت کوں کے بہرحال اسی تعریف سے قدرتے وہیں ہے۔ فاکٹر ابو محمد احرار کے الفاظ میں واسوخت کی صحیح تعریف یوں ہے۔

واسوخت وہ سبج کوئی نہ جس میں ماشی مخصوصی کی مثلوں میں یعنی اگر اولیٰ الفاظ جملہ پر ہے تھنگ اگر اس کو جملہ کی صفت ابتداء کو د صفت کے مانی جائیں کہ د صفت سے مخصوصی سے سبقت کرنے کی دلکشی دیکھی ہے۔ عشق اس سے سزا یہ ہو کہ ماشی سے زمزوم قول و قریکتا ہے اور ماشی و مخصوصی کے درمیان سطح صفاتی بھروسی ہے۔

8.16.3 ابتداء واسوخت مخفی رینی آنٹھ مصروفے کی ہیئت ہیں کچھے جلتے ہے۔ ہر سند کے دلیں چوچ مصروفے ہم کافی پہنچتے اور پیپ کا شکری۔ ورقا قلبی یہیں مرت سحد کہا جائیں گے لیکن اس صفت سے اخوات کرنے ہوئے واسوخت کے میں صد و چھوٹ مصروفے کی ہیئت اختیار کی۔ میر کے بعد صدس اس صفت کے میں ایک معیاری ہیئت آگئی جاتی رہی۔ شکر پھر بھی صدس ہی، اس کی رسمی شناخت نہ بھی کیوں کر کر انش ہواں اور فریض نے دوسرا یہ ترتیبیں بھی واسوخت کیے۔

#### 8.17 شہر آشوب:

یہ د صفت مخفی ہے جس میں بہزادیوں اور تباہ کار بیوں کا ذکر بہایت در دلندی کے سامنے کیا جاتا ہے۔ ہر بادی کسی شہر ایک اور خلیل کی بھی بروکھی ہے۔ کسی عہد کی بھی۔ کسی معاشرے اور جماعت کی بھی۔ بے بسی، بستی اور مخلوک، اعمالی اس کے موضوعات ہیں۔ شہر آشوب کی صفتی شناخت اس کے مخصوص موضوع کی بنابر ہوتی ہے۔ اس کے میں کوئی ہیئت مخصوص نہیں کی بھی۔ شہر آشوب کو ایک سنت ہیں بھی کہے جائے اور مشتوں انھیں اور صدس کی سنتوں میں بھی۔ ہمارے ہاں یہ یونکا تماشہ کی سنت ہیں ہوتی ہی کوز یا یوہ تراس اس بنایا یا اس میں کبھی بھی بڑی ایجمن پیدا ہو جائے ہے۔ مثلاً ساتھ کام کا ایک شہر آشوب ہے۔ جس میں اس زمانے کے انسانوں کی مخلوک اعمالی اور تباہ داروں کو تھوڑا کے دلے اور آن کی طرفت بھری زندگی کے ورثے کہنے گے زیں اور یہ غزل کی ہیئت ہیں ہے۔ اس یہاں سے قصیدہ بھی کہا گیا ہے۔ مخصوص کے خاتمے ہے شہر آشوب ہے۔ اس کے برعکس ذوق اکبری

8.15.8 واسوخت کر بلائے علاوہ جو مرثیے کسی شخص کی موت پر الہام فرم گرنے کے لیے کہے جاتے ہیں، اس کی مخفی کر بلائی مزشوں سے الگ کرنے کے لیے مخفی مرثیے کہا جاتا ہے۔ اردو میں اس نوع کے مزشوں کی بھی کمی نہیں، کر بلائی مزشوں کے میں صدس کی ہیئت پسندیدہ اور مزشوں میں ہوں لیکن مخفی مزشوں کے میں کسی ہیئت کی تخصیص نہیں۔ نااب نے مزشوں مارت غزل میں مالی نے مزشوں خالب ترکیب جندیں، اقبال نے اپنی والدہ کا مرثیہ مخفیوں کی ہیئت میں کھلا پچھت نے کفرم شیعہ صدس میں کچھے مخفی مزشوں میں بھی مرنے والے کے اوصاف تھیں کہ اگر اس اسے مقیدت منداد خراج پریش کیا جاتا ہے۔ مخفی مرثیے میں اصل طلاح آج کل رانی نہیں ہے اور مرثیہ اپنے سیاق و سبق کے اعتبارے مخفی یا اکابر بلائی کہا جاتا ہے۔ بکہ عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ غلام وحدا اقتضے حضرت علی اصغر پر مرثیہ کہا ہے اور مشلاً صلی لکھنوی نے حالی کا مرثیہ کہا ہے۔ مخفی جو مرثیے کر بلائے واقعات سے متعلق ہیں ان کے میں پر اور دوسری طرح کے مراتب کے میں "کا" کی طامت استعمال ہوئی پہنچ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کر بلائی واقعات پر مراثی کے بارے میں گلستان کے وقت ہاۓ ذہن میں کر بلائی کرداروں سے زیادہ وہ سارا الیہ ہوتا ہے جو کر بلائی میں آپ رسول پر گزرنا، دوسرے موضوعات پر کچھے ہوئے مراثی میں مخفی حوالہ زیادہ فوری ہوتا ہے لہذا کر بلائی مراثی کا ذکر کرتے وقت ہم مرثیہ کا تصور ایک ایسی صفت کے طور پر کرتے ہیں جو مخفی کر بلائے واقعات سے متعلق ہے۔

#### 8.18 واسوخت:

8.16.1 واسوخت اس خاتمے ایک دلچسپ صفت ہے کہ اس میں غزل کے متعلقی ماشی کی نیاز مندی اور خود سپردگی کے بجائے اس کے پندار و خودواری کا انتہا ہوتا ہے۔ اس طلاح کا ایک ایسی شعری تحقیق پر متعلق کیا جاتا ہے جس میں ماشی مخصوص سے مزوف ہے پر والی بھی الشفیل اور بے زاری بر سماں بھانظر آکے بلکہ وہ آسے کھوی کھوی اور جلی کئی بھی سنا آئے۔ مان گولی اور جرأت اطمینان کی وجہ سے ماشی کی سیرت چک اٹھنے کے اس صفت میں خاصی محاذات تھے مگریہ صفت مبتذل اور عامیانہ خیالات سے آئے ہیں بڑھ سکی۔ واسوخت میں ماشی مخصوص کو کھلے لفظوں میں یہ باور کرائی کو مشتمل کرتا ہے کہ تھا رسے حسن کی جو کچھ بھی تقدیر قیمت اور جیشیت ہے اور ہمارے مخصوص ہی کی بدوستی ہے قدرتہ ہمارا عشق ایک اٹل حقیقت د ہو تو تھا میں ایسیست نہ کیا ہے؟

شروع میں، غزال میں اور اشعاری شعرواب کے اثر سے بیک و درس یعنی نظم معنوی اور فرقی درس یعنی زاد نظم کی بستوں میں اس صفت کی تجھیس ہوئی ہے۔

**8.18.3** گیت: اور دشمنی کا بیشتر سرایہ جو کہ فارسی اور عربی سے حاصل ہوا ہے اس سے باعث کی کتابوں میں اس صفت کی تجھیس میں کا جو ہندی اللائل اصل ہے تو کہیں ملے اور دوسری گیت پہلی شاعری کے اثر سے داخل ہوا جو اپنی شعری اصناف میں اس کا ذکر کر کم آج کے زمانے میں ناکوئے ہے۔ صفت کے لحاظ سے گیت کبھی موضوعات کا تنوع رکھتا ہے۔ اس یہ نظم کی طرف استعمال کیسی خاص موضوع سے نہیں باندھ جاتا۔ گیت کا مزاج ان کیفیات کا آئینہ ہے جیسے تجھیں نسوانی کا باتیات بھت اور نسلگی کا سلسلہ اسی صفت میں پوری لطافت کے ساتھ ہوا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو گیت کی صفت در اصل موسیقی کا ایک صوتی اسلوب ہے۔ اس یہی اس کے ہیں استفادہ کرو جائیں وہ ساری انصوصیات جو موکشی سے تعلق رکھتی ہیں جس جو جاتی ہیں، مثلاً قرآن اور یہ اور جنگ اور تحفہ اور غیرہ اور یوں گیت پہنچنے سے زرادہ ہونے کی چیز جو جاتی ہے۔

**8.18.4** یکان چوں گیت کے لیے کوئی بیویت نہ انصوصیات ہی ہے اور اس سے اس یہ صفت خاص پہنچنے سے بچائی جاتی ہے اور کسی بیویت سے بلکہ اس کی مشناخت اس انصوصیات کی تجھیں اور تجھیں جی مزاج کے جو ہیں جسے ہم بجا طور پر دیکھی مزاج قردادے سکتے ہیں، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جاری زیادہ تر گیت ہندی یا ہندی اللائل بخود میں کھجھ گئے ہیں۔

#### 8.19 شعری اصطلاحیں :

**8.19.1** شعری اصطلاحی و شکلیں جو صفت کو اسی پاٹیں اٹھیں ہم کہنے شعری بیویت ہی کہ سکتے ہیں کیوں کہ ان کی صفت ایک ہی مشناخت ہے اور وہ ہے ان کی خاہری صورت۔ اس خاہری صورت کا استعمال اُن اصناف کے لیے کہا جاسکتا ہے جو موضوع یا مزاج سے بچائی جاتی ہے۔

**8.19.2** ترکیب جند: اس بیویت کا نظام تائیہ و مصروف غزل کی بیویت کے مطابق ہوتا ہے اوقیان پسند اشعار غزل ہی کی طرح ہوتے ہیں جن کی کم سے کم تعداد پانچ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ ہو جاتی ہے۔ ان اشعار کے بعد ایک شعر جو اسی بھروسی ہوتا ہے کسی درود سے تائیہ میں لا جاتا ہے۔ اس طرح اس بیویت کا یہ ایک بند تکلیف ہوا۔ اسی اصول پر جاتی کے تمام بہت تغیری کیے جاتے ہیں۔

ہاشمی اور شعبہ صدر کی بیویت ہے اور شعبہ صور کہدا ہے سمسی ہان کی طرف گوئی اسے سمسانی نظری خیال کیا گیا۔ بیویت کے بھائے موصوفی میں کی شناخت بننام کے مذکورہ طہرہ اشوب وہ نظری اکبر کا ہدایت کے شہر اشوب کی بستوں کے اختلاف کی وجہ سے یہ سوال پیدا ہوا تاہم کوئی اس کی صحتی شناخت موصوفی پر بنی ارون چاہیے یا بیویت ہے۔ اور اگر بالفرض بیویت پر بنی ہو تو کسی بیویت پر غزل را تصدیق ہے اسے بیویت ہے۔ اس صفت کے معاملے میں بیویت کا اصول کام نہیں دے سکتا۔ لہذا اس کی شناخت کے لیے اماکن صرف موضوع ہی ہے نہیں۔

#### 8.19 دو اصناف جن کے موضوعات اور ریاستیں مخصوص نہیں

**8.19.1** نظم، چاری کوئی متید ہیں نظم کے مزاد جو دشمنی کی ہے۔ لہذا بلاعث کی درستاب کتابوں میں یہ لفظ اسی مقصود میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن یہاں جادی مژدور مرغ نہیں ہے صفت میں ہے جسے ہم اس عوام غزل کے مقابلے پر رکھتے ہیں۔ غزل کی بیویت مخصوص ہوئی ہے۔ نظری کی بیویں، غزل کے اشعار میں باہمی تسلسل نہیں ہوتا بلکہ نظم کے اشعار ایک دوسرے سے پیویت ہوتے ہیں۔ لہذا اسکو صفت بھی ہے جس کی مثالیں اُن لفظ شاہ سے کہ جو جدید تکمیلت کو ہوتے ہیں۔ نظم ایک خلائق بسطی و وسیع اصطلاح ہے۔ اس کی وسعت بہل اُن تزویریکوئی ہے کہ اصناف صفت میں سے غزل کو منیاں کے تمام اصناف مثلاً قصیدہ، متریخہ، اوسوخت، طہرہ اشوب اور مشنوی کو اس میں شامل کر یا جانتے ہیں وہ ساری اصناف جو خیال کی مریخ کا سی پر شہیں خیال و مغلکی شہزادہ بندی تسلسل اور بسط پر مبنی ہیں۔ مگر جو کوئی ہم نے بعض اصناف کو ان کی بھیتی موضوعی اور موضوعی میثیت کی وجہ سے اُن اُن اصناف میں ہے اس یہی سیاسی و نظم کے دائرے سے لکھ جاتی ہیں۔ اور نظم مددوہ ترین دائرے میں صرف اس قسم کی شاعری سے مراد ہے جو اصول نہ غزل ہے اور مشنوی، تقصیدیہ، متریخہ، طہرہ اشوب، اوسوخت، اُن رہائی۔ اس صفت کا زیادہ تکمیل تغور جدید ہست افریم واضح ہو گا۔

**8.19.2** جرد شاعری بالعموم دو متصویں میں منقسم ہے۔ ایک غزل اور دوسری نظم۔ ایک مخصوص صفت میں کی خلائق سے یہ صفت نظری اکبر کا ہدایت کی شاعری میں لفڑائی ہے اور رسالے کے زمانے سے اس کی دوستی کا مستحکم ہوتا ہے۔ زندگی کا ہدایت، ہزاروں اور دوسرے، ہر مظہر ہر بُنگ اس کا مخصوص ہے۔ لہذا یہ صفت مخصوصی صفت بھی نہیں۔ اسی طرح اس کی کوئی مخصوصی بیویت بھی نہیں۔ یہ تحریک زمانے سے مختلف بستوں میں پھیل کی جاتی ہے۔ سستا کی جملہ بستوں میں

کی مانند اس مطلع خیس بود۔ اس کے قابلے کا تین پہلے شعر کے صریح مانی سے ہوتا ہے، لیکن اگر آئے والے تمام اشعار کے مان صرف پہلے شعر کے صریح مانی کے ہم تانی ہوں گے۔ تصدیق اور غزل میں مطلع کے مان صرف کبی بہت استعمال ہوتی ہے۔ غزل سے یہ تحریک بہت اس لحاظ سے مختلف ہے کہ متعدد المعنی ہوتی ہے۔ یعنی قطعہ کسی ایک ہی مخصوص یا نیال پر مبنی ہوتا ہے اور انکم کی طرح مسلسل ہوتا ہے۔ یہ چیز مسلسل غزل سے بھی ان صفتیں جیسیں مختلف ہے کہ مسلسل غزل میں مطلع کا انتہام ہوتا ہے اور ان مخصوص یا نیال پر مبنی ہوتا ہے ایک شعر کی میں مبنی کی غزل میں معنوی تسلی کے باوجود وہ شعری مخصوص سکل ہو سکتا ہے جبکہ قطعے کا ایک شعر کی میں مبنی کی خاطر دعویٰ اس کے بعد آنے والے شعر بلکہ تمام شمار کا تماق ہوتا ہے۔ قطعے کے اشعار کو ایک تعلق اور نہیں ہے ایک دوسرے اشعار ہوتے لازمی ہیں۔ ایسے دو اشعار جو کسی مخصوص دن کے لحاظ سے گواہی نہیں ہیں اور صحنی کی تکمیل کرتے ہیں، اصطلاحاً قطعہ کہلاتیں گے۔ قطعہ ایک سے بھی کم ہو سکتا ہے اور ایک سے بھی کم ہو سکتا ہے۔ عربی شاعری میں قلعہ ایک مستقل صفت کی خواہ ہے اس سے بھی اسے ایک مستقل بہت اور کبھی نکتے نہیں۔

8.19.0 م stout: م stout ایک عربی الفاظ ہے اور "تسیط" سے نکلا ہے۔ جس کے بغیر اخراجی میں پر دنایا۔ شعری مطلع میں یہ ایک اسی انکم ہے، جو بہ لفاظ بہت مختلف بندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ نظام ہے کہ ہر بند کے مدار میں اُخڑی صرفے کے بھی ایم قافیہ ہوں۔ تمام بندوں کے اُخڑی صرفوں کا قافیہ پہلے بند کے اُخڑی صرفے کے ہم قافیہ ہونے کی وجہ سے پورا کی جو ہے پس ایم آن کے اُخڑی صرفے پہلے بند کے اُخڑی صرفے کے ہم قافیہ ہونے کی وجہ سے پورا کی جو ہے اسی اسی نظام پر دیتے ہیں جس سے نظم میں معنوی ربط ادا ہنگہ برقرار رہتا ہے۔ مطلع میں تمام بندوں کے اُخڑی صرفوں کا پہلے بند کے اُخڑی صرفے کا ہم قافیہ ہو ایک قدر ہے۔

8.19.1 صفت: م صفت ایک لفاظ ہے اسیں وقت کے ساتھ مانستہ شعری بہتیوں میں جو مت نہیں ہوتی ہے، مجھے یقیناً ابھریں بھی برائی ایکیں وقت کے ساتھ مانستہ شعری بہتیوں میں جو مت نہیں ہوتی ہے اسی لفاظ پر بہتے ان کی وجہ سے اسی نظام میں بھی تبدیلی آتی رہی۔ اور بعد کے بندوں کے اُخڑی صرفے پہلے بند کے اُخڑی صرفے کے قافیاتی نظام کے تابع نہیں رہتے۔

8.19.2 صفت اسکے معنی: م صفت اس کے تدوادوکے لحاظ سے مسطو کی اٹھ قسمیں ہیں۔ مثکت، مرین، بھس اسکا صفت اسکے معنی: م صفت اس کے تدوادوکے لحاظ سے مسطو کے تدوادوکے لحاظ سے ہوتے ہیں اور اس کا معاشرہ

### 8.19.3 ترجیح بند:

ترجیح کے بغیر مصنی ہیں "لوہا" ایسدا ترجیح بند کی تسلیمی بہت ترکیب بند ہے اس مسول میں مختلف ہے اور ترکیب بند کے ہر جذبہ کا شعر مختلف ہو کہبے جبکہ ترجیح بند میں پہلے بند کا شپ کا شعر ہاتھ ہند کا شپ کا شعر مختلف ہو کہبے جبکہ ترجیح بند میں پہلے بند کا شپ کا شعر ہاتھ ہند کا شپ کا شعر مختلف ہو کہبے جبکہ ترجیح بند کے ہر جذبہ کا شعر مختلف ہو کہبے اس کے علاوہ ترکیب بند اور ترجیح بند کی بہتیوں جس کوئی فرقی نہیں۔ ترکیب بند کی طرح ترجیح بند کے بھی ہر جذبہ کا شپ کا شپ کا شعر مختلف ہو کہبے۔ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ترجیح بند کے آخری شپ کے شعر کے بھائے بعض ایک ہی صریح ایک ہی صریح لا ایا جاتا ہے۔

### 8.19.4 مستزاد:

بغوری اعتبار سے مستزاد کے مصنی ہیں "زیادہ کی گئی چیزیں"۔ اصطلاحاً یہ الفاظ میں جو عجز ایسی بیان نہیں کر سکتے اس طرف میں بڑھادیے جاتے ہیں۔ کسی بڑھادی بہت اسے بہت زاد کا اضافہ اس طرح ہوتا ہے کہ صرفے باشہ کے آخری کچھ موزوں فقرے متعلق کردیے جائیں۔ مستزاد کے یہ مفعول یا بآسانی کی طرح کوئی بخوبی مقرر نہیں ہے، ہر بھروسی کہا جاسکتا ہے جو اس ہوتا ہے۔ یہ بھروسی انکم یا غزل ہے جو اس کے صرفوں پر اضافہ کردہ مستزادی فقرے، اسی بھروسی ہے، لیکن یہ کوئی سخت گیر مصول نہیں ہے۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ نظم یا غزل کا صرف کسی اور بھروسی پر اور مستزادی فقرے کی اور بھروسی پھضوں کا خیال یہ بھی ہے کہ مستزادی فقرے بآسانی کے دنی میں ہو سکتے ہیں اور بھروسی کی قافیہ بوجی سکتے ہیں اور بھروسی کی قافیہ بوجی سکتے ہیں اسی طرح مستزادی فقرے کے قافیہ انکم یا غزل کے قافیوں کے ہم قافیہ بوجی سکتے ہیں اور بھروسی کی قافیہ بوجی سکتے ہیں اسی طرح میں کسی موصول پر نہیں ہوتی ہے۔

8.19.5 مستزاد و قسم کا ہوتا ہے اولیٰ مستزاد مارخی۔ اس میں مستزادی فقرے اسیں شعر کے مخصوص و معموم سے اس طرح بہت سی ہو جاتی ہے اسی طرح مختلف کلام ناممکنہ جاتے دوسری مستزادی اسی میں اضافہ کردہ فقرے یا بھوکھ اصل شعر کے مخصوص کو مغلک کرنے کے لیے ضروری ہو جاتے۔ سترہوں تکڑے میں کے الفاظاً ہوں، اس کی بھی کوئی قید نہیں لیکن ظاہر ہے کہ مستزادگا اصل صرفے سے کچھ بچوں ہو جوگا۔

8.19.6 قطف: موضوعاتی سچ پر ہم قطف کو صفت کہن بہت کہہ سکتے، اس کی صفت بھی کہن بہت زیادہ منفرد نویست کی نہیں۔ یہ تصدیق اور غزل کی طرح ہے، اس فرقی کے ساتھ کہ غزل یا تھیڈ

8.19.13 صبحِ علیٰ ہی تیرہ کے منی میں ہنور پناہ پر وہ بیٹت ہے جس میں ہر بندوں میں  
مشتعل ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کے پہلے بند کے نزدیک اور مصروفے ہم قافیہ ہوتے ہیں، بعد میں اسے والساہر  
بند کے امدادان آئے مصروفے ہم قافیہ اور نواس مصروف خلاف قافیہ ہوتا ہے۔ نواس مصروف پہلے بند کا ہم  
قافیہ ہوتا ہے۔

8.19.14 مغرب : علیٰ ہی "عشرہ" دس بکتے ہیں۔ پہلا مصروف کے ہر بند میں دس مصروف ہوتے  
ہیں، پہلے بند کے دسوں مصروفے ہم قافیہ ہوتے ہیں، بعد کے بند دلکی ترتیب تو انی دو طرفی کی ہے پہلی  
شکل کے مقابلہ پہلے بند کے بعد وابستے بندوں کے امدادان نو مصروفے ہم قافیہ اور دسوں مصروف پہلے  
بند کا ہم قافیہ ہوتا ہے، کہ بعد والے بندوں میں آرچیں اور بیت کی گلی گماشیں ہے۔

#### 8.20 سانیٹ :

8.21 مغرب میں سانیٹ، فناں شادی کی ایک بیت ہے، جس میں مصروفوں کی کل تعداد  
14 ہوتی ہے، اس میں قافیوں کی ترتیب اور براکیں مختلف اقسام کی ہاتھ دیتے۔ اخالیٰ نقطہ سانیٹ  
کے شقق اس صفت کی نظری شاعری میں اپنی سورتی رائج رکھتا ہیں۔ سانیٹ اور میں مستحبوں  
میں ہوا اگرچہ ہمارے بہت اچھے شعراء سانیٹ لکھتے، سانیٹ کی نیزدیٰ بیت یہ ہے کہ اس کے چونہ  
مصروف آنہ اور چھپا، نہ، چار دو، چار اچار، چھتر، تیکر ہو سکتے ہیں، اس کے توفیٰ کی  
ترتیب بھی مختلف طرح کے سانیٹوں میں مختلف ہوتے۔

8.21 اٹھریزی میں سانیٹ کی بیت کے یہ آنکھ پٹانیٰ پڑھ مصروف ہے جس سے مشہد  
ہمارا وزن ہو گا سفافاں دنخالن دنخالن مخالن مخالن مخا، لیکن یہ سانیٹ کے ہمراج سے بالکل مخالفت میں  
رکتا۔ اس دو میں کسی ایک بھرپور تخصیص نہیں کی گئی اور مختلف بھروں کو ہوتا گیا ہے۔ سانیٹ کی تھوڑی  
بھر کے بغیر اس صفت کا تصور محال ہے، اس یہ اردو کے سانیٹ مغربی سانیٹوں سے کوئی اصل  
مطابق نہیں رکھتے۔

8.22 نظم صورا : اردو میں یہ بیت اٹھریزی سے آتی، اٹھریزی میں اس بیت کا ہم  
بیک دس ہے اردو میں اسے شروع میں منظم فرمائتی مکہا گیا لیکن بعد میں نظم صورا کی اصطلاح  
لائی گئی اور کیا بالاتفاق قبول بھی کی گئی۔ اٹھریزی میں بیک دس کی بیت کے یہے قافية  
آنکھ پٹانیٰ پڑھ مصروف ہے، مگر اردو میں اسی بھر کو پیدا کرنا ممکن نہیں۔ لہذا اس میں جو ایک  
عروضی آزادی بھی رسمی تھا نیوں کا نہ ہوا اس میں اسے اردو میں نے قبول کر دیا، نظم صورا ہے

پہلے بند کے تیرہ مصروفے کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔ شکل کی یہ مغلی ہے کہ اس کے ہر بند میں ایک  
نیں مصروف تیرہ مصروفے کا کام دریتا ہے۔ ایسے مصروف کو ہر بند کے آخر میں دہرا جاتے، "نیب کا  
مصروف" یا "مصریہ کوچیع" کہتے ہیں۔

8.19.8 مربیع : اس کے ہر بند میں چار مصروفے ہوتے ہیں، پہلے بند کے چاروں مصروفے ہم  
ڈیکھیے ہے اسی بعد کے بندوں میں ترہ کے تین مصروفے ہم قافیہ اور چھتے کا قافیہ وہی ہوتا ہے جو پہلی  
ٹیکلے والے بند کا تھا مربیع کی وجہ سے ایک شکل ہے کہ کسی نظم میں ایک ہی قافیہ کے چار چار ہم قافیہ مصروفوں  
کے بند ہوں۔

8.19.9 نیشن : اس کا ہر بند پاچ مصروفوں پر مشتمل ہوتا ہے، پہلے بند کے پانچوں مصروفے  
ہم قافیہ ہوتے ہیں، بعد میں آتے والے ہر بند کے اوپر چار مصروفے ہم قافیہ لیکن پانچوں مصروف  
غلاب قافیہ ہوتا ہے، اس کی سکارا بھی ہو سکتی ہے با اس کا قافیہ روی ہو سکتا ہے جو پہلے بند کا ہے  
خوب آنکھی دو مصروف ترتیب کے طور پر دہراتے جاتے ہیں۔

8.19.10 مددس : مددس اور دوشا عربی میں ایک مشمول ترین شعری بیت رہی ہے۔  
ثیری تعداد میں ہوتی ہے اسی لئے کچھے کے اور بے شذوذ نظموں کے لیے اسی بیت کا استعمال کیا گیا مددس  
میں چور مصروفوں کا ایک بند ہوتا ہے۔ پہلے بند میں چھ کے چھ مصروفے ہم قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن عام  
طور پر ہر بند میں پہلے چار مصروفے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور اگرچہ دو مصروفوں کا قافیہ مختلف ہوتا ہے  
ان اگر دو مصروفوں کو بیت کہتے ہیں، یہ بھی لکھن ہے کہ بیت کے دو مصروفے ایک ہر بند میں  
ویراستے بائیک اپنے مددس کو ترتیب بند مددس کہتے ہیں۔

8.19.11 سیع : ہر بند سات مصروفوں پر مشتمل ہوتا ہے، ازدھے قاعدہ اس میں بھی مصروفوں  
کے قافیوں کا دو زیں سلسلہ ہے جو سمعطاً کی درجگردی کو سمجھوں ہے۔ اس میں پہلے بند کے ساتوں مصروفے ہم  
نافیہ ہوتے ہیں، بعد میں آتے والے ہر بند کے پچھے مصروفے ہم قافیہ ہوتے ہیں لیکن ساقیان مصروف پہلے  
بند کے مصروفوں کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔

8.19.12 نیشن : ہر بند آٹھ مصروفوں کا ہوتا ہے، مصروفوں میں قافیے کی ترتیب چھ  
صیوں وہی ہے جو دو بھر بیکوں میں مستعمل ہے، ایسی ہیلے بند کے آٹھ مصروفے ہم قافیہ اور بعد میں آتے  
والے ہر بند کے اوپر میں سات مصروفے ہم قافیہ ہوتے ہیں جبکہ آٹھوں مصروف پہلے بند کے قافیوں میں  
ہوتا ہے، اس میں ترتیب یا بیت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ہستے ہے جس میں مصر عوں کے اداکان کی تعداد برا بر جو تھی ہے۔ اور وہ میں قافیہ شہیں ہوتا ہوئے  
ٹھوڑے دیکھا جائے تو اس ہستے کے دو حصے، ہماری غزل کے کسی ایک شعر (مطلع ہیں) کے مشابہ  
فرغی کیے جا سکے ہیں۔

۸.۲۳ آزاد نظم، مغرب سے آئی ہوں یہ شعری ہستہ دو میں بہت تقبلی ہے۔ انگریزی میں کام  
نام "فری اوری" ہے۔ یہ نام انگریزی اصطلاح کا الفاظی ترجمہ کر کے ارادو میں اس کا نام "آزاد نظم" رکھا  
یکجا ہمارے ہیں اس آزاد نظم کی ہستہ کچھ پابندیوں کی حالت ہو رہی ہے۔ آزادی صرف اس طرح سبقتی  
لگن کہ مصریت کے اداکان میں کبی میشی کردی چاہیے اسی میں مصر عوں کی ساخت میں طاقت ای اختصار  
کے کام یا جاتا ہے۔ کسی نظم میں جو بھی بوجھتاری کی جاتی ہے اور تو بہر والہ رہتی ہے اس میں اداکان کی کمی  
میشی مصر عوں کو مجھتا بنا کر درتی ہے۔ اگر دو میں آزاد نظم صحیح عوں میں نگاہ دہنیں۔ لیے آزادی اب  
شعری عوں میں برتنی جائزی ہے اے اس افروزدہ ہے کہ آزاد نظم میں مصر عوں کی ساخت اداکان کے اداکان  
بھر جائیے اسی کے کام ہوتے ہیں۔ جذبے کی بیضیت دو ہستہ کے احتبار سے جو مصری طاقت  
اختیار کرے گا اس میں اداکان بھر کی تعداد زیادہ ہوگی اور جو صرعی جو گاہیں ہیں اداکان بھر کم ہوں  
گے، یہاں تک کے بعض مصریت بھر کر کیں بھی ہو سکتے ہیں۔ نظم میڈی طرح آزاد نظم کی ہستہ  
بھی قافیوں سے آزاد ہوئی ہے، لیکن اسی بھی مثال میں ہی خروج ہے جو مصر عوں کے اندر یا آخر میں  
قافیے بھی کبھی دھانے ہیں اداکان کی وصفت اضافی کا کام کرتے ہیں۔

۸.۲۴ ترانیلے: مغرب سے آئی ہوں ہستوں میں سے یہ شعری ہستہ اور دو میں بہت  
زیادہ رائج ہوئی اور نہ بہت تقبلی۔ گراس ہستہ میں چوکار دو میں یہر حال کچھ بھی ہوو  
گئی میں اس سے سیال اس کا تخفیر ساتھ دے جائیں ہیں۔ یہ خیال نمایا ہے کہ ترانیلے  
فرانسی شاعری کی ایک ہستہ ہے۔ یہ دو اصل ایک طرف کا بند ہے اور اس کا صحیح نام "ٹرائیولٹ"  
ہے۔ یہ بات ہو رہی ہے کہ اس بند میں کہی ہوئی نظیں عام طور پر ایک ہی بند  
پر مشتمل ہوئی ہیں اور اس بند کو فرانسیسی میں زیارہ استعمال کیا گیا۔ پھر دوسوسروں سے یہ بند  
لقریباً مفقود ہے۔ ترانیلے میں آٹھ حصے ہوتے ہیں۔ لیکن قافیوں کا تنسیع سنہیں ہوتا۔ بعض دو  
تائیں ہی اس میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کی یہ ترتیب ہوئی ہے۔ البتہ البتہ الفہری  
العتاب۔ قافیوں کی اس ترتیب سے ہم قافیہ مصر عوں کی یہ صورت ساختے آئی ہے۔ پہلا، تیسرا  
چوتھا، پانچواں اساؤں، دوسری، چھٹا، آٹھواں۔

۸.۲۵ ہائیکو یا اپکو یہ مغرب کی شہیں چاپان کی ایک شعری ہستہ ہے لیکن ہم لوگوں نے  
اسے بھی مغرب ہی سے سیکھا ہائیکو یا اپکو کی ایک محبوب ہستہ ہے جو صرف تین مصر عوں پر مشتمل  
ہوتی ہے اگر شطری ہے کہ تینوں مصری لکھ صرف سترے، ۱۷۱۶ء میں یعنی ر ۳۰۰۰۰۰۰۰، ہم لوگ اور  
آن کی ترتیب ۵، ۸، ۱۰ء ہوتا ہے کہ اسی نظم اور دو کی انگریزی میں بھی ہیں ہو سکتے۔ انگریز ہائیکو  
بھی اسی نام کی نام کے ہو جیں۔ ہائیکویں قافیہ شہیں ہوتا اور پھر کتابت کرنے کے پھرے صرف  
شاروں یا نامکمل ہلوں سے کام لیا جاتا ہے۔  
۸.۲۶ چند شعری اصطلاحیں۔

۸.۲۶.۱ شاعری میں مستعمل اصطلاحیں بہت ہیں، خاص طور پر صنائع باری کے تحت  
اصطلاحوں کا کافی تکمیل نظر آتا ہے لیکن چونکہ وہ اصطلاحیں صنائع باری کے متعلق ایسا بھی میں  
بیان ہو چکی ہیں اس سے یہاں صرف اُن اصطلاحوں کا تخفیر تعارف پیش کیا جائے گا جو صنائع  
باری کے تحت آتی ہیں اور جیسی ہم ذہنست کا درجہ دے سکتے ہیں اور نہ اُنھیں شعری ہستہ کی  
جا سکتا ہے۔

۸.۲۶.۲ تضمین: اس میں ٹھراپنے پا کسی دوسرے شاعر کی نظر پر صرف یا شعر پر صرف  
یا شرک گاتا ہے تضمین کا حصہ یہ ہے کہ جس شعر اصرار پر تضمین کی جائے اس کے معنی میں کوئی نیا  
نہ دیدا ہو رہا ہے اسی کی کوئی نئی جست ساخت آتے۔

۸.۲۶.۳ ٹیکس: غزل کے ہر شعر پر جزوی تین ہیں مصر کے لگانے کا حصہ یا تھیس کہلاتا ہے۔  
۸.۲۶.۴ سراپا: یہ ایسے اشعار کا جو مدرسے جس میں شامل مشوق کے میں کافی تفصیل اور مکمل  
جزئیات لکھی کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ اس میں مشوق کے تمام اعضا جسماں کا ذکر سرکشی کی  
تمہارے طریقہ کیا جاتا ہے کہ مشوق کی ایک ہنریات دکش و علیق فرب تصور اس بھرائی ہے۔ اس میں  
اس کے پاس کی کچھ دیگر اس اس ارشاد قدمت کا ذکر بھی شامل ہوتا ہے۔ سراپا کی خوبیوں پر کہ سر  
کے پاؤں کی تمام اعضا جسم کا ذکر یہ تکلف لیکن نہادت سے کیا جاتے۔

۸.۲۶.۵ بند: نظم کا کوئی حصہ جو ایک اکالی کے طور پر سچا جائے بند کہلاتا ہے۔

۸.۲۶.۶ بیت: "بیت" کوہب "شعر کے معنی میں استعمال کرنے میں اندر تخلص نہیں ہے  
لیکن فاصل، اصطلاحی مطہر میں مشغول کا ایک شعر بیت کہلاتا ہے۔

۸.۲۶.۷ بیت الغزال: راجح میں دوسرے جعل، دوسرے جعلیں غزل کا بہت اچھا شعر فراہد دیا جائے۔

8.26.14 حن مطلع درزیب مطلع: مطلع کے بعد ابعاد نے والے شعر کو کہتے ہیں۔

8.26.15 بندش: ہماری قدیم خوبی تقدید میں اصطلاح بکثرت استعمال ہوئی ہے، جس سے صدروی ہے کہ شعری نہاد کے انکلاب و نہادت و ترتیب میں رواں اور تائیگی ہو، اگر شعر میں کوئی خوبی نہیں بلکہ کوئی خرابی بھی نہیں تو کہتے ہیں۔ اس شعر کی بندش میں رواں اور صفاتی ہو تو کہتے ہیں اس شعر کی بندش پست ہے: بندش کا تصور اس بات سے دامتہ ہے کہ ارد و زبانیں اغاثات کی ترتیب بدھنے سے محدثت کے معنی خوبی اس بات سے اور آنکھ پر باغنا کسی نہ کسی طرح ہر بخوبی ہو جاؤں ہو سکتا ہے۔ اس آنارکی کی تباہ شامنے پر روانی کا سکارا ہر سکتا ہے اور ذیلیا ذھانی شعر کب سکتا ہے اسی یہ بندش کی جگہ کو خوبی کو خاص دعیت شامل ہے۔

8.26.16 تقدید، اگر خوبی اغاثات کی ترتیب اُنیں زیادہ بدل دی جائے کہ وہ تاگر معلوم ہو ایک ٹھووم سمجھنے میں دخواری ہر یا ٹھووم جمل جائے تو اسے تقدید کہتے ہیں۔ تقدید اس وقت بھی معلوم ہوئی ہے جب اس کا ذریعہ سُنی یا جوان کا کلیں نیا پسلو مانتے جائے۔

8.26.17 نازک خیال، شعر میں ایسے خیالات لفظ میں جن کا تعلق مقولت نزادہ ہلا خستہ ہے کہ نازک خیال کی شروع ہے کہ وہ کچھ جزوں میں تعلق دیجی کیا جائے۔

8.26.18 دوخت: جس شعر کے دونوں صفحوں میں کوئی مخصوصی بیٹھ دیجی۔ وہ دوخت سکتا ہے۔ مثلاً

ہر شاعر میں پڑھو گا کاری

گروہ ہے قسم کا مسماں (بیکھریں)

8.26.19 زین: کسی غزل یا نظم کے روایت و تفافی کو اس کی زین کہتے ہیں۔ بوجہ کا مشترک ہونا ضرط نہیں۔

8.26.20 صفرع طرح: جب کوئی صفرع مقرر کرایا جائے تو اگر دیا جائے اور شعر اس کے بعد جائے کہ اسی صفرع کی بحراں میں شرک ہیں، تو اسے صفرع طرح پر شعر کہا جاتا ہے۔

8.26.21 ساریخ: با معنی اغاثات کے ذریعے کے کسی اہم واقعہ پیدا شدہ صرف اشادی و غیرہ کی آریخ کا تعین کرنے اشعاری اصطلاحاً میں ”ساریخ گول“ کہلاتا ہے۔ ”ساریخ“ کے کوئی یہ دن اس امر کی نسبت اسال یا بعض سال کا تعین کیا جاتا ہے۔ مطلوب ہے اسکے لفظ، ایک فقرے یا پرستے ایک صفحے سے نکالا جاسکتا ہے۔

برست الغزل یا ماحصل غزل کہلاتا ہے۔

8.26.8 فرق، مخصوصی لحاظاتے فرق بھی بیست کی طرح ایک شعر کو کہتے ہیں، لیکن بیست اور فرق میں اصطلاحی اخلاق کے مطابق فرق ہے کہ فرودہ شعر ہے جو تمہارا کہا گیا ہو، جبکہ بیست کو بھی صفت کا کوئی شعر کہلاتا ہے۔ فرق کے سلسلے میں ایک خیال یہ بھی پڑھی کیا گیا ہے کہ وہ شعر ہر کے دلکش ہے جو تم تافی نہ ہوں، اور کہلاتے ہوں، اور کہلاتے ہوں ایس کے لیے یہ دلیل دلی جاتی ہے کہ اگر دونوں صورتے ہم تافی ہوئے تو اس شعر مطلع ہو گا، فرودہ ہو گا یہ بھی کہا گیا ہے کہ غزل اور قصیدے کے مطلعوں کے مطابق اس احتمال کے باقی اشعار فرق کہلاتے ہیں۔ مگر دونوں باتیں درست نہیں۔ فرق کی مشناخت صرف یہی ہے کہ وہ صرف اکیلامی کہا گیا ہو، اس کے آنکھیں بھیپے اور اشعار فرق کے لیے ہوں ایسی صورت میں یہ تقدید کر فرق کے دونوں صورتے ہم تافی نہ ہوں، با معنی نہیں۔ بھیجا ہو اسے کہ شاعرون نے صرف ایک مطلع کہہ کر پھرہو دیا اور اس کے بعد اس اصطلاح نہیں کہے۔ لہذا اسکے مطلع اور تمہارا شعر جس کے دونوں صورتے ہم تافی نہ ہوں اصطلاح اخلاق اور بھی کہلاتی ہے۔ میکن یہ خیال ہے کہ پرانے لوگوں نے اس مطلع کو اک شعر مطلع ہی کہنا پڑتے کیا ہے۔ اس تھنا مطلع کو فرقہ و رکھا ہے۔

8.26.9 تخلص: ایک ایسا ایک تضخیل ہام ہے جو شاعر اپنی مشناخت کے لیے اپنے اشعار میں استعمال کرتا ہے۔ تخلص اصل نام کا جزو بھی ہو سکتا ہے اور ملکہ سے کوئی روسایقی بھی۔ مثلاً

میر آنکھ میر افیض احمد فیض، اویاشکر نیم، رکھوپی ہمالے فرق

8.26.10 تخلص، قصیدے کا وہ جزو گریز کہلاتا ہے دریکیے قصیدے کے تحت گزیر۔

8.26.11 مطلع، غزل یا قصیدے کا پہلا شعر، جس کے دونوں صورتے ہم تافی ہوتے ہیں۔ مخصوصی کا ہر شعر دونوں صورتے ہم تافی ہے جو اسے کہب مطلع کا حکم کرتا ہے۔

8.26.12 مطلع ثانی: اسزدیب مطلع جسی کہتے ہیں۔ غزل میں مطلع کے بعد اگر دوسر شعر بھی ہم تافی صفحوں پر شکل ہو تو اسے مطلع ثانی کہا جاتا ہے۔

8.26.12.1 قصیدے میں جب کچھ کچھ اشعار کہے جائے کے بعد شاعر قصیدہ کے اندر قصیدہ یا بات کا زیادہ خروج کرتا ہے تو ایک مطلع اور کہتا ہے۔ اسے بھی مطلع ثانی کہتے ہیں۔ اسی طرح غزل یا قصیدے میں مطلع ثانی، مطلع رابع وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔

8.26.13 ذوال الطائع: ایک ایسا قصیدہ جس میں شاعر نے متعدد مطلعے کے ہوں اصطلاحاً ذوال الطائع قصیدہ کہلاتا ہے۔ بھی صورت غزل کی بھی ہو سکتی ہے۔

کے لیے مسٹر اولیٰ بہشت کی کوئی کڑا شرط نہیں لیکن بہت سے تو سے مسٹر اولیٰ بہشت میں کچھ  
جگہ ہیں۔

8.26.25 نمبر: اس الفاظ کے لغوی معنی میں مشیون اور ما تم۔ شعری اصطلاح کے پر طور  
اس کا اطلاق اُن الفاظ مخصوص ہر بُوابے ہے، میرا نوئے وغیرہ کے مترخون کے آخری پہنچ رائے  
اور پہنچین پڑھے جائے ہیں، ان کے ذریعے، تم کیا جاتا ہے۔  
8.26.26 داسوڑ: یہ داسوڑ کا دوسرا نام ہے۔

8.26.27 حمد: ایسے اشعار جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں قریب کیے جائیں۔ یہ انکے لئے تھیں تصدیق  
کی تھیں میں بھی ہو سکتے ہیں اور کسی نظم کا حصہ بھی ہو سکتے ہیں (نظم کا حصہ ہونے کی صورت میں) اور  
خاص کر منزوی میں) یہ اشعار ہمیشہ سب سے پہلے آتے ہیں۔

8.26.28 مناجات: ایسے اشعار جن میں شاعر کو اپنے دل کا دروازہ کر کر تھے یا دنیا اگست  
ہے، ایسے اشعار نظم کے حصے کے طور پر یا الگ نظم کی شکل میں بھی کہتے ہیں۔

8.26.29 نعمت: ایسے اشعار جن میں حضور پروردگار کا نام پر غیر سلام کے اوصاف بیان  
کیے گئے ہوں۔ ایسے اشعار بالعموم کسی نظم کے شروع میں لائے جاتے ہیں، ویسے نعمتی نظمیں مذکور  
کے بھی کچھی کمی ہیں اور اعتمادی تصدیق بھی کہوتے ہیں۔

8.26.30 منقبت: ایسے اشعار جن میں معاشر رسول علی الخصوصی حضرت علی یا آنکہ کرم اپنا  
صوفیہ کی تعریف کی کمی ہو، منقبت کہلاتے ہیں۔ یہ بھی کسی نظم کے حصے کے طور پر یا الگ سے نظم  
یا تصدیق کی شکل میں لکھے جاسکتے ہیں۔

8.26.31 مقتضب: بیشتر گز کے تصدیق کو اصطلاحاً مقتضب بھی کہا جاتا ہے، اس کے  
لیے دیکھیے خطاب پر اپنے دوسرے۔

8.26.32 بخت بند: آنکہ کلام کی شان میں جو نظم سات بندوں پر مشتمل ہو، اور جس کے  
ہر بند میں اشعار کی تعداد برابر ہو، شعری اصطلاح میں بخت بند کہلاتی ہے۔

8.26.33 معلماً چیتیں: شاعروں کے شوق بھی بڑے بھیں اور لوچپ سبھی میں اپنے  
اپ کو قادرِ کلام منوانے کے لیے انھوں نے زبانِ دانی کے نتے نگرتب کر کرے ہیں۔ مثلاً یا  
چیتلار بیانِ دانی کا ایک ایسا ہی دلچسپ کرتب ہے لیکن شعر میں کوئی ایسی بیان کرنے بخوبی  
کے لفاظ سے واضح نہ ہو اور اس میں مجھے مونے میں بکھر کر کا دش حاصل ہوں۔ معاشر کے سمنی ہی

21. تاریخ حروف ابجد کی حدود سے لکال جاتی ہے، تمام ابجدی حروف کے بیانات  
اعداد مقرری جس کی تفصیل یہ ہے۔

| ا    | ب   | ج   | د   | ه   | ز   | ڈ   | ٹ  | ڈی | ک  | ل  | م  | ن  |
|------|-----|-----|-----|-----|-----|-----|----|----|----|----|----|----|
| 1    | 2   | 3   | 4   | 5   | 6   | 7   | 8  | 9  | 10 | 20 | 30 | 40 |
| س    | ع   | ف   | ص   | ق   | ر   | ش   | س  | ت  | خ  | ف  | ر  | س  |
| 700  | 600 | 500 | 400 | 300 | 200 | 100 | 90 | 80 | 70 | 60 | 50 | 40 |
| ض    | ظ   | غ   |     |     |     |     |    |    |    |    |    |    |
| 1000 | 900 | 800 |     |     |     |     |    |    |    |    |    |    |

گفتگی کے اس تاصہ سے کو خاصہ ابجد یا تاحدہ کا جل درج ہوں میں زبردست ہے۔

22. گفتگی کا ایک در تاحدہ زبردست ہے ساکن (باجھنے رب زبردی مشہود زبر،  
ن زبر) کہلاتا ہے، اس کے تقدیر سے ہر حرف کو پورا کوکار اس کے پہلے حرف کو اس کی ترکت مانتے ہیں  
اوہ باقی حروف کی گفتگی تاحدہ ابجد سے جوڑتے ہیں، پہنچانے اس مساب سے "الف" میں پیلا حرف  
ریکھنی والٹ (آورکت) ہے اور نفلز (نداز) ہو جائے گا، اب تپکے ل اور د (ان کے اعدادو ۳۰۴)  
جنہیے تو ۱۱۰ برآمد ہو گائے، یہی الف کی قیمت ہے۔ اسی طرح ب د جس کو عربی میں "ب" کہتے ہیں،  
کی قیمت بھی یک اور د (جس کو ما کہتے ہیں)، اس کی بھی قیمت بھکھ ایک ہے۔

23. ذم: مگر شرس میں کوئی لفظنا یا مطلب آجائے جس کے سنتی خلاف تجذب ہوں ہمارے  
شاعر کا مرہا ایسی اسات کہنے کا خدا رہا ہو تو اسے ذم کہتے ہیں، ایسے لفظ یا عبارت یا شعر کے بامے میں کہا  
جاتا ہے کہ "اس میں ذم کا پہنچو ہے"۔

24. سلام: وہ ایک تھوڑا قسم کی نظم ہوئی ہے جو تھوڑا غزل کی سیست میں بھی جاتی ہے،  
اس میں مرہی کی اسند کریا کے واقعات اور شہادے اور بیان کے فضائل حسن کے بیانات نظم کے جاتے  
ہیں اور ساتھ ہی مختلف اخلاقی معاشر میں بھی لائے جاتے ہیں، وہ نعمتی نظریں بھی جس میں حضور پروردگار اس  
کی تعریف کی جاتی ہے اور میں میں لفظ "سلام" استعمال کیا جاتا ہے، سلام کیلئے ہیں۔

25. نوحہ: نوحہ ایسا سلام ہوتا ہے جس میں یہ اہتمام کیا جاتا ہے کہ میں کے اصحاب نیا  
کے جائیں کیوں کہ انصارِ ایمان کے ساتھ پڑھنا، مقصود ہوتا ہے، بعدہ ماجرہ کیا جاتا ہے۔ نوحہ

ہیں کہ کسی اگلی بارات کو سلمان اور طرح ریاضی میں حوالات کے حل تلاش کیے جاتے ہیں، اسی طرح نئے مسائل بھی اپر شیدہ بات کو سلمان اگلے بارے اور جب یہ سالہ صفر میں ہو تو اور شکل ہو جائے تو تو وہ ابھری جو عنوت کے اعداد کے شماراً بعض تغیری سے حل ہو سکتے ہیں لفظوں کے البتہ پھر لاحر چھپ کر دینے سے۔

۲۰.۳۴۔ ہریل: معاصر ایساں میں انتہوں کا کھل جاتا ہے جبکہ سلسلہ محتوی پیشہ گی پر مشتمل ہوئی ہے۔ شعر میں کچھ ایسے معنی یا ایسا خیال مضمون ہوتا ہے جو بڑی ہر لفظی ترتیب سے سروں نہ کسے۔ لفظوں میں کچھ ایسے اشامے ہوئے ہیں جن کی تفہیم سے پہلی کا حل محاصل ہو جاتا ہے۔

۲۰.۳۵۔ سہرا: ایک طرف کی فرازی شعبت سخن ہے، کسی کی شادی کے موقع پر شامے نوشک سجادوں اور سجنل کی تعریف ہیں اشعار کی فرشتہ کی فرشتہ کی جاتی ہے۔ اس فرع کے اشداد، جن میں نوشک کے خوب سجادوں اور بالخصوص سہرا کی تعریف کی جائے اصطلاحاً "سہرا" کہلاتے ہیں۔ اس طبقہ کے اشعار کی شایدیں بڑے بڑے شاعروں کے ہاں بھی جملے جاتی ہیں۔

۲۰.۳۶۔ رخصتی: وہ نظم جو شکل والوں کی طرف سے لڑکی کی شادی کے موقع پر اظہار محبت و لفظیں کے طور پر کھسی جاتے۔

۲۰.۳۷۔ سابق نام وہ نظم ہے جو عام طور پر مشتوی کی ہیئت میں کہا جاتا ہے اور اس میں شاعر سالی سے خطاب کر کے موسم بہار یا شراب فرشتے کی ایسیں شروع کرتا ہے تکسیں اسی ضمن میں نہ قیادا یا مکمل راشنا اخلاقی مضمانتیں بھی نظم کر دیتا ہے تہاں کا سالی اماں کی بہترین مثال ہے۔

۲۰.۳۸۔ بجو: یوں تو بجو قصیدے کی ایک قسم ہے لعنی ایسا قصیدہ جس میں کسی شخص یا صاحب زمانہ کی بڑائی کی ہو خلا سودا کی شہر رنجو تغییک روزگار، لیکن بعض شاعروں نے ایسی بجوی نظمیں بھی لکھی ہیں، بجو قصیدے کی مخصوص ہیئت میں جس میں بلکہ کسی اور ہر شکل، شنوی، لکھنی، استدیں دخیرہ ہیں، ایسی بجوؤں کو قصیدے میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اس طرح زنجو، قصیدے سے الگ ہو کر اپنی جگہ پر غور ایک صفت کے درجے پر فالز ہو گئی ہے۔

## انوار رضوی

### باب نهم

## اقامِ شر

- ۱۔ شر اسلام پے جس میں دُرِن اور قافیہ ہے۔
- ۲۔ شر کی اگریتِ عامِ طور پر درست ہے یہ یکن یہاں اگے بیان کیا جائے گا۔ نظرِ حریز میں دُرِن اور نظرِ متفق میں قافیہ ہے تاہے۔ اس طرف دیکھا جائے تو شر و نظم میں کوئی ایسا ریکارڈ فرق نہیں رہتا جس کو سوچوں بن کر دُرِن میں تھا ایک دیکھا کیے جزو ہے کہ ایسی نظرِ جس میں دُرِن ہو یا قافیہ ہو، اس نظر سے اس طرفِ متاز کی دیکھتی ہے کہ عام طور پر نظم میں کسی مخصوصی عورت کی پابندی موقت ہے اور اس کو اشعار یا مصروف میں کہا جاتا ہے۔ شریں پڑھتے ہیں بُری، یکن یہ بات یاد کر کے کہ نظم اور نظر میں میں اور ہر ہی شمعِ ثہیتِ بُری نے والا یعنی فرقی دریافت کرنا کمال ہے اس یہ نظر و نظم کا امتیاز صفتی بُری دروں پر قائم ہوتا ہے۔ قل الماء یہ بحث ہادی موضعوں سے نارت ہے۔
- ۳۔ صربت کے لئے نہ شر کی پار قسمیں ہیں۔ (۱) داری، (۲) هرجوا، (۳) مستحق اور (۴) مقفلی، ان کو لفظی اقسامِ نظر کی کہا جاتا ہے۔
- ۴۔ معنی کے اعتبار سے بھی نظر کی پار قسمیں ہیں۔ (۱) دقيق، (۲) دقيق مادر، (۳) اسیں تجسس اور (۴) سیس سادہ۔ ان کو صفتی اقسامِ نظر کہتے ہیں۔
- ۵۔ لفظی اقسامِ نظر

- ۱۔ عاری، وہ ذر پے جس میں نوزن کی قید ہو وہ قافیہ گی۔ خاص میں معاہد و مذاہد لفظی ہوں۔ اس کو نہ زمرہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً اسی نسبت کو رخنه بھی کہتے ہیں کیونکہ مختلف زبانوں نے اسے رخنه کی ہے۔ جیسے دوسرے

دیوان حقیقت کے مطلع کے پیروں میں پروردہ، اس مصاہی ہے اک نعمت ہے بیرجہ سارے طبع  
روشنی کے معنی تصور سے بردازہ ہی ہے واقع۔ سنتے میں اذل سے سب سے مطلع نورانی پر  
اس کے حواب بچ کر اس سادی غزل میں سے اک شعر نہیں بلکہ، لیکن مجھے اعتماد کیا اس دفت میں  
مرغیں بس کرنا آہوں اس مطلع کیا کام جو من اذل سے ہے اس وقت معاشریں کیجئے  
دین خواں ہوں۔

(تقریبہ احتجاب یادگار، مرحومہ سیدنا)

۸.۳.۲.۱ مند جہا لا خام جہات بخواں وزن (مفعول معاصلن) کے تکونوں اس ٹھیک جملے  
ہے: تماہر ہے کوئے شرکتی محض تکلف ہے، وزن کے انعام کی وجہ سے عہدات غیر فطری اور  
زبردستی کسی بول معلوم ہوتی ہے۔

۸.۳.۲ مسخ، وہ شرجمیں کے دونوں قوں کے تمام الفاظ ایک درستے کے ہم وزن  
اور حروف آفیں بھی صواتی ہوں۔ مثال:

پوئی پہنچائش رکر کر جس کی رہائی بیان سے باہر ہے۔  
پوئی سخایش بھکر کر مل کی پہنچان سے بڑھ گئے۔

(دریائے ناطق، سیدنا)

۸.۳.۲.۲ مرتع: بعضوں نے مسخ کو ملکہ سے ایک ختم کیلئے کرنے سے الگ کیا ہے۔  
ان کا گھنائے کر اس کو متفقی کا کیسہ دھپ بھنا پایا ہے، وہ شرجمیں کے فقرے ہم تائیں اور ہم وزن  
ہوں، وہ بھی مسخ و متفقی کی ایک تخلی ہے لے کے بھی کسی شتر مرتع بھی کہا جانا ہے، کیونکہ ترستہ کے  
معنی اسی پسے فقرے یا الفاظ لا آج و وزن اور جرکت دونوں میں بخواں ہوں۔ شاعری میں یہ  
صفت قابل کے پہلوں بہت فتنی ہے۔ شرجمیں اس کی مثال یوں ہو گی:  
تم پے اس عالمی حقیقی کی احمد شناہے اس صاف بدری کی "جواریں دھماکا نہیں"،  
مرعش دفرش کا نظم ہے۔

۸.۳.۲.۴ متفقی: وہ شرجمیں میں وزن نہ بھر گری خری الفاظ میں قافیہ ہے۔ مثال:  
ایک لوز شن نامی اور "وستبو" کے سینچے کا مژوہ ہے ایسا۔ اوس کا جو اسہدہ کیا کہ کار  
پروازیں تو اس کا اعلان مانوں اوسانی کیتھ کار ایگاں نہ جانا یعنی مانوں چند روز  
کے بعد ایک مایخہ نامہ اور سینچا اگریا سا خیر انتکات کا دوسرا دندہ سینچا۔ جملہ اگرہ سب

کوینٹ سٹی چونا سپردی و فیروزی کرتے ہیں یا یہ کوئی بیان کے متن میں بھی بیان کرنا پڑتے ہیں  
جوں کو اس میں الفاظ اپریٹ اسی میں اس یا اسے رکھنے کیتھے ہیں سبب ہے کہ اس میں علیا  
فارسی، عربی وغیرہ کئی زبانوں کے الفاظ ایسیں ہیں اور اس غیری بھی شاہی جملہ جاتی ہے اس  
ایک وقت پر گاہک عربی فارسی کی بدوی انگریزی زبان تابعی ہو جائے گی۔

(رأب حیات: محمد بن ابره)

۸.۳.۲.۳ شیخہ اور اوپر مذاقیہ نظر بھی نظر عاری کی قیل میں ہیں۔ شیخہ اور وکی مثال  
ہے: اس کی محدثی سانس کا خواہ کیا کر تھیجا اکر کپا۔ میں کچھ اس بوجلا خیس جھان کو  
پہنچ کر وکا وکا اور تجھٹ سچے جملہ کا انگلیں خیلاؤ اور سب سری سے تھا کانے کی، بھی ملی  
گئی ہے جاوی۔ مجھے دہ مکلا تو جہا منے کیوں لکا تا جس ذہب سے جو تا اس بجیٹے  
کو اکتھا۔ اب اس بکانی کا کچھ دلایاں آپ کو جانا آئے اور جیسا کچھ اسے واٹ پکارتے ہیں یہ  
ست آئے۔ اپنا احتمال پر سچھ کر نوچوں کو تا اور دیتا ہوں اور آپ کو جانا ہوں، جو یہ  
دانے چاہوں کا ذکر کھا تو اور را ترچہ اور کوچھ اندھا اور پٹھ تھیٹ دکھا اسی آپ کے دلایاں  
کا تکون، جو کبھی سے کبھی سبھت پہلے اچھا ہے میں ہے۔ دیکھنے بھی ہوں کے بعد اپنی چورکیاں جملہ  
جانے۔

(رمانی کیجی کی کہانی، سیدنا)

۸.۳.۲.۴ اوپر کی مثال سے واضح ہوا ہو گا کہ وہ شرجمیں میں عربی فارسی وغیرہ لفظی بروسی  
اصل کے الفاظ نہ ہوں یا بہت کم ہوں: بلکہ الفاظ ایک کثیر تعداد و ریاضتے الفاظ، پر اکرت احص  
کے ہوں، اسے شیخہ اور وکہا جانا ہے۔ تماہر ہے کہ شیخہ اور وکی یہ تھیں محض ایک مثال چیز ہے  
کیوں کہ تماہر زبانوں کی طرح امر و زبان بھی تخلیف زبانوں کے الفاظ و مکاروں کا مرکب ہے  
اس کو محض چارکت کے الفاظ میں جندگر کرنا اتنا جیسا لحاظ ہے جتنا محض عربی یا فارسی کے الفاظ میں  
ہے اکر۔ مسعود اس شعروں نے بہت بھی کھاپے کو زبان وہ بہترین پے جو اوابے مطلب پر قادر  
ہو اور اردو وکی درستکے ہماری کوششی ہے جو نہ پایی کہ عربی فارسی الفاظ کی طرف رجوع کرنے سے  
بیٹھ پر اکرت اصل کے مروج الفاظ کو روکھا جائے۔ اگر اسے اوابے مطلب ہو سکے تو وہ  
ہلی ہیں

۸.۳.۲.۵ مرجز: وہ شرجمیں میں وزن بھر گرفا فیفر تر ہے۔ مثال:

لندن اسیا بڑی صدمت کا کتب کچھ شہری کہا جائے۔ ناپار میرزاد احباب کا صدر برازیل  
بڑا جائے۔

## (نالہ: خلطا)

ایک بدیدشال حسب فیل ہے:

روایات کے پورے اور ہم کے پتلے، جھوٹوں جو ٹھوٹوں کے تصور سے منداں بلند آزادوں کے  
رسان، خلچ کے دشمن، سکریٹ آزادوں سے ان بین خانز میں نہ روان، انہام میں پریشان  
ہندوگر، جوانی میں یوسف کے خان، جنہوں نے اس آئینہ پر بیان، پہنچیں کراد، خفت، لفظ  
کے باوشاہ، اول اونڈھر بربات، آنفر آن فرمبلے صوم و صوف، پھر بھی پرستار خوبیان  
شہری رکات۔

(رادوں کی بہت، جو شیخ آبادی)

## ۶۔ معنوی اقسام نثر

۶.۱ ۰ دلیق ریس : اسی صداقت جو اخلاق اور سخن دو فون کے اختبار سے مشکل ہو  
اوہاں میں نہ لفظی و معنوی سے بھی کامیاب یا گیا ہو۔ مثال:

اپ اور آنحضرت کے نام سے اس کے قامت احوال پر راست اور فلق و مردوں کی  
ذنبہ ہے اس کے گنجیدہ لمحے میں پہ کمر دکاٹ، خیر صافی اور فروغِ مشترق اور حناب شکن  
کمر اور فیضِ نعم برپی اور حکاب۔

## ۶.۲ رائجہ بناست : مرزا محمد مسکنی

۶.۲ دلیقہ مادر : اسی صداقت جو اخلاق اور سخن دو فون اختبار سے مشکل ہو۔ مثال اس  
میں رہالت و مہماں سات اور صفات و بہانے ہوں۔ مثال:

سدن اشیاءں اونہ کو اشیائی خانہ لکی کی، جسے بلوہ اسٹیل مکتب تکمیل کے  
مشتملات میں تجدید فیضی، الخلاص اگر اشتیکی کی سکھیں تکمیل کریں تو اشیاء کے  
حس دلچی سے نوٹ اعلیٰ کے باعث نکل اور مجھے مناسب اونہ مناسب،  
قریب نیا اس اور دو رنگ اور جائز اور ناجائز و غیرہ یعنی صفائی اجزائے  
بیان کرنے کی تدبیح قدر سے لمور ہوتے ہیں خیز سمعنی مہماں کے درخواستے کے کھل  
و بیتے ہیں، اشیاء کے شعرو ادب کا ملٹا اور تیار ہے، اثر و اخوز کی بیجاد ہوتے

ہوئے بھی نہیں درج تقدیر کر سکتی ہے۔ الخلاص کو بطری اسی استعمال میں لایا جائے تو تجدید  
تجدید کے خصائص اپنے اگر جوستے میں اور سبے رنگِ کمیت سے جان بچ جاتی ہے۔  
رسانی تکلیف، انکھوں اور خلطا

۷.۱ سلیس رنگی : اسی صداقت جو اخلاق اور سخن دو فون اختبار سے مشکل ہو۔ مثال:  
میں کچھ مناسبات لفظی اور صفاتی بہانے استعمال کیے گئے ہوں۔ مثال:  
بندہ حمارت قلب کے مادر حصے چیزان دشمنی دہنے پر بہانی صاحبِ حصہ  
دہانی کی تہاری نے اور بھی ما جزا اور زیپ کر دیا ہے۔ ہر دم بھی سوچا اور  
تصویر آنھا کر کر ہر جا کوں اور کوں ایسی چال چلن کر یہ مادر حصہ نہ  
پائے۔ باسے ان دونوں حکیم شاہ سے مزید صاحب اس شہری اور دوست  
آن کی تعریف ہے سی کمی کر ان کے مزدیک بادشاہ اور دریار الدفیق تکیں  
اور ہر فیل کیشیں برداہیں۔ مرضیوں کی خبر گردی کے دلائل اس طرفی  
بچالے بیٹھے ہے ہیں۔ (رقعہ ظہم نامہ تھیہ)

۷.۲ اس صداقت میں بہت سے لفظ لاطری کے مناسبات سے تعلق رکھتے ہیں۔  
ان پر ہم نے خط کچھ دیا ہے۔

۷.۳ ایسی دوسری مثالیں یوں ہے:  
”چھر سید موسم جوان ہے۔ درخت جوانی پھن ہیں کر  
مردانہ عشق سے گلے مل کر خوش ہوئے ہیں۔ شانس الگانیاں  
لیتی ہیں۔ اتفاقی نبات دیا ہے جو دل کی کوئی پروردگاری نہیں پڑاتے ہیں، خنزیر ہے  
کی درخت سے نیسم حیری مردہ ہو۔ مسلم دم میں دم میں کام دلچی سے مٹاں  
لیا رہتی شاہدگاریں اس سے اپنے عزم نہیں ہے۔ اس کی تحریک کی  
مودت سے مل کر چاہتے ہیں۔ سرور کے مکن کا اندھا لگتے با آئے بیشم کے  
اکسو چالی ہیں۔ بیل کمی خوش ہے کرگی اس کا پیارا پاس ہنس رہا ہے کبھی  
افسر ہے کہ خواں کا غور بڑی اس سب کو قتل کرے گا یا اس کے دلخیں بیعنی  
لچکیں دیتا ہے پیاس سے نکالیں گے۔ سرور یا اسخادر کے عشق میں قریباً  
کھڑا ہاں سے۔ اس کے نمایے کا آہا طول کو جوتا ہے۔ کبھی عاشق نہیں

دیں اکھلائیے۔ دیتا ہے اور تاحد صبا کو پختام دیتا ہے کہ سرے آنفال شمار کو نہ اسی سے حاصل کیا خیر  
کرو۔

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

حُسْنِ الرَّحْمَن فَارِوقِي

بابِ درہم

## کچھ عروضی اصطلاحات

ابتدا : روسرے مرصعے کا بسلاکر۔

افقیں : کچھ عرضی الفاظ جس کے ذریعہ الفاظ یا اشعار کا وزن تھا ہر کیا جاتا ہے۔ لمحن  
افقیں وہ ہیں جن پر الفاظ یا اشعار کا وزن نہ تھا ہے۔ مثلاً ہمہ کے وزن کو اپنے میں نہیں  
کریں تو اس لفظ کا وزن غصونی خبرتے گئے، افقیں کو لفاظیں بھی کہتے ہیں۔ تمام افقیں سے ف  
ع اول و تین حروف ضرور ہوتے ہیں۔ جوں کہ افقیں سب افسوس ہو جائیں ہیں اس یہے ان کی جگہ  
نہ انہوں الفاظ کا خط تو نہیں لکھیں ہامناسب ضرور ہے۔ مثلاً جہاں مصغونی کہا ہو وہاں فاعلیں  
یا مستعمل کہنا شیک ہیں۔

الت موصولہ : دو الف جو کسی لفظ کے شروع میں ہو اور جس کی آواز اس لفظ کے خوا  
پیچے پیچے آنے والے لفظ کے آخری حرف سے اس طبق مل جائے کہ الف کے بجائے صرف زیر  
ست نہ رہے۔ مثلاً آتش ع ہم اور جملہ برتاپ گفتگو کرتے ہیں" اور "کما الف" ہم" کی میم سے  
موصول ہو گیا ہے۔ اس طرح ہم + اور کی جگہ صرف ہموزستانی دیتا ہے۔  
اقوانہ : تتمدگی جمع۔

بحر : اوزان کی تقریب ترتیب جس کا کوئی نام بھی ہو۔ مثلاً ہر جن بروز نہ جو منع میں ہے  
مذاقیں سے برآمد کیے گئے، اوزان کی ترتیب سے بنتی ہے۔ دیکھیے حالم بحر۔

بحر مکرر : دیکھیے نکستہ بحر۔

تحریک : کسی حرف کو تحریک کر دینا یا اس کا اصلًا متحرک ہونا۔

تفا عیل : دیکھیے اتفاقیں۔

رَأَبْ حِيلَاتْ : حُوشِينَ (ناد)

۵.۳ اس نیز معنوی طوب سحورت بھارت میں ملٹش، باغ، شاری اور اولاد کی پیدائش  
کے منابع استعمال کیے گئے ہیں۔ ہم نے ان پر خط کمیخ ریا ہے جو جگہ قائمی اور قافی نہ ادا ظاہر ہیں  
لیکن اپنے دوہر اخطبے میں اس خوبی سے لائے گئے ہیں کہ مخصوصی نہیں ہوتے۔ یہ مترادی طبی کامن ہے  
۵.۴ سلیس سارہ : ایسی عبارت جو لفظ و معنی دوں توں اعتمار سے سہل ہو اور اس  
میں کوئی رعایت لفظی بھی نہ ہو۔ مثال:

پیر و مرشد! آپ کو یہ سے حمال کی بھی کچھ نہ ہے صحت بنا رہت کر پہنچ گیا۔ میانالیں مفتر  
پڑ، جو اس کل میو سے جہاں تک ہو سکا اچاپ کی محدودت ہے لیا۔ اور اسی اشعار نے بیٹھ رکھتا  
تھا اور اصلاح رہتا تھا۔ اب شاہزادے اپنی طرح سوچ جسے باحت سے اپنی طرح کھا جائے کہتے  
ہیں شاہزادہ بول کنڈر کو اسہب کبیر سی کے نہاد تعالیٰ سے فرس اور سیر ہر یہ سنت مددان  
کر دی جو۔ میں مسخون ہوں گا ہر یہ دوست محدث اصلاح اشعار بھجو پر معاف کریں۔  
خطروہ شو قبہ کا اچاپ اس سحورت سے ہو سکے گا کہ دیا کروں گا۔

رَفَالْبَ : خطوط

۶ او پر ہم دیکھ جائیں کہ بعض طرح کی نہادی بھی ہوتی ہے جس میں وزن ہوتا ہے  
اور بعض ایسی تیس میں قافی نے کا قاصدہ اور امام ہوتا ہے۔ اگرچہ اسی شراب بہت کم تکمیلی ہوتی ہے،  
لیکن حماری زبان کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں قافی نے بہت ہیں، غاصی کرائیے قافی نے ہو افعان سے  
جاتی ہیں۔ اس یہے سلیس سارہ نہ جس کا ایک کلی بجا طور پر بول والا ہے ایسی بھی قافی نے کہ مثاہیں مل  
جاتی ہیں۔ لیکن شرک بنیادی خوبی وضاحت ہے۔ اگر بات واضح اور بالکل غیر تکہیرہ انداز میں شرک ہی  
ہے تو فرم کا مقصد فرمتے ہو جاتا ہے۔ اسی لیے خطاب یہ ہو گئی شرک کے یہ نہاد ہے، کیوں کہ  
قطا بہر انداز کا براہ راست اثر عقل پر نہیں بلکہ بدباط پر ہوتا ہے۔ سلیس سارہ نہ شرک کا اثر عقل پر  
پہنچتا ہے، جذبات پر بعد میں کسی نے فرانش کے شبور نقاد سین بور جس کا شرکی اسلوب بھی  
مشہور ہے) سے پوچھا کہ نہیں کیا خوبیاں ہرنا چاہیے۔ اس نے کہا کہ نہیں تین خوبیاں اشد  
ضوری ہیں۔ اول، وضاحت دومن، وضاحت۔ سوم، وضاحت!

**رکن :** کسی مصروفہ اگھوں جو مقررہ افاضیل میں سے کسی ایک پر پورا اترے۔ مثلاً کچھ کہ اور ہی گھل کھلا ہوا ہے۔ میں آئن رکن ہیں کچھ اور مفعول ہیں گھل کھلا مفاہم/ہجاءہ فتوں اس کی تقطیع کی اور طرح سے بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً کچھ اونٹھن اور ہی گھل فتن/کھلا ہجہ مفاہم/ہجہ فتن لیکن یہ تقطیع درست نہ ہو گی کیونکہ اس طرح غیر ضروری طور پر مصروفہ کے چار رکن ہو جاتے ہیں جب کہ شرطیہ ہے کہ تقطیع اس طرح کی جائے کہ مصروفہ میں رکن کم کے کم ہوں لیکن وہی مفاہم اس محتمال ہوں جو فاؤس دستعمال ہوں اور یا تو سالم ہوں یا کسی سالم ورنہ کی فرع ہوں یعنی سالم ورنہ سے بطریقہ درجات مختصر ہو سکتے ہوں۔) جدید نظم کے سماں اضافات میں ہیں شرطیہ ہے کہ ایک مصروفہ میں کم کے کم دو رکن ہوں جا ہے، زیادہ سے زیادہ کوئی تدبیشیں لیکن ہام ہوڑ پر تین، چار اور آٹھی اگان وائے مصروفہ دیکھیں آتے ہیں۔ جدید نظم کے مصروفہ میں کہے کہ پانیا رہ سے زیادہ اگان کی کوئی قید نہیں۔ دیکھنے تقطیع۔

**رکن حمامی :** وہ افاضیل جن میں پانی حرف ہیں، مثلاً فتوں۔

**رکن سبائی :** وہ افاضیل جن میں ساتھ حرف ہیں۔ مثلاً مفاہم۔

**زحاف :** وہ طریقہ جس کے ذریعہ کسی سالم ورنہ میں کوئی بعدی کرداری جائے مثلاً خاطر پر نہیں (برونٹ جشن) کا زحاف کیا جائیں تو وہ فعلانیہ مخفیہ میں "ہو" ہے جا ہے، اس کو نہیں کہتے ہیں۔ زحاف کا تعین ایسے کی شرطیہ ہے کہ کم کے کم زحاف کا عمل کیا کر دوں کے نہیں کی جائے۔ مثلاً اگر کسی مصروفے کا وزن مفاہیل مفاہیل مفاہیل مفاہیل کے توپ زماناً نہیں ہے کہ اس کو حکم و افراد جس کا سالم رکن مفاہم ہے، میں بتایا جائے اور دوں۔ دو کے جو مفاہم پر کہیں اور سوکا زحاف لگا کر جس کا نام مصب ہے، اسے مفاہیل بتایا گیا ہے۔ مفاہیل چونکہ خود بھر ہرچیز کا سالم رکن ہے اس لئے غیر ضروری زحاف کا عمل دیکھ کر سے مزاحمت کا نالطف ہے۔ دیکھنے تقطیع رکھنے کو رکھنے مزاحمت۔

**سکن حرف :** وہ حرف جس پر خود کی حرکت نہ ہو، یہ دو طرح سے لکھن ہے۔ ایک تو یہ کہ خود اس سے پہلے کوئی بھر کی حرکت نہ اور دوسرے بھر کی حرکت سکن حرف سکن سے جزا ہوا ہو۔ مثلاً قلم میں لیکن مٹھک ہے کیونکہ اس پر نظرے اور مسکن ہے کیونکہ اس پر کوئی حرکت نہیں، وہ شخص جسی سے جزا ہونا ہے۔ "عن" میں فین اور دو فون حرکت ہیں لیکن پر زبرے ہے اور مہذب، اس لفظ میں اسے احتمال، بوس اسے جزا ہونی ہے اسکا ہے۔ دوسری شکل ہے

**تقطیع :** کسی صرفی یا شعر کے وزن کو افاضیل کے ذریعہ تاہم کرنا۔ اس کی شرط یہ ہے کہ جو افاضیل استعمال کئے جائیں وہ ماوس اور ستعلی ہوں اور اگر سالم نہ ہوں تو کسی سالم وزن سے بطریقہ زحافت برآمد ہو سکتے ہیں۔ تقطیع میں قوت ملفوظ معتبر ہوتا ہے اور نکوئی پھر۔

**حرف :** کوئی بھی آواز جو بولنے میں سہنائی دے سکتی ہے اسی میں دکھائی دے جائے۔ جیسے خوش میں اور سکتو ہے لیکن ملفوظ نہیں۔

**حرف ملفوظ :** وہ آواز جو بولنے میں سہنائی دے چاہے تھا کچھ اور بھر، مثلاً "متعدد" "خوش" اور یا ہوں گو ہر دو لفظ کے اضافے "متعدد" "خوش" اور "بیل ہوس" اور ان کا وزن بالترتیب فعلانیہ فیض اور فاعلان بیان کریں گے دیکھنے کو رکن ملفوظ کے تقطیع۔

**خطو :** وہ رکن جو صدر، ابتداء اور عروض، اخرب کے درمیان ہو۔  
**خاسی :** دیکھنے کو رکن خاصی۔

**دائرہ :** ۱، ۲، ۳، ۴، بھروس کے افاضیل ایسے بتائے گئے ہیں کہ ایک سے دو سراہ اصل بوسکتا ہے۔ مثلاً فتوں فتوں کو دائری شکل میں لکھنے تو ان فتوں مفاہیل مفاہیل مفاہیل مفاہیل مفاہیل مفاہیل کو دائری شکل میں لکھنے تو اسے میں مفاہیل پڑھ سکتے ہیں، اس طرح کے دائرے پاچ ہیں۔ تفصیل غیر ضروری ہے۔ ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ کے اوزان دو طرح کے نہیں ہیں بلکہ جو جیسیں ہیں سے بارہ اوزان مفعولی سے شروع ہوتے ہیں ہیں وہ دائرہ اخرب اور حشوں سے شروع ہوتے ہیں وہ دائرہ آخرم کے اوزان کہلاتے ہیں۔ اسیں ٹھہڑا اخرب اور شجرہ، آخرم کبھی کہتے ہیں۔  
**دوازوڑہ رکنی :** دیکھنے دشمن۔

**ڈو بھریں :** ایس شعر جس کی تقطیع ایک سے زیادہ تر تیکیت موائز ہیں پر جو سے۔  
**ربیاعی کا وزن :** ربائی پادھ صدر میں کی نظم ہری ہے جس کا پہلا شعر مصروف ہوں لازمی ہے، دوسرے شعر کے بارے میں شاعر کو اختیار ہے۔ اسی کا وزن بھر ہر قیمتے کیلے بھر جس کا سالم افاضیل مفاہیل ہے، ربائی کے جو جس اوزان مقرر ہیں لیکن یہ آناری ہے کہ ان میں سے کوئی پاک کسی ایک ربائی میں باہمی طبقے ہیں۔ دیکھنے دائرہ۔

**شانزدہ رکنی :** دیکھنے ملن۔  
**شجرہ اغرب :** دیکھنے والے۔  
**شجرہ اخزم :** دیکھنے والوں۔  
**ٹکست بھر :** وہ بھروسے کے بھروسے کے وسط میں وظفہ لازمی بھی ہے جو مخفی  
اخرب جس کا وزن ہے مفعول مخالف میں مفعول مخالف میں وہاں اس کو بھر سکریں کہتے ہیں۔  
**صدر :** پہلے صدر کا پہلا کرن۔  
**ضرب :** دوسرا صدر کا آخری رکن۔ اسے بھروسی کہتے ہیں۔  
**بجز :** دیکھنے ضرب۔  
**عروض :** پہلے صدر کا آخری رکن۔  
**فاصلہ عطفی :** وہ جو حرف کو جس کے پہلے پانچ حرف ستر کروں۔ بقول بعض اس  
کی مثال ہمارا ہے۔ تکنی یہ قول درست نہیں۔  
**فاصلہ صفری :** وہ پار حرف کا۔ (معنی کی شرط نہیں) جس کے پہلے تین حرف  
ستر کروں۔ مثلاً ستما (س ن م) دیکھنے والا۔  
**فاصلہ کھری :** وہ پانچ حرف کا۔ (معنی کی شرط نہیں) جس کے پہلے پار حرف ستر کروں  
ہوں۔ مثلاً شکنش (ش ک ن م ش)۔  
**فرع :** وہ وزن جو کسی مام اتفاصل سے بطریق زمات برآمد ہوا اس کی فرع کہلانا  
ہے۔ مثلاً معا میدن کی ایک فرع نہیں۔ یہ جزو مادہ مذوف لگا کر برآمد ہوتی ہے۔  
**فواصل :** فاصلہ کی معن۔  
**ستر حرف :** دیکھنے ساکن حرف۔  
**مشمن :** وہ بھروسے کے بھروسے میں پار کرن راوی اس طرح یہے شد می آئند  
رکن ہجوں۔ بھروسے کا نام بیش اس طرح لکھا جاتا ہے کہ پورے شعر کا وزن معلوم ہو جائے چنانچہ  
ع اے بھر کو پیرے والی صدائے بے صداں کی بھر کی جائے گی تو اسے رہ مشمن مام کہا  
جائے گا۔ دل تو اصل بھر کا نام ہے مشمن اس یہے کہ ایک صریح میں پار کرن ہیں تو پورے  
شرمیں آئندگی ہوں گے اور سالم اس یہے کہ فاطلان پاروں پار اپنی محل اور اصل مشکل میں  
کیا ہے۔ ملیں ہما القیاس، بھس صدر میں قین کرن ہوں گے اس کی بھر کو مدد میں دو جس میں دو کن

گردناکے آخریں کوئی لفظ نہیں ہے۔ مثلاً لفظ "حروف" میں ستر کے راس پر نہیں زندہ  
ہے ساکن ہے اور جو آخریں پکار جاتا ہے اور بھی ساکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ف بھی بالکل  
ساکن نہیں ہے کیونکہ جب اس کے بعد کوئی حرف اور اس کے لفظی فاعل کے وزن پر بھی بیٹھیں۔ مثلاً  
"حروف کو" میں نہ پر حرف کو اور اس کی تقطیع فاعل کے وزن پر بھی بیٹھی۔ یعنی "حروف کو" کا وزن  
دہ جس ہے جو "حروف" کا وزن ہے۔ بالکل ساکن ہوتا اور لفظی کتے وقت اسے رے کے لحاظ  
بھی خدا کرتے جس طبق "حروف" میں رے کر جو کوئی لفظ کے آخریں نہ ہے واسے ساکن کے بعد کوئی بھی حرف  
آتا ہے تو خود پر خود اس ساکن حرف پر کلی کی حرف کت آجائی ہے بیٹھنے جب "حروف" کی جگہ تو "حروف"  
کا نہ۔ ممات ادا ہوا اور اس پر زبردک اور خود پر خود اگئی۔ مثلاً اگر یہ "حروف" کو "ز" کہ کر  
"حروف" کو بھیں تو وزن جس کوئی لفظ نہیں پڑتا جو ستر کو جاہی سبان جس کوئی لفظ ساکن حرف  
کے شروع میں بھروسی ہو سکتا۔ اس یہے جب بھی "حروف" کی طرح کے لفظ کے بعد کوئی لفظ آئے گا  
تو آخریں نہ کر جائے والا مہادر ساکن ستر کو جو جائے گا کہیں وہ جو کے بھروسے کے آخریں جس اس  
کوی لفظ آئے گا۔ آخری لفظ کے ایک دوسرے آخری لفظ ساکن کو اکثر وہی ترسانہ کا گردانے ہے  
وہی وزن میں بھروسہ کرتے۔ ریکھنے دندن خوبی۔

**سام بھر :** وہ بھر جو کسی صدر سے باشتری پوری استعمال ہو ایعنی اس کے مواری  
یہ کہنا تبدیلی کی گئی ہو۔ مثلاً  
فاطلان فاطلان فاطلان فاطلان۔ یہ میں مشمن سالم ہے دیکھنے ملن۔  
**سباٹی :** دیکھنے کرن سایا۔

**سہب ثقیل :** کوئی بھی دو حرف کہر رہا ہمیں کی قید نہیں، جس کا دوسرے حرف بھر  
ہو۔ جیسے "شدیں" میں "ش" (ش مفتوق اور اسے بھوز مکھو) بہ ثقیل ہے۔ سبب  
ہر وزن نہ۔

**سہب غصیت :** کوئی بھی دو حرف کہر رہا ہمیں کی قید نہیں، جس کا دوسرے حرف ساکن  
ہو۔ جیسے "شدیں" میں "ش" تو سہب ثقیل ہے اور "ریں" سہب غصیت۔ رونوں غصیل  
میں شمار نہیں ہوتا۔  
**سکون :** حجر کی کامیکس۔ یعنی کسی حرف کو ساکن کرنا یا اس کا اصل ساکن ہونا۔

آئیں۔ مثلاً حروفہ نبیوں میں صرف نسبت پانے والا کا وزن مندرجہ ذیل موازنین کے ذمیع  
ظاہر کیا جائے گا فرعون فرعون فرعون فرعون۔

**واو موصولہ :** جس طرح الف موصول اپنے مابین صرف میں ختم ہو کر صرف قوام کم  
کرتا ہے اسی طرح جب صرف واو اپنے مابین صرف میں ختم ہو کر صرف قوام کے راستے  
واو موصول کہتے ہیں مثلاً آہ، و غناس بر قبضن سختلن میں واو صرف آہ کی باتے ہوئے کے موصول  
ہو گئی ہے اور آہ ہو غناس پڑھا جا آئے۔ علی ہذا عیاں مرغی و غنم بر قبضن ناطن: جس دشت بندھنا  
قابلت میں واو موصولہ ہے۔

**وافی :** وہ بھروسی سے کہنی کرنے کم تر کیا جایا ہو لہذا یہ بھروسی مدد ہے۔

**وتد بھروس :** کہنی بھی سرقی کہد راسخی کی تید نہیں (ہب کا آخری صرف ساکن ہو)۔  
بیسے نہا۔ اس کا آخری صرف راستی الف ساکن ہے وتد بندھن آپشیز بر قبضن مسد۔

**وتم مفروقی :** کہنی بھی سرقی کہد راسخی کی تید نہیں (ہب کا مستوطن صرف ساکن  
ہو بیسے نہا۔ اس کا مستوطن صرف راستی ہے جوہنہ ساکن ہے۔ دیکھنے ساکن صرف۔

**وزن :** کسی لفظ یا صحرے یا شکر کی صرفی قیمت جو انہا میں یا موازنین کے ذمیع ظاہر  
کی جاتی ہے۔ بیسے بارہ کا فذن فذن ہے۔ ہم فذن الطاٹ کا ہم تاقیہہ ہونا ضروری نہیں مثلاً

چادو اور شاہد ہم وزن میں جب کسی لفظ کا لفظ بنا لے کے یہ اس کا ہم وزن لفظ لاتے ہی  
تو اس لفظ کتھے ہیں جو لفظ زبر جھٹ سے رکتا ہو تاکہ لفظ واضح ہو جائے۔

مثلاً: تجھہ کا لفظ بنا لہو تو کہیں گے۔ تجھہ بر قبضن لعمت و غفو۔ اسے وزن صرفی کھجہ ہے۔ لیکن

اگر دو لفاظ اکھنی ہم وزن ہوں اسداں میں حرکاتی مشاہدہ نہ ہو تو وزن ظاہر کرنے کے  
اس طریقے کو وزن عروضی کہیں گے۔ یعنی وزن عروضی کا اعتبار سے بارو کا ہم وزن لفظ

شاہد احمد کچھ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ تینوں میں رو سبب خصیت ہے۔ لیکن وزن صرفی کے  
لماٹے ہلدو کا ہم وزن کا بھے بخصر ہے کہ اگر کسی لفظ کا فذن ایسے لفظ کے ذریعہ ظاہر کیا  
جائے جو محدود ہو اور کوت کو محدود وزن دلوں ہو تو اس کا صرفی وزن کا بلے گا اور اگر مثالی

لفظ محدود ہو تو اس کو محدود وزن کو ہے اس کا صرفی وزن کا بلے گا۔

**وزن صرفی :** دیکھنے فذن۔

**وزن عروضی :** دیکھنے فذن۔

ہوں گے اس کی بھروسی میں کہا جائے گا ایک رکن بھروسی نہیں (بھی صرف میں چھوڑ کن ہوں گے  
اس کی بھروسہ رکنی یا صدر مضا اعفت مضا اعفت کے معنی ہیں دو گناہ) اور جس میں آنکھ  
ہوں گے اس کی بھروسہ رکنی یا مشن مضا اعفت کہا جائے گا۔ اگر کسی بھروسی سے ایک رکن کم  
کردا جائے تو اسے بھروسہ (بہونک ابود) کہتے ہیں، لیکن یہ اصطلاح بہت کم استعمال ہوئی ہے  
دیکھنے سامن بھر۔

**مجزوہ :** دیکھنے مشن۔

**مجموعی :** دیکھنے مفروقی۔

**مرلح :** دیکھنے مشن۔

**مسدس :** دیکھنے مشن۔

**هزاعفت بھر :** وہ بھروسی کے ایک ایک سے زیادہ موازن میں کسی زحافت کے  
ذریعہ تبدیلی کرو گئی ہو مثلاً فاعلان فاعلان فاعلان مسلسل مدرس هزاعفت ہے۔ هزاعفت اور  
مخدوفت میں فرق ہے۔ هزاعفت کے معنی ہیں جس پر زحافت لگایا ہو، مخدوفت کے معنی ہیں  
جس پر خفقت کا عمل کیا گیا ہو۔ زحافت میں سے ایک زحافت صرف بھر ہے۔ اس کے ذمیع  
فاصلان سے فاعلن اور دعا میں سے فرعون سخراج ہوتے ہیں۔

**مضری :** رہونک متفعل (دو صریعے جو ہم تائیہ ہوں)۔

**مضا اعفت :** دیکھنے مشن۔

**مفروقی :** دو سالم افاضیل ایسے ہیں جسیں لکھنے کا طریقہ بعض مالکت میں بدل دیا گی  
ہے۔ یعنی اسیں ملا کر لکھنے کے بجائے اگل اگل لکھتے ہیں۔ ان سے بعض نئی بھروسی بنائی گی ہے۔  
اگل اگل لکھنے کے جائے پر ان افاضیل کو مفروقی ایمنفصل کہا جاتا ہے۔ فاعلان کی مفروقی مسلسل  
فاعلان اور سختلن کی مفروقی ایمنفصل صرف متفعل ہے سو تو امہلے مفروقی اور  
مفروقی افغان میں کوئی فرق نہیں۔

**مفروقی :** فاعلان اور سختلن جب مفروقی ایمنفصل نہ ہوں تو اسیں مفروقی ایمن  
کہا جاتا ہے۔

**منفصل :** دیکھنے مفروقی۔

**موازنین :** دو افاضیل جو کسی شرعاً صحرے کا فذن ظاہر کرنے کے لیے استعمال میں

وہ بھرپے جس میں تم سالمے موجود ہے ۹۰۰۰۰۰ ہوں اور کسے کم تین ہی فلموں کے بھی ہوں۔ یہ  
چیزیں بھر کو مدد کرنے کے لئے جیسے بیان کروں۔

**11.2** مدد جائز فرماتے ہیں تمہاری اصطلاحات درست کر رکھنی ہیں۔ اصطلاحات سے  
مراد وہی لفظیں ہیں جو انگریزی کی یا اردو میں مردم ہو اور متعارف طور پر استعمال ہیں جیسے انگریزی کا  
کارڈ و ترجمہ نہیں کیا ہے بلکہ اصطلاحات کا کام از مت درست کیا ہے، انگریزی کی جسمت سے اصطلاحات  
اب پہنچتے ہیں اسے ترکیب بھول جائیں ہیں۔ ایسی اصطلاحات پر بھول کر نہ ان ۱۰ ہزار ایگزامین پر بھر  
اردو اصطلاحات کے ایک سے زیادہ مرادفات ہیں تو انہیں آجھے لگتے دست کی جائیں۔ لیکن ہاتھ  
قابل کاظمیہ کے مرادفات کی تہذیب مخفی محدودیت ہے، اس کا مطلب یہ ہے انگریزی کی جسمت میں  
کچھ چھے ہیں اُن سے تعلق جو تصورات و لفڑیات ہیں روشنی و سفید ہیں بلکہ ایک ایسے مٹلا  
تہذیب کا مرادوت *Homonym* توبہ یا لیکن تہذیب خاصی توجیہ و اور مختلف الاقسام پر ہے جسے  
کر *Homonym* اس کی مخفی ایک صفت مال ہے۔

### ۱۱.۳ انگریزی اردو

|              |                                 |
|--------------|---------------------------------|
| Acaatalectic | سام                             |
| Acrostic     | تو شیعی دو شخوں                 |
| Amphiboly    | استفادہ                         |
| Amphimacer   | تمدارک کا سامنہ کرنا            |
| Anagram      | متغیر                           |
| Antithesis   | ہماق، تبیق، تضاد                |
| Aporia       | تحمائل، غارفانہ، تحمایل، العارف |
| Bacchius     | ستمارب کا سامنہ کرنا            |
| Blank Verse  | نظم مختار                       |
| Catalectic   | مزاعت، بھر                      |
| Catalexis    | زیافت                           |
| Chronogram   | سازدہ نیج                       |

شمس الرحمن فاروقی

باب یازدهم

## اردو اور انگریزی کی مشترکہ اصطلاحات

**11.1** ہمارے علم بیان، عروض اور قافية اس قدر بسیط اور اس قدر باہر کی میں ہے  
لیکن کہ ہماری اکثر اصطلاحوں کے برابر اصطلاحیں انگریزی میں نہیں ہیں۔ یونانی اور لاطینی میں  
اُسی اصطلاحیں نہ تباہ رہا ہے میں جن کے مرادفات جمادیہ بیان بھی ہیں، لیکن انگریزی میں  
بھی اعلیٰ صفاتی کی سطح پر انگریزی کے مطابق یونانی اور لاطینی اصطلاحیں استعمال ہوئی ہیں  
اور ان سب کو ماں کر بھی جہاںی تمام اصطلاحات کا احادیث نہیں ہوتا۔ ایسا بھی ہے کہ بعض تصورات  
مغلی معلوم بلاغت میں زیادہ تفصیل باہر کی سے بیان ہوئے ہیں اور بعض تصورات ایسے ہیں  
کہ ہمارے بیان و جوہ نہیں ہے۔ اس یہی ان مغلی تصورات یا اصطلاحات کا اونٹ بھی تاریخ  
ہے۔ مثلاً مرثی کے لیے مغرب میں *Elegy* کے مطابق اس کی بعض مخصوص سکلیں  
یعنی *The body and Mind* ہیں۔ ہمارے بیان ہر طرح کے مرثیے کو مرثیہ کہا جاتا  
ہے لیکن کہ بلانی مرثیہ کا ترجمہ *Elegy* مغلی بہگا کہوں کر *Elegy* ہر طرح کی غمہاں نظر  
کو کہتے ہیں اگر وہ کسی شخص، اشخاص یا اشے پر کھل جائے۔ لہذا کہ بلانی مرثیہ کو انگریزی میں بھی  
مرثیہ *Mourning* کہنا ہوتا ہے۔ ہمارے بیان بعض لوگوں نے *Ode* یا *Lyric* کا ترجمہ  
غزل کیا ہے تو بالکل مخطب ہے۔ طارہہ بھی *Ode* کو بعض لوگوں نے قبیدہ بھی فرمی کیا ہے جیسے  
بلکہ مخطب تو نہیں لیکن بالکل سمجھ بھی نہیں ہے۔ مصروفے کے ایکان کی تمدارب بیان کرنے کے لیے جو  
السلطان انگریزی میں تحریر ہیں وہ *metre* یعنی وہ بھر جس میں تین رکن ہوں، البتہ  
ترجمہ اس کا میں امثلہ اسی کی اصطلاح سے نہیں ہو سکتا، کیونکہ مغلی *Trimetra* سے موارد

|                    |               |
|--------------------|---------------|
| Rhyme              | تائیہ         |
| Riddle             | سما           |
| Scan (To)          | تقطیع کرنا    |
| Scansion           | تقطیع         |
| Simile             | تشہیر         |
| Synechdoche        | ہمایوس        |
| Trope              | استدعا        |
| Unmetrical         | آزادنظم       |
| Weight             | وزن           |
| 11.4 اردو۔ انگریزی |               |
| Free Verse         | آزادنظم       |
| Pun                | ادماج         |
| Amphiboly          | استہدام       |
| *Trope, Metaphor   | استدعا        |
| Pun                | ایام          |
| Metre              | بکر           |
| Rhetoric           | رہنمایان درجہ |
| *Distich           | بیت           |
| Chronogram         | تاریخ         |
| Aporia             | چالیں الحادث  |
| Aporia             | چالیں طرف ناہ |
| Homonym            | تجہیں         |
| Nom de Plume       | حکیم          |
| Simile             | تشہیر         |
| Antithesis         | تضاد          |

|                          |                                                       |
|--------------------------|-------------------------------------------------------|
| *Distich                 | بیت، شعر                                              |
| Elegy                    | مرثیہ (کسی شخص کا)                                    |
| End Rhyme                | ردیف                                                  |
| Epitritus Primus         | ہر دو کا سالم رکن                                     |
| Epitritus Secundus       | دل کا سالم رکن                                        |
| Foot                     | رکن                                                   |
| Free Verse               | آزادنظم                                               |
| *Hemistich               | صرع                                                   |
| Homonym                  | تجہیں                                                 |
| Hyperbole                | ہمارا خدا                                             |
| Metaphor                 | استدعا                                                |
| Metaphor of substitution | ہمایوس                                                |
| Metonymy                 | کنایہ                                                 |
| Metre                    | بکر                                                   |
| Metrical                 | مہمند، عروض سے مشتق                                   |
| Movent                   | محترک                                                 |
| Nom de Plume             | حکیم                                                  |
| Panegyric                | قصید                                                  |
| Plagiarism               | سرقة                                                  |
| Prosody                  | عروض                                                  |
| Pun                      | ہملائی، ایهام، توریہ، انواع میں                       |
| Quiescent                | سکن                                                   |
| Redundancy               | حشو (علم بیان کی صفات)                                |
| Refrain                  | پہچان کا بیندازی پر کا شعر، پہچان کا صرع، اصرع، ترجیح |
| Rhetoric                 | (علم بیان درجہ)                                       |

|                          |                    |
|--------------------------|--------------------|
| Metaphor or substitution | بخاری              |
| Elegy                    | مرثیہ (کسی شخص کا) |
| Catalectic               | جزاافت             |
| *Hemistich               | صھٹ                |
| Refrain                  | صھٹ ارجمنج         |
| Riddle                   | حاجہ               |
| Anagram                  | مختلوب             |
| Metrical                 | صورتیں             |
| Acrostic                 | سوشیم              |
| Unmetrical               | نامترنی            |
| Blank Verse              | نظم صرا            |
| Epitritus Primus         | جزع کا سالم کرن    |
| Weight                   | وزن                |

Aurang Zeb Qasmi  
subject specialist  
GHSS Qasmi mardan

|                    |                                  |
|--------------------|----------------------------------|
| Antithesis         | تباہی                            |
| Scansion           | تقطیع                            |
| (To) Scan          | تقطیع کرنا                       |
| Pun                | کوریہ                            |
| Acrostic           | کوئی (دو ٹوکرہ)                  |
| Refrain            | نیپ کا بند نیپ کا شعر نیپ کا صبر |
| Redundancy         | خشو                              |
| End Rhyme          | سدیت                             |
| Foot               | کن                               |
| Epitritus Secundus | رسن کا سالم کرن                  |
| Catalexis          | زمات                             |
| Quiescent          | سکن                              |
| A catalectic       | سام                              |
| Plagiarism         | سرقة                             |
| *Distich           | شر                               |
| Antithesis         | بلائق                            |
| Prosody            | عروس                             |
| Rhyme              | لذاب                             |
| *Panegyric         | قصیرہ                            |
| Metonymy           | کنایہ                            |
| Hyperbole          | سیالند                           |
| Movent             | متحرک                            |
| Amphimacer         | ستھنک کا سالم کرن                |
| Bacchius           | متقدہ کا سالم کرن                |
| Synechdoche        | باندری                           |

آن سے فاقہت کے لیے خروض کام طالعہ شد فرمی ہے۔

اوہ تقدیم میں ایک دروازہ اخیر را ایسا حاصل فنگ کے اثرات کے لفڑاں اور  
فنگ کی تقدیم کے باعث بدلے بعض نقولوں نے اس بات پر زور دیئے کہ کوشش کی جس  
مر خود کے لام میں صانعہ بارائی وغیرہ کا کرنی مقام نہیں بلکہ شاعر کو خروض جانتے کہ اسی خروض  
میں "حقیقت دھکاری" اور "نیچل شاعری" کی اصطلاحوں کو فتح کرنے کی بنا پر بعض لوگوں نے  
یہ خودی سمجھا اور اسی زبان کو صانعہ بارائی اور صانعہ بارائی کے لام کی وجہ پر  
حقیقت دھکاری کی وجہ پر جائے ہے مام روک اپنی روزمرہ کی لفظوں میں استعمال کرتے ہیں۔ ان  
لوگوں نے یہ بھی کہا کہ اور محل ان خوتوں سے ہتا ہے جو اس میں بیان کیے جاتے ہیں یا  
اُن بیانات کے کام وہ ہے، جیسے مصالح کتابے جو اس کے مطالعے کے بعد قاری کے طبق  
بیہدہ بہتے ہیں۔ وہ لوگ یہ بدل لے گے اُن خوتوں سے باغیات کا درجہ اون شاعری طریقوں  
کام ہونی منت ہے، جو شاعر نے استعمال کیے ہیں، وہ دو جذبے یا موضوع اپنے آپ سے خود  
کا بہت بڑے تھیں ہوتا۔ بہر حال تجھے یہ کو اک ان کوششوں کی وجہ سے جاماری شاعری میں براہمی  
خطاب اپنے بارپا لیا اور شعری کوشش، اور اس کی لفاظوں کا احساس آگئے ہوئے لگا لیکن جو کہ  
ایک ناطوری مصالح بیان نیازدار عرضے تاکیم نہیں رکھ سکا۔

ہم نے شعری تقدیم کے بہت سے نظریات فنگ سے سچکے تھے لیکن ان کو  
پہنچی طرح نہ کہنے کے باعث ہم سے اس طرح کی نظریات بھی جس کا ذکر اور پر بود اس ایسا  
میں خود فنگ کے نقادوں کا یہ سور و اخ تحریف نہیں کیا کہ فنگ کو اس کے ضروری اور بنیادی  
عنصر سے اس کو رینا کوئی محنت نہ اور قابل عمل روایت نہیں ہے۔ چنانچہ فنگ کو مشترکہ پاس  
ہر سیں صحت مال یوں ہو گئی ہے کہ فنگ میں خروض اور صانعہ بارائی اور دوسرے اسی  
طریقے پر کام کر کے ایسا ایسا نادرست مسئلہ طور پر تجویل کیا گئی ہے خروض اور طلوم بلاغت  
پر وہاں پر پہنچنے کا میں صانعہ ہو رہی ہیں۔ اس طوم کے احیاء کے پہلے پشت دو اصل مانیاں  
کے طور پر قبولیت بھی کا رہا ہے۔

فنگ ماہرین مانیاں نے اپنی اسلامی بصیرت کو فنگ زبان کی ساخت کے  
متکف تصور خلاف صحت معلوم کی تکلیف، اتفاقاً اور جعلوں کی تعمیر و تحریر کی مدد  
نہیں کر کہ بلکہ زبان کے تفاصیل اور اس کے عربی پہلووں کو بھی احیاء دیتے ہوئے مخفی الہ

## باب دوازدھم

### موجوہہ عہد میں علم و مبالغت کی اہمیت

شعری ازبان دام استعمال زبان سے ان محدودوں میں محدودہ نہیں ہے کہ اس میں خلائق  
بیل ہونے کے او جو درجہ بندیت میں ہوتا ہے۔ اس میں جذبہ و اساس کی درست ترقیاتیں خود  
گری کی خاطر شعری اظہار کے درجہ بندی کی ایسے اضافی ہمارے خود و محوتے میں جو ایسا میں تھیں  
اوہ بیان میں شدید پیدا کر سکیں۔ اس خود استعمال شعری اظہار میں صانعہ بارائی اور  
استعمالوں اور ظلماتوں کو ختم دیا۔ یہ وہ لال سرایہ ہے جو تمہاری شاعری کی اساس ہوتا ہے اور  
اس سے جو ایسی اسٹافلے کے ذریعے شعری ازبان موثر اور طاقت ور ہوتی ہے۔

شعری فنگ کلام محدودوں میں، لیکن اگر یہ مانی ارب کی تاریخ پر یک لفڑا ہیں  
تو انہا زہ جو گا کہ دنیا کی ہر زبان میں شعر کے یہے محدود نیت ایک بنیادی ضرورت رہی ہے،  
جس کے سبب علم خروض نے تقریباً ہزار نے میں بھرپور شارور کو اپنی طرف متوجہ کیا اور  
کام طالعہ شاعری کے مطالعے کا ایک ایم جزو قرار پا۔ کوئی نے تو یہاں ایک کہا ہے کہ فن  
چیزیں اسی ہے جو محدود نیت کا تعااضا کرتی ہے۔ یہ حقیقت اپنی بجدائل پر گردش اوری ہے جو  
محدودیت اور جمایاتی قوت ہے، اس میں اس کے آنگ کو گھبیزہ نہ فلی ہے اور علم خروض ہیں اس  
آنگ کا سلاطینہ کرنا کہا آتے ہے۔ لہذا یہ بھاگ کر اس پر طلوم از کار فستہ ہو گئے ہیں اور شاعری ایجاد  
کو ان کی ضرورت ہیں ایک بنیادی احیاء کے چشم پر ٹھیک کرنا ہے۔ یہ بات ایک بے کدنہ نہیں  
کلام کی کچھ کے لیے ماہر خروض ہونا ضروری نہیں، لیکن محدودوں کلام کی خوبیاں جانے والے جس

معاصر اردو می خودت پر زور دیا، جوں اس اسی نتیجے کی تلویحی معرفات کو ایک باقاعدہ علم کے طور پر بھیجے۔ اس کا مشتبہ نتیجہ یہ نکلا کہ مغرب میں اس اسی نتیجے کا اپنی زبان میں سماں کو زبان میں کس طرز ہے بلکہ اس پر بھی آج دوسری چارہ ہی ہے کہ مختلف طفون پر زبان موڑ انہاڑ میں کلام کس طرح گرتے ہیں؟

زبان کے پرتوں استعمال کے طریقوں کی چنان میں سے یہ بات تسلیم ہوئی کہ روسی اصنایع بدانی اور راقی و فیض شعری زبان کی زبردست طاقتیں ہیں۔ یہ قدر ہے کہ ان کا مطالعہ کی اور دوائی انداز کے سبکے مقابلی اور جھیپٹی انداز سے ہونا چاہیے۔ شعری دریافت جن چیزوں کو تجویل کر لیتی ہے ان کا مطالعہ کیکے بغیر شعری روایت کا غرفان حاصل نہیں ہو سکتا۔ ادب کی جمالیاتی قدر روسی اور فرنگی پارے کی رانچی کیفیت کی مشناخت کے لیے اس ایسی مطالعوں کے زاویوں کی شمولیت کے ذریعے باقاعدہ اپکے علمی مغرب میں وجود ہیں الیا ہے جسے اصطلاحاً "اسلوبیات" اور "کیجا جائے" اسی طرح امریقا کا ایک طرز ہے "وضیعت" اور "کہتے ہیں" اقدم قدم پڑھنے بلاغت کا سہارا لیتا ہے۔

مغربی تنقیدیں تحریروں میں مصروف اسلوبیات اور وضیعت جیسے طور پر ثبوت اور ان کی ایسیت کے تسلیم کے جانتے تھیں بات تو صاف ہے کہ زبان کے لوگ اس فیض پر مشتمل ہیں لکھنؤ اپنی روزمرہ قسم کے غلباء تک کام نہیں ہے بلکہ اس طاقت در ان غلباء کا بھی نام ہے جس کے ذریعے تاریخ سے لامگا اللہ ابراک سے ہماری ایک سے ہماری ایک حساسات و مسوالت اجدادات اور ذہنی کیفیت کو دوسروں نکل سنبھالا جاسکتا ہے۔ اور یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ اس طاقت کو اپنے لکھنؤ کے بعض شخصیں ذصب اور ذمہ گک ہوتے ہیں۔ یعنی شعری زبان کی قوت عروض اور لینگت کی قوت میں مضمون ہے۔

یہ تاریخی اور تاریخی زبان کی خوش قسمی تھی کہ مشرقی علوم بالخصوص عربی اور تاریخی زبان سے کاٹھ، و اتفاقیت کی بنا پر جماں کے ساتھ اور طلاقے ادب نے شعری زبان کی کوئی اور نہ کوئی اور شعری جمالیات کے قیروں پر مشتمل ایک بہت بڑا اور قابل تقدیر خیرہ چھوڑا ہے جو آن بھی کتابوں کے اوقات میں خوندا ہے اور جسے ہم پہلی قسمی مغرب کی تنقید کے باعث پڑی حد تک بھلا کچے ہیں۔ اس کا افسوس ہاں پہلو یہ ہے کہ ہمارے نالے کا یونیورسٹی کا

ٹاپ ہلم جو اس گراس بھا سرایے سے ناواقف ہے، شعری کامن کو سمجھنے اور کام سے بطف اندر ڈھونڈنے کی بات تو اگر دیجی وہ خود زبان ہی کے استعمال پر پوری تقدیرت نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے احمدار کے اس قیمتی سرایے کی مذکون مخالفت کریں بلکہ اس سے رد شدی بھی حاصل کریں۔

آج ہمارے مائنے صوبت مال یہ ہے کہ جب ہم تدریج کتابوں میں ایک طرف زبان اور عام فہم تحریر ہوں اور دوسری طرف انجاد قیق اور میق کلام پر نظر ڈھونڈتے ہیں تو ہم اپنی سانی کہاں تک کا بڑی شدت سے اساس ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس ذخیرہ الفاظ اتنا بھی نہیں رہ گیا ہے کہ ہم مختلف درج کی تحریروں کی جملیات سے بخوبی بطف آٹھا سکیں یعنی انھا نا تو درد کی بات، ہمارے شاعروں کے کلام میں ہزاروں ایسے معنوی اور لفظی گورئے ہیں، جنہیں ہم سہ جان بھی نہیں سکتے۔

یہ صورت حال اس بات کی متفقی ہے کہ ہم اپنے مطالعوں میں بلافت اور بڑی بھیسا ہم اور جنیوںی ملکوں کا ایکریں اور ان کی خصوصیات اور نہ کھون سے پوری طرف واقع تقدیر کے لیے سانس اس سہی اکیلے سکریں مخفی مذاہت کی کچھ پیشے رہنے سے بھی کام نہیں چلا گا ہمارے نالے میں اس اسیات "معنویات" اسلوبیات اور وضیعت جیسے ہدیہ اور بآصول علموں ہیں دیکھنا چاہیے کہ عروض اور بلاغت کے علموں کو ان علموں سے اور ان علموں کو عروض اور بلاغت کے کیا رخصی مل سکتی ہے۔

چند مغلی تنقیدیں ان علموں کو کس طرح کام میں لایا جائیں ہے اس کا اندازہ کرنے کے لیے ان چند کتابوں کا مطالعہ کافی ہو گا۔

1. Todorov : The Poetics of Prose
2. Geoffrey Leech : A Linguistic Guide to English Poetry
3. John Hollander : Vision and Resonance : Two Senses of the Poetic Form
4. W.K. Wimsatt (ED) : Versification : The Major Language Types
5. Donald Davis : Articulate Energy
6. Harvey Gross (ED) : The Structure of Verse
7. George Watson (ED) : Literary English since Shakespeare
8. Thomas Sebeok (ED) : Style in Language

## 21 شرح میالمی فی اور تحقیقہ کلام غائب از مسعود حسن رضوی ادیب

"حدائقِ البلاغت" اس من پر سب سے میداری کتاب ہے جو بند وستان میں بھی گئی۔ سہیان نے اپنے ترجیحے میں مثاں فارسی کی بھگ اردو کی رکھی ہیں، لیکن عبادت اکثر بھگ مختصر کروکی ہے۔ "معیارِ الاشعار" کا ترجیح عروض اور تفافی کے اعلیٰ طالب علمون کے لیے کار آمد ہے: مثاں اس الشاعر  
عروض پر سب سے میدار کا کتاب ہے جو اردو میں بھی بھی ہیں، لیکن از حد مشکل اور تقریباً نایاب ہے۔ "بخار الفصاحت" بہت مفضل اور مشاون سے صبر ہے۔ اندازِ تحریر نسبتاً آسان ہے تو قدرِ عرض  
اور حسرتِ مولیٰ کی کتابیں بھی مشکل ہی کے لئے ملتی ہیں، لیکن عظیون نے زبانِ فرمیان کے معاملات پر  
عمل نقطہ نظر سے جو تبلیغ خواہ کیا ہے وہ بہت کار آمد ہے اگرچہ کہیں بھیں گے ہر کوئی کن) ہے سید حسن کاظم  
عروف کا رسالہ "قصرا" اور ہمارے زمانے سے قریب ترین رسالہ اشعارت سے ۱۹۷۸ء میں بنیسمِ البلاغت  
بدیعِ ویبان کے نیز بہت کار آمد ہے کیوں کہ تحقیقیہ لیکن درست اور مشاہد واقعیہ: "آجھت"  
بلاغت "میں انگریزی سے مثاں بھی بہت ہیں جو دل پیکی کی چھڑے۔ مرآۃ الشعر میں قدیر نہ کروش  
پر بھروسی لیکن قد احمد پسندنا نہ کوئے لئی ہے: "چرانِ سخن" عروض کے اعلیٰ طالب علمون کے لیے  
کار آمد ہو سکتی ہے کیوں کہ اس میں ناماؤں بھروسی اور زمانات کا ذکر مشاون کے ساتھ اور مفضل کیا  
گیا ہے۔ فادری کی کتاب جدید نقطہ نظر سے بکھی گئی ہے۔ اس میں بعض دل جب بخشیں ہیں (مشائی  
در فون کا ویناگب اور کس طرح جائز ہے)، عروض سے مختلف الوباب نقطہ نظر یا قی اور اطلاقِ نوعیت کے  
ہیں، مثلاً ویبان کے اسے میں جو غالب ہیں ان جس بہت سی بائیس تو چھانچھیں۔ کپتان یانی نلسون  
کی کتاب "ختر کرن کم و فرش صحیح بہت دل چسپ اور منظم ہے۔ انگریزی میں ہمارے علم بیان بھی اور  
عروض پر جو کچھ کہا گیا ہے اس میں بہترین بھی کتاب ہے۔ فلم ۱۵ سے تک ۲۱ تک جو کتابیں درج  
ہیں ان میں عروض ویبان کے مختلف مسائل پر عمل اشارے کثرت سے ملتے ہیں۔ حال نے غالب  
اور دوسرے شعرات سے مٹیں دے کر بعض دفاتر کو واضح کیا ہے۔ مہذب بھروسی کا نقطہ نظر  
قدامت پرستا ہے لیکن بخود نے بھی بہت سی بائیں لیکھی ہیں جو پرانی شاعری کو کچھ کے  
لیے کار آمد ہیں۔ مسعود حسن رضوی اور تحریر مولیٰ کی کتب میں وہ بدلانکل کی شرح غائب رائجی  
کتاب جس کی ایک طرح سے تخفیف ہے، شعر فہمی اور شعر شرشنہ سی کے یعنی راہیں اور کھاتی ہیں، تینہ  
سکن فہمی" کے ایک باب میں اولیٰ نشر کے بارے میں بعض نہاد نکات ہیں۔

شمس الرحمن فاروقی

## هزینہِ مطالعے کے لیے

۱. ترجیحِ مدارقِ البلاغت از مسیح الدین نقیر، مترجمِ دلجم بخش صہبی
۲. نہ کام چار در ترجیحِ معیارِ الاشعار از نقطہ نظر موسیٰ مترجمِ مظفر علی سعید
۳. چرانِ سخن از مسیح ایکانڈ جنگلی
۴. اصلاح از شوق نبوی
۵. ایضاً از شوق نبوی
۶. بخار الفصاحت از تحریر الغنی
۷. آجھت بلاغت از مرتضیٰ محمد مسکنی
۸. مرآۃ الشعر از مولوی مهدار حسن
۹. نکات سخن از حسرت مولیٰ
۱۰. نسیم البلاغت از جلال الدین احمد عطبری

A. TEXT BOOK OF URDU PROSODY & RHETORIC by CAPTAIN G. D. PYBUS ۱۱

۱۱. مقتیا اس الاشعار از زنداق کھنلوی
۱۲. مقتیا اس الاشعار از زنداق کھنلوی
۱۳. علم عروض و قیافہ و تاریخ گولی از سید حسن کاظم عروض الرآمدی
۱۴. عروض، بیان اور بیان از مسیح الرحمن نیارولی
۱۵. یارگاہِ ادب از مولانا حمالی
۱۶. متصدرِ شعرو شاعری از مولانا حمالی
۱۷. دو مشاہری از مہذب بھروسی
۱۸. ہماری شاعری از مسعود حسن رضوی ادیب
۱۹. آجھت سخن فہمی از مسعود حسن رضوی ادیب
۲۰. گنجیدن تحقیق از تحریر مولیٰ

|                                    |                                         |
|------------------------------------|-----------------------------------------|
| بچوں کی تعلیمات اور محتوا          | ۹۵۰۹۲۱-۱۳۹۱                             |
| الہانت لکھنؤی - ۳۰                 | لکھنؤی کے نام : ۱۹۴۹۵ (ریاضی کی)        |
| ابنہ بدایوی - ۸۰                   | ابنہ بدایوی - ۱۰۵-۱۰۱-۱۰۱ (میرل بخرا)   |
| بندی خر - ۱۱۱-۱-۹۰۹۹               | بندی خر - ۱۱۱-۱-۹۰۹۹                    |
| اہم ابدیت - ۱۴-۱۲-۱۱               | اہم ابدیت کی تعریف                      |
| ایم عصر الممالی - ۱۰۰              | ایم عصر الممالی : صفات صنوی ۵۳۹         |
| اسنائی لفظی - ۱۵۹-۰۵۲              | اسنائی لفظی - ۱۵۹-۰۵۲                   |
| اسنار الشیعیان انشا - ۷۰-۷۲-۷۳-۷۴  | اسنار الشیعیان انشا - ۷۰-۷۲-۷۳-۷۴       |
| بسیط اجر - ۹۵                      | بسیط اجر - ۹۵                           |
| اور بلوی جم                        | اور بلوی جم                             |
| بلاغت - ۱۵-۹                       | بلاغت - ۱۵-۹                            |
| انسیں ایس بہر ملی - ۱۵-۱۵-۱۵-۱۵-۱۵ | انسیں ایس بہر ملی - ۱۵-۱۵-۱۵-۱۵-۱۵      |
| بلاغت اور رسیل                     | بلاغت اور رسیل : بلاغت کے مختلف علموں   |
| کے مختلف علموں - ۱۹۰۱۵             | کے مختلف علموں - ۱۹۰۱۵ (بلاغت کی اہمیت) |
| ایون لکھنؤی مرزا - ۱۹۱۱-۱۹۰۷-۱۹۰۷  | ایون لکھنؤی مرزا - ۱۹۱۱-۱۹۰۷-۱۹۰۷       |
| ایجاد - ۱۰۰۰۰                      | ایجاد - ۱۰۰۰۰                           |
| ایں وال شن ایں پل - ۹۳             | ایں وال شن ایں پل - ۹۳                  |
| ایجاد المثل - ۳                    | ایجاد المثل - ۳                         |
| ایضا شاہ کفر - ۱۱۲-۹۶-۱۰۰-۹۵       | ایضا شاہ کفر - ۱۱۲-۹۶-۱۰۰-۹۵            |
| ایحام - ۳۳-۱۳-۱۳                   | ایحام - ۳۳-۱۳-۱۳ (ایحام بخدا و یا خدا)  |
| ایحام دیباک - ۷                    | ایحام دیباک - ۷                         |
| بیت - ۱۵۱                          | بیت - ۱۵۱                               |
| بیت الغزال - ۱۵۱-۱۵۱               | بیت الغزال - ۱۵۱-۱۵۱                    |
| بیٹھو در بوبانی - ۱۸۱-۱۰۰          | بیٹھو در بوبانی - ۱۸۱-۱۰۰               |
| بیبل دلپیوی - ۷                    | بیبل دلپیوی - ۷                         |
| بھول سزا عبد القادر - ۹۳           | بھول سزا عبد القادر - ۹۳                |

## اشارے

- آش، خواجہ حیدر علی - ۱۹۳۳-۶۱-۱۹۳۳
- استباع - ۳۲۳-۳۳-۳۴
- آزاد، محمد حسین - ۱۶۲-۱۵۸
- آزار نظم - ۱۵۰-۳۲-۳۳
- آل اندسور - ۸۱-۷
- آوازوں کا عروجی نظام - ۱۸۹-۳۰-۳۰ (استعارے کی تعریف ۱۹-۱۹)
- گرنے کے طریقے - ۱۸۹-۹۰-۹۰ (اردو زبان تسلیم) میں آوازوں کی طرفی قسم ۹۰-۹۰-۹۰
- این انشا - ۱۲-۱
- ایمن خلدون - ۱۰-۱
- ایمن رشیق - ۱۰-۱
- ایوال من اخشن - ۹۳-۹۳-۹۳
- ایو محمد حمر - ۱۳۳-۳
- اعلم الادب در یکیے (علم) ایلان
- ازماج - ۳۳-۳۳
- ارسال المثل - ۳۳-۳
- ارسطو - ۳۰-۳
- ارتزار - ۱۱۰-۱۱۰
- استاد عبدالکریم خاں - ۱۱
- استعارہ اور زبان کا تعلق - ۱۱ (استعارے کی تعریف ۱۹-۱۹)
- استعارے کی تعریف ۱۹-۱۹
- استھام - ۳۲-۳
- استدریک - ۳۲-۳
- استھان - ۹۶-۹۶
- اطراد - ۳
- اعترض - ۳۳
- اعراق - ۵۶
- اختخار جالب - ۱۴۷
- اخراو - ۱۴۹-۷
- اقبال، داکٹر سر حمر - ۱۳-۱۳-۱۳-۱۳
- اقلام شعر - ۱۵۶-۱۳۹-۱۵۶-۱۳۹

تختہ مبتدا، رکھیے تختہ  
تختہ دیکھیے تختہ

پالی بس - جی ۱۵۴ - ۱۸۶۸۰  
پرچوپ مفریس - ۱۱۰ -  
پسے برس - ۱۳۲ -  
بیل - ۱۵۴  
پیکر - ۲۹

مدارک دستت دیکھیے استدراک  
مدارک (بھر) دیکھیے مدارک  
تختہ - ۵۳، ۵۲  
ترافیق - ۳۳

تاریخ - ۱۵۳، ۱۵۲  
تاکید الدزم بایشہ المدرخ - ۳۶  
تاکید المصاص بایشہ الدزم - ۳۷  
تبیغ - ۵۷

تبیغ تجہیں العدف دیکھیے تجہیں هارفناہ  
پیش امرزا جان - ۸۰  
تجہیں خارقانہ - ۳۶  
تجہیں ۵۹ (تجہیں تام ۱۵۹ - ۹۰ - ۹۰) (تجہیں

نام عائل ۱۴۰، ۱۴۱ (تجہیں نام مستحق ۱۰۱)  
تجہیں ۱۰۲ - ۱۰۳ (تجہیں مرک مٹاپہ)  
تجہیں ۱۰۰، ۱۰۱ (تجہیں مرک مٹاپہ)

تشیبہ - ۱۲۰، ۱۲۱ (ادوات تشیبہ ۲۱۱)  
طرفیں تشیبہ ۲۱۱، ۲۱۲ (وجه تشیبہ)  
گرف ۱۱۱ (تجہیں گرف ۱۱۱) (تجہیں

مزیل ۹۱، ۹۰ (تجہیں مزارع ۹۲)  
تجہیں لاحق (تجہیں مکر ۹۲)  
تغادر دیکھیے طلاق  
تمانیہ - ۱۷

لنفس المزدوج - ۷۳  
تختہ - ۱۵۱  
تغیریں - ۳۸  
تعقید - ۱۵۲  
تعطیل دیکھیے عطل  
لغزیں - ۵۵

تختہ ابھر دیکھیے سختکب  
تقطیع کاظریہ اور اصول - ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۱۹

تختہ - ۹۴  
تجہیں - ۹۵

تکرار دیکھیے تکرار  
جرأت الکنڈ بکش ۵۷ - ۵۶

جرار الحضوری - ۲۲

جعفر علی حضرت الحضوری - ۱۱۱، ۱۱۰  
جگت نوبن محل دروان - ۱۳۰

جگر مراد آبادی - ۱۱۲، ۱۱۳

جلال الدین جعفری - ۱۱۱، ۱۱۰

جلال نسید ضاہن مل ۱۱۱، ۱۱۰

بعن تغزیل تقسیم - ۱۱۰، ۱۱۱

جخون بریلوی - ۳۶

جوش طیح آبادی - ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲

چکت برج نواحی - ۱۱۲، ۱۱۳

چیان دیکھیے سما

ٹاؤناف ندیان - ۱۲۹

|                                                                                |      |
|--------------------------------------------------------------------------------|------|
| رخصتی - ۱۵۶                                                                    |      |
| ردا الجزر علی الصدر اور ردا الجزر علی<br>الصدر تجسس اور ردا الجزر علی الصدر    | ۹۹۹۴ |
| مع انکرار رہی ردا الجزر علی الصدر تجسس<br>زین - ۱۵۳                            |      |
| زیب غوری - ۵۳                                                                  |      |
| الاشتقاق بہر ردا الجزر علی الصدر تجسس<br>شبہ الاشتقاد بہر ردا الجزر علی العروض |      |
| ساتی فاروقی - ۱۱۷                                                              |      |
| ۴۴ ردا الجزر علی العروض مع انکرار<br>ساتی ناصر - ۱۵۶                           |      |
| ۴۶ ردا الجزر علی العروض مع شبہ<br>سائیٹ - ۱۳۹                                  |      |
| سبع - ۲۰۰                                                                      |      |
| ردا الجزر علی الشو، ۴۶ ردا الجزر علی الشو،<br>حرکھنوی<br>سرایا - ۱۵۱           |      |
| الاشتقاق ایک ردا الجزر علی العروض شبہ<br>سریع (بھرا) - ۹۵                      |      |
| سکت (اصنعت) دیکھیے ملٹٹ<br>سلام (نصف) - ۱۵۳                                    |      |
| سلام (گھملی شہری) - ۱۱۱                                                        |      |
| سلطان اختر - ۹۸                                                                |      |
| سوال و جواب - ۵۱                                                               |      |
| رشک سیر طی اوسط - ۴۶                                                           |      |
| رڈیفت ۱۱۹ (تیانی اور رڈیف ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۱۱)         |      |
| سورا محمد ریح - ۲۳                                                             |      |
| ۱۵۴                                                                            |      |
| ۱۵۵                                                                            |      |
| ۱۵۶                                                                            |      |
| ۱۵۷                                                                            |      |
| ۱۵۸                                                                            |      |
| ۱۵۹                                                                            |      |
| ساتی لاداڑ - ۳۸۸                                                               |      |
| رہنمی - ۱۳۹                                                                    |      |

|                                         |                                  |
|-----------------------------------------|----------------------------------|
| داخ ولپری - ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴               | رشاد حاکم دلچسپی -               |
| فریبر، مرزا سلامت علی - ۱۱۳، ۱۱۴        | حابی مولانا الطافت حسین - ۱۱۲    |
| ۱۱۵                                     | ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵                    |
| درن، خواہ بیر - ۲۵                      | حدوت (حصہ ۱۱۲)                   |
| دو لکھت - ۱۵۲                           | حدوت (زحف) - ۹۶                  |
| ڈیوی ٹوفنڈر - ۱۲۹                       | حضرت عظیم آبادی - ۲۳۳            |
| حسن قابل - ۵۰۰۳۹                        | حضرت سوبانی - ۱۸۱۰               |
| حشو، حشو قبیح، حشو متوسط، حشو ملیح - ۵۵ | حیلچی جاندھری - ۱۳۱، ۱۳۲         |
| زم کا پبلو - ۱۵۳                        | حمر - ۱۵۵                        |
| زیادتائی - ۱۵۲                          | ذوق پشجن ابراہیم - ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷ |
| ذوق پشجن ابراہیم - ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷        | ذوق پشجن شریانی - ۱۱۵            |
| ذوق پشجن ابراہیم - ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷        | خانمیری پیروزی - ۹۳              |
| ذو لسانیں - ۷                           | خیلن - ۹۲۰۹                      |
| خرب - ۹۲                                | خیفار - ۷۳                       |
| خرم - ۹۲                                | خیفت (دکو) - ۱۱۹۵، ۱۱۹۶          |
| خیل این اندہ - ۹۳۰۹۱                    | خیل این اندہ - ۹۳۰۹۱             |
| خوشتر نکھنری - ۹۲                       | خوشتر نکھنری - ۹۲                |
| خیفار - ۷۳                              | خیفار - ۷۳                       |
| رجوع - ۵۱                               | رجوع - ۵۱                        |

|                                  |                                      |     |
|----------------------------------|--------------------------------------|-----|
| کافی - ۱۲۵                       | فروائد - ۱۲۸                         | ۱۳۴ |
| تاخیہ کتوں پر بخوبی - ۱۲۱        | تاخیہ کتوں پر بخوبی - ۱۲۱            | ۱۲۶ |
| تاخدهہ ابجد - ۱۲۵                | تاخدهہ ابجد - ۱۲۵                    | ۱۲۷ |
| تاخدهہ جمل دیکھیے تاخدهہ ابجد    | تاخدهہ جمل دیکھیے تاخدهہ ابجد        | ۱۲۸ |
| تپس - ۹۸                         | تپس - ۹۸                             | ۹۸  |
| قدرا این جھڑ - ۱۰                | نظام امام شیعہ - ۱۰                  | ۱۰  |
| قریب این جھڑ - ۹۵                | غلو - ۹۵                             | ۹۵  |
| غیر - ۹۸                         | غیاثت علی زار - ۹۸                   | ۹۸  |
| تصیہ - ۱۳۰                       | قابل بدایوی - ۹۸                     | ۹۸  |
| گے ابجزا - ۱۳۶                   | فرانگو پھوری - ۹۸                    | ۹۸  |
| قطار الپیر - ۹۸                  | فرز - ۱۵۲                            | ۹۸  |
| قطع - ۹۸                         | فناخت - ۱۳۰                          | ۹۸  |
| قطع الحرف - ۹۸                   | فنا کا پوری - ۱۱۱                    | ۹۸  |
| قطعہ (بطری پہنچت) - ۱۳۷          | فوقانی - ۱۱                          | ۱۱  |
| طلب سہ (تعلیم کا دروس رام) - ۸۵۲ | فوقانی (تفاوی اور دیکھیے فوچانی)     | ۸۵۲ |
| تلی تھب شاد - ۱۳۳                | فیض احمد فیض - ۱۳۳                   | ۱۳۳ |
| توں بالمرجب - ۵۲                 | ۱۵۲ - ۱۳۲                            | ۵۲  |
| کامل - ۱۰۸                       | کلم، عروض - ۱۰                       | ۱۰۸ |
| کلام کتابت دیکھیے (کلم، بیان)    | کافی - ۱۲۱                           | ۱۰۹ |
| کشف - ۹۸                         | کافی اور اسلام                       | ۱۲۰ |
| کنجھ - ۹۸                        | قطعہ (۱۳۲ - ۱۳۳) (تفاوی اور دریفت)   | ۱۳۲ |
| کف - ۹۹                          | (تفاوی کے ابجزا) - ۱۲۳               | ۱۲۳ |
| کارپاشی - ۱۳۰                    | (اصول) (۱۳۲ - ۱۳۳) (اصطلاحی الفاظ)   | ۱۳۲ |
| کنایہ - ۱۲۵                      | (جیوب) (۱۲۵ - ۱۲۶) (تفاوی کے مندرجے) | ۱۲۵ |

|                                      |                                              |
|--------------------------------------|----------------------------------------------|
| سیپوک نامہ - ۱۴۹                     | خالب اصل - ۳۰                                |
| سیداب اکبر کراوی - ۱۳                | طباق طباقی ایجادہ                            |
| سیس بو - ۱۴۲                         | طوسی الحق نصیر الدین - ۱۳۰                   |
| شاداں بلگرامی - ۱۲۲                  | طوبی (کفر) - ۹۹، ۹۵                          |
| شاه نصیر دہلوی - ۹۸، ۹۸، ۹۸          | لغز اقبال - ۵۲                               |
| شبل غماں اعلاء - ۲۹، ۱۵              | عاؤں بنصری - ۵۰                              |
| شبہ استھان - ۷۰                      | حدف قریں العابدین خالب - ۱۳۳                 |
| شر - ۹۸                              | حاطلہ - ۱۱                                   |
| شکل - ۹۸                             | امولوی حبید الرحمن رہنمی - ۱۳۸               |
| شمس الدین فقیر - ۱۰۳                 | عبد الرحمن زاہد - ۱۱۲                        |
| شمس الرحمن قادر دیقی - ۱۰۴           | عرق شیخ اڑی - ۱۳۵                            |
| شیخ لعلوم صاق دیکھیے زمانہ قبائل عرب | علم، عروض - ۱۰؛ تحریف (۸۷) (تفاوی کے مندرجے) |
| شوق، نجوى - ۱۸۰                      | ۱۸۱                                          |
| شہر آشوب - ۱۳۳                       | امشکرت (فارسی اور عربی کا عرضی)              |
| شہر طار - ۱۱۱                        | نظام - ۹۳                                    |
| شکل پہلی - ۱۲۲                       | عرضی الرأی اڑی - ۱۱۰                         |
| حسن مقصوی - ۱۳۲                      | مشترک مخصوصی - ۶۶                            |
| منائی افضلی دیکھیے بدیع              | عشق - ۳۲                                     |
| منائی معنی دیکھیے بدیع               | عطفت الشد خالب - ۹۹، ۹۳                      |
| منزہ امثل - ۳۲                       | مکس ۵۲ (تفاوی میں تقدیم و تاخیر) - ۵۲        |
| منبع بھگت - ۵۶                       | (تفاوی میں بطور مصروف میں) ۵۲                |
| خالب، مرزا اسد الشد خالب - ۱۲        | خالب اصل - ۳۰                                |
| معجم بھگت - ۵۶                       | ۱۳۳                                          |

مسنون ۱۱۳۰۹۴-۱۱۳۰۹۵

منفصل الحروف (وہ کچھے مقطع)

منسوبت - ۱۵۵

منیر شکورہ آبادی - ۵۹

منیر نیازی - ۱۰۹

موشوخ دیکھے تو شرح

موصل ۹ (دودھنی ۹۹؛ سحرنی)

(چار سحرنی) ۴۹

موقوف الآخر - ۷۷

موسیٰ حکیم مومن خاں - ۱۲۲۱۳۱۲۲

۱۲۲۱۸۵-۱۲۲

پہنچ لکھنؤی - ۱۵

پہنچ صندت دیکھے عالمہ

میر تقیٰ سیر - ۱۳۱۱۱۵-۱۳۱۱۱۶

۱۳۱۱۱۳-۱۳۱۱۱۴

۱۳۱۱۱۲-۱۳۱۱۱۳

۱۳۱۱۱۱-۱۳۱۱۱۲

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

۱۳۱۱۱۰-۱۳۱۱۱۱

نازک خیال - ۱۵۳

مشنی شیخ غلام سیدانی ۱۵۲-۱۵۳

مشنی برج ۱۵۳

مشنی (بخار ۱۱۳۰۹۴-۱۱۳۰۹۵) (طبع ثانی یا زیر مطلع)

مشنی (بخار ۱۱۳۰۹۵-۱۱۳۰۹۶) (طبع اول)

مشنی (بخار ۱۱۳۰۹۶-۱۱۳۰۹۷)

طفر علی اسیر - ۱۰۹

معرب - ۷۸

معما - ۱۵۵-۱۵۶

سمول یا سمولر (تاریخ) ۱۲۹-

(علم اسلام) - ۵۹-۶۰

مقابلہ - ۵۷

نقضب (بخار ۹۴) (تیکی) اصطلاح ۱۵۵

نقش خواز میں ۱۳۲-۱۳۲

قطعہ صنعت - ۶۹-۷۰

ملوک بخش - ۴۵-۴۶

ملوک بخش - ۴۶

ملوک مزدوج دیکھے ملکوب سکر

ملکوب ستوی - ۵۵

عقلہ سکر دیکھے ملکوب سکر

ملکوب کل - ۶۳

ملکوب سکر - ۶۵

سکر شاہزاد - ۶۵

ملٹن جان - ۱۲۷

سنون دہلوی - ۳۹

محتمل الضدین - ۵۴

محمد علی جوہر - ۱۳۱

محمور سعیدی - ۱۳۰

محذوف (صنفت) - ۶۷

درج الموجه دیکھے استبعاع

معدور - ۸۲-۸۳

مدید (بخار ۹۴-۹۵) (متلف الترکیب) ۱۵۵

مراءات النظر - ۵۷-۵۸

مرنخ (صنفت) - ۶۲

مرثیہ ایضا (مرثیے کے ایضا) ۱۳۱-۱۳۲

شخصی اور کربلا میں مرثیہ ۱۳۲

مرزا سجاد بیگ دہلوی - ۱۹

مرزا محمد عسکری - ۱۸۰-۱۸۱

مزادجہ - ۵۴

مستارک (بخار ۱۳۶) (مستار عاصی اور مستزار

الزم ۱۳۶)

سودھن رضوی ازیب - ۱۵۸-۱۸۱

سرط (صنفت) - ۶۲

سرط (ہمیلت ایضا) (سطلہ تیس) ۱۳۹

مشائل (بخار ۹۴-۹۵)

مشاکل - ۵۶

مشیر - ۸۳-۸۴

معنف مخطوط - ۶۹

محض مختصر ۴۹

گراس ہاروی - ۱۶۹

گیان چند بیجن - ۱۳۹-۱۴۰

گیت - ۱۳۵

ازوم مالا طلزم ۴۹-۴۸

ائف و نشر مدد (مرتب ۵۵) (معکوس)

ماہر الحادی - ۱۵

مہاذ الرائیں - ۸۸

مبالغہ - ۵۶-۵۷

ماڑا اور حروف (عوامی میں) ۱۰۹-۱۱۰

ماہر الحادی - ۱۵

مہاذ الرائیں - ۸۸

مبالغہ - ۵۶-۵۷

ممتاز (بخار ۱۳۶) ۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵

ستھنی اور حروف، دیکھے موصی

ستھناب (بخار ۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱) ۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲

ستھناب - ۱۱۲

مشت - صفت، ۸۱-۸۲

مشش (صنفت) ۸۳-۸۴

مشنوی - ۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴

مشنوی کی بھری - ۱۱۸-۱۱۹

بجاز بجاز مصل - ۳۴۶-۳۵۱-۱۹

بجت - بخار ۱۱۲-۱۱۳-۱۹۰-۱۹۱

سماز - ۷۷

# ہماری مطبوعات

|       |                                  |                           |                           |
|-------|----------------------------------|---------------------------|---------------------------|
| ۱۲/۵۔ | مرتب سید محمد نعیم الدین         | ۳/۵۔ ۶۸                   | انشاد کا رنگی روزنامہ     |
| ۱۲/۵۔ | انس کے سلام                      | ۳/۵۔ ۳۴                   | مرتب علی خداوندی          |
| ۳/۵۔  | انس کے مرثیے اول (دوسرالیہ شیخ)  | ۵۲۶۔ ۵۲                   | مرتب صاحب عابد حسین       |
| ۳/۵۔  | ” ” (دوسرالیہ شیخ)               | ۵۶۶۔ ۷۔ ۳                 | ” ”                       |
| ۹۶    | عبد المحنی                       | برناڑشا                   | برناڑشا                   |
| ۱۸/۵  | بہاریں اور فہرمان                | اوکا ارتقا                | پروفیسر ختر اور منوی      |
| ۵۸۰   | بیسویں صدی میں اردو ناول         | ڈاکٹر یوسف سرست           | ڈاکٹر یوسف سرست           |
| ۱۲/۵  | پشکن (دوسرالیہ شیخ)              | خط۔ انصاری                | خط۔ انصاری                |
| ۱۳/۵  | تذکرہ علمائے بخش                 | { صفحی الدین واعظ / مترجم | { صفحی الدین واعظ / مترجم |
| ۱۲/۵  | جوش ملیح آبادی شخصیت اور         | زمر دیوبندی               | زمر دیوبندی               |
| ۱۲/۵  | ظفر محمود                        | فیض                       | فیض                       |
| ۱۱/۵  | چے خف (دوسرالیہ شیخ)             | خط۔ انصاری                | خط۔ انصاری                |
| ۹۰۸   | جیات جاوید (تمیر الدین)          | الطاں حسین حاصل           | الطاں حسین حاصل           |
| ۲۳۰   | خروشناسی (دوسرالیہ شیخ)          | { مرتضیٰ بن خط۔ انصاری    | { مرتضیٰ بن خط۔ انصاری    |
| ۸/۲۵  | رواں الفیض سحر                   | نرمید۔ اے۔ عثمانی         | نرمید۔ اے۔ عثمانی         |
| ۱۲/۵  | کستنیو                           | دانستے                    | دانستے                    |
| ۱۱/۵  | (درست) پروفیسر خواجہ احمد فاروقی | ۸۸                        | ۸۸                        |
| ۳۲۵   | درس بلاغت (دوسرالیہ شیخ)         | ترقی اردو بیورو           | ترقی اردو بیورو           |
| ۱۵/۵  | دکن میں اردو                     | پروفیسر نصیر الدین ہاشمی  | پروفیسر نصیر الدین ہاشمی  |
| ۱۲/۵  | دکنی چند و اور اردو              | ” ”                       | ” ”                       |
| ۱۲/۵  | مرتب پر دیسریڈہ جھوڑ             | کنگن کا انتخاب            | کنگن کا انتخاب            |

|                                     |                                 |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| نام - شیخ امام نوش - ۳              | وائل الشفیقین - ۲۲              |
| مشیر (۱۵۶۰) قاسم شرفقلی - ۱۵۶۰-۱۵۶۴ | وافر (بھر) - ۱۴۰                |
| (اقسام شرمنوی) - ۱۴۰-۱۴۰            | واللار اوٹگ - ۱۱                |
| بھم المحنی - ۱۸۰                    | والیری پال - ۱۳۲                |
| خر - ۹۹                             | وجید انتر - ۱۳۲                 |
| نہب - ۱۰۵                           | وزیر لکھنؤی خواجهہ - ۲۳         |
| نیم پنڈت دیاں شکر - ۲۸              | ولی دکنی - ۲۰۰                  |
| نیم دہلوی - ۴۴                      | وہڑٹ - ڈیلویو کے - ۱۶۹          |
| لہش - ۹                             | بالنڈر جان - ۱۲۹                |
| نظام را پھری - ۱۷                   | بالنڈر جان - ۱۲۸                |
| نظم (بلور صفت سکن) - ۱۳۳            | ہائیکو (ماکو) - ۱۵۱             |
| نظم انشر - ۱۰                       | ہشم - ۹۹                        |
| نظم طباطبائی - ۱۸۱                  | ہبھر - ۱۵۹                      |
| نظم سرا - ۱۵۰                       | ہجھوٹ - ۵۰                      |
| لطیف اکبر آبادی - ۱۲۰               | ہمزج - ۱۱۵                      |
| لغت - ۱۵۵                           | ہرزل - ۱۳۹                      |
| لواح - ۱۵۳                          | بھت بند - ۱۵۹                   |
| نیاز بہلولی - حضرت شاہ - ۷۲         | بھو شید - ۷۲                    |
| نیاز پنڈری - ۱۳۳                    | بیشہ الدزم - ۱۲۹                |
| وابس - ۱۵۵                          | بیشہ الدزم - دیکھیے تاکید الدزم |
| وابس الشفیقین - ۲۲                  | بیشہ الملح - دیکھیے تاکید الدزم |
| وابس شوشت - ۱۳۲                     | یگانہ پیگنی - ۲۲                |
| وابسز - ۱۵۵                         | ۱۳۰۰، ۱۱۳۰، ۱۱۲۰                |

|                                |                                        |          |
|--------------------------------|----------------------------------------|----------|
| ایک نائی اور رنگ ساز کا تھہر   | اطہر پروریز                            | ۹/۷ ۱۳۶  |
| اندر ٹرین کی کہانیاں           | اطہر افسر                              | ۲/۵ ۴۷   |
| المیس آئینہ گھر میں            | عبد الحقی                              | ۱۱/۷ ۱۱۸ |
| ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی          | ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی                  | ۱۲/۷ ۶۲  |
| بادر نامہ                      | دولت ڈنیگان اے کے لوگیا                | ۳/۵ ۰    |
| باتیں کرنے والا غار            | پی. ڈی. ٹھڈٹی / تاجور سامری            | ۲/۲۵ ۳۶  |
| بایو اور بیچے                  | صالح عابدین                            | ۳/۴۵ ۶۳  |
| بچوں کے حالی                   | اطہر افسر                              | ۱۰/۵ ۹۸  |
| بچوں کے ڈرامے                  | سید محمد حسن / محمد خیوان الحمدخاں     | ۱۴/۷ ۲۳۰ |
| ابتدائی نفیات                  | ایغام روزن / ذکری مشہدی                | ۲۸/۷ ۳۱۰ |
| ابتدائی نفیات                  | پروفیسر محمد حسن                       | ۱۲/۵ ۱۹۲ |
| اویسیات شناسی                  | رو بوے / زیادہ زیری                    | ۳/۱ ۲۹۱  |
| انسان اپنی تلاش میں            | آمنش / نورا حسین                       | ۳۵/۷ ۹۳۲ |
| اشارتات تعلیم                  | خواجہ علام السیدین                     | ۲۲/۷ ۳۰۹ |
| اصول تعلیم (دوسری طبقہ)        | (ڈی. ایس. گارڈن، خلیل الرحمن ۳۳۶)      | ۱۹/۷ ۲۵  |
| اصول تعلیم اور عمل تعلیم       | اور سیفی بریجی                         |          |
| پتھلی کا فلسفہ یوگ             | مترجمہ کوشن کارا پنچک                  | ۱۲/۷ ۱۲۶ |
| تاریخ فلسفہ اسلام              | ث۔ ن۔ جودہ / سید عابدین                | ۹/۵ ۱۲۱  |
| ہر سخن ہندی فلسفہ              | (ایس۔ ایس۔ داں گپتا) رائے              | ۳۰/۷ ۵۰۵ |
| تحلیل شخصی کا اجتماعی خاک      | شیروموہین لال ماہقر                    |          |
| تدریس تاریخ                    | سلیمان فرمادن خلیل محمد صدیقی          | ۱۰/۵ ۸۲  |
| تدریس جغرافیہ                  | ضییل الرتب                             | ۱۲/۷ ۲۳۲ |
| تدریس جغرافیہ                  | محمد رضاۓ الدین طوی                    | ۲۰/۵ ۱۶۹ |
| تعلیم اور اس کا سماجی پس منظر  | رکرہ سلامت اللہ                        | ۱۰/۷ ۲۲۲ |
| تعلیمی تشکیل نو کے مسائل       | خواجہ علام السیدین / ایم۔ ابو گرگر ۳۰۴ | ۱۲/۷ ۲۵  |
| تعلیمی رہنمائی اور حلول کا اری | خیدا مخفی مدھوڑش                       | ۱۲/۷ ۱۹۲ |